ستنام ساکشی

جیون درشن

(پرتھم بھاگ یعني پہلا حصہ)

ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج

(اصل ہندی کتاب)

لیکھک
شریمتی لکشمی کیسوانی
شری جمناداس کیسوانی

پرکاشک
پریم پرکاش آشرم ٹرسٹ،
پریم پرکاش آشرم، آدرش نگر،

اجمیر، پشکرراج و ہری دوار

ستنام ساکشی

''بھومیکا!

سندھ دیش کا پراچین سبھیتا سرووِدت ہے۔ 'موہن جو دڑوں اسکا پرتیکش پرمان ہے۔ پوتر سندھو ندی نے نام دیا سندھ پردیش کو اور اسنے نام دیا ہند دیش کو جو آج بھارت ورش کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے پوتر ویدوں کی سروپرتھم رچنا بھی پوتر سندھو ندی کے تٹ پر ہی ہوئی تھی۔ ایسی پوتر پاون بھومی نے جنم دیا ہزاروں رشیوں منیوں سادھو سنتوں کو جنہوں نے کٹھن تپسیا کر نہ کیول سویں کا ادھار کیا کنتو کروڑوں جگیاسوؤں کو اگیان کے اندھکار سے نکال کر گیان کی روشنی کا مارگ دکھایا۔ ایسے ہی سدھ پرشوں میں سے ایک تھے پرم پوجیہ سنت شرومنی 08 ستگرو سوامی مادھو داس جی مہاراج پریم پرکاشی۔

سوامی جی نی:سندیہ اچ کوٹی کے سنت تھے۔ وے مہان ودوان برہم گیانی ایوں کرمیوگی تھے۔ یہ ستیہ کٹھن ہے کہ 'سنت کی مہمہ وید نہ جانہں' | سنت اور ایشور میں کنچت کوئی انتر ہے کیونکی سنت پرماتما کے ساکار سوروپ ہے، کیونکہ منشیہ ماتر کے ہت کے لیے جنم لیتے ہے اور اپنی اچھاانوسار پرم جیوت میں سما جاتے ہے۔

سنت گووند بھید نہ بھائی۔

سنت رام ہے ایکو بھائی۔

کیسی انوکھی وارتا ہے انکے بالیاوستھا کی! وے جنم سے ہی سدھ پروش تھے۔ نی:سندیہ وہ ماتاشری بھاگیشالنی ہیں جنہوں نے ایسی مہان وبھوتی کو جنم دیا۔ جن کا سویں کا نام ہی تھا 'دیوی' انہون نے ویشاکھ تتھی 49 سنوت 4974 پرات:کال 4 بجے کی شبھ گھڑی میں ایک تیجسوی دیوسوروپ بالک کو جنم دیکر جگیاسو جیون کا کلیان کیا۔ پتاشری کا نام تھا شری مولچند کھتری اور وہ شبھ بھومی تھی گرام 'بندھ' تحصیل 'ہالا' جلا حیدرآباد سندھ جہاں پر انکے پوتر چرن پڑے۔ کنڈلی دیکھ کر قل براہمن نے انکا نام مادھو رکھا اور وے تھے بھی بھگوان مادھو کے سوروپ۔ نہ کیول انکی ماتاشری واستو میں دیوی تھی، کنتو انکے پتا شری سیؤمل جی بھی پربھو کے سچے بھکت تھے | وے نت نعم سے پربھات کی امرت بیلا میں اٹھ کر ہری کیرتن کرتے تھے۔ ایسے مدھر ستسنگ کے واتاورن میں پل کر بالک مادھو کا سوبھاؤ بچپن سے ہی مشری کے سمان مدھر تتھا کمل کی بھانتی نرمل ہو گیا۔ انکے بال لیلا کی انیک وارتائیں ہے۔ پانچ ورش کی آیو میں پتاجی نے انکو پاٹھشالرا میں پرویش دلایا۔ وہاں وے ایکچت ہوکر پورن دھیان سے ادھئین کرتے تھے، کنتو بیوہار میں انیہ بالکوں سے بالکل نرالے تھے۔ انمیں کسی پرکار کی چنچلتا نہیں تھی۔ انیہ بالکوں کو کسی ایکانت ستھان پر بٹھاکر ستسنگ کی باتیں بتاتے تھے۔ انکا من سدیو ویراگیہ سے بھرا رہتا تھا۔ انکے جنم کے پشچات انکی ماتاشری نے جو بالک جن میں وے سب چل بسے۔ اس گھٹنا نے انکے کومل ہردے پر گہرا پربھاؤ ڈالا۔ سمے سمے پر اپنی ماتاجی سے پوچھتے کہ اماں! جو بالک جنم لیتے ہے وے سب کہاں چلے جاتے ہیں؟ ماتاجی ڈبڑ باتے نینوں سے اتر دیتی تھی کہ جس پرماتما نے دیئے تھے انہوں نے ہی واپس لے لئے۔ اسی کارن انکا موہ گھر سے اٹھتا چلا گیا اور وے اب ادھکتر گاؤں کے باہر شری راچرامجی کے مندر میں سمے وِیتیت کرنے لگے۔ وہاں پر کوئی نہ کوئی سادھو سنت ہی رہتے تھے۔ تتھا ستسنگ بھی نت نعم سے ہوتا تھا۔ سنتوں کی سنگتی میں ان سے شکشا لیکر وے سادھنا و یوگ ابھیاس کرنے لگے۔ دس ورش کی آیو میں انکو ایک بہن ہوئی ۔ جب وہ کنیا تین ورش کی تھی تو ماتاجی پن: گربھوتی ہوئی اور اس پرسو میں ماتا دیوی کا دیہانت ہو گیا اور نوجات بالک بھی چل بسا۔ اس بچھوہ سے انکے ہردے کو بہت بڑا آگھات پہنچا اور انکا من گھر سے ورکت ہو گیا۔ ایسے سمے میں سنیوگ سے ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج رٹن کرتے ہوئے بندھ گرام میں پدھارے۔ وے پریم پرکاش منڈل کے مہامنڈلیشور تھے۔ ٹنڈے آدم نگر کی دکشن دشا میں بالو کے ٹیلے پر

اپنے ہاتھوں سے پریشرم کر سندر ستھان کا نرمان کیا تھا۔ جسے امرا پر دربار کہتے تھے۔ اپنے ساتھ منڈلی لیکر گاؤں گاؤں میں جاکر بھجن کیرتن دوارہ پریم کا پرچار کرنا انکے جیون کا مولن سدھانت تھا۔ جب بندھ گرام میں انکے پرداپن کا سماچار پھیلا تب بھائی سیؤمل بھی بالک مادھو کو لیکر درشن کے لیے آ گئے۔ درشن کرنے کے پشچات بالک مادھو کے من میں اتنا آکرشن اتپن ہوا کہ وے وہاں سے ہل ہی نہیں رہے تھے۔ ستگرو مہاراج نے بھی انکے مکھ کی کانتی دیکھ کر ان پر وہ کرپا درشٹی کی کہ انہوں نے من ہی من میں اپنے آپ کو سدا کے لیے ارپن کر دیا۔

سوامی جی کا من اب اداس رہنے لگا۔ من میں تڑپھ تھی اپنے پریتم سے ملنے کی۔ پانچویں ککشا اتیرن کر پاٹھشالا میں جانا تو پہلے ہی بند کر چکے تھے۔ اب بھائی راپچورام کے مندر میں گائن ودیا سیکھنا آرمبھ کیا۔ وہاں پر جو وددوان مہاتما آیا کرتے تھے ان سے یگی کی ودھی بھی سیکھی۔ مندر کے باغیچے میں گہرا گڑھا کھود کر اسکے اندر جاکے ایکانت میں سمادھی لگاکر بیٹھ جاتے تھے۔ بڑے بڑے ورت رکھنے لگے۔ سنسارک باتوں سے بالکل منہ موڑ لیا۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر انکے پتا جی کو چنتا ہو گئی۔ انکو پیتِرک ویوسائے میں لگاکر گرہستھ جیون کے لیے آکرشت کرنے کا بھرسک پریاس کیا، پرنتو سوامی جی پر اسکا کوئی پربھاؤ نہیں پڑا۔ انکی لگن تو اس پرماتما سے لگ چکی تھی۔ گھر کے واتاورن سے دور رہنے کے لیے وے رٹن کرنے لگے۔ شویت وستر دھارن کر وے ایک ایک ماہ کے لیے "لکی" تیرتھ ستھل کی اور یاترا کے لیے نکل جاتے تھے۔ گھر لوٹنے پر پریوار جن انہیں سامانیہ جیون ویتیت کرنے کے لیے وِوش کرتے تھے۔ تنگ آکر گاؤں سے باہر ایک ورش پر چڑھ کر تپسیا کرنے لگے۔ گھر پریوار کے سدسیہ ایوں انیہ گاؤں والے اس پرکار کی کٹھن تپسیا دیکھ نہی پائے۔ سب متر کر انہیں گھر چلنے کے لیے وِوش کرنے لگے۔ کچھ سمے کے لیے وے اپنی اس عجیب لیلا میں مگن رہے اور کسی کی نہیں سنی۔ سارا دن ورش پر تپسیا کرنے کے پشچات راتری کے شانت واتاورن میں نیچے اتر کر بھائی راپچورام جی کے مندر میں جاکر وشرام کرتے تھے، کنتو پربھات کی امرت بیلا میں اٹھ کر سناندھیان کرنے کے پشچات بھائی راپچورام سے گائن ودیا کا پاٹھ پڑھ کر پن: پیڑ پر چڑھ کر اپنی سادھنا میں لین ہو جاتے تھے۔ ایسی کٹھن تپسیا کا ادھک سمے تک چلنا سمبھو نہیں تھا کیونکی گھر پریوار کے لوگ ایوں گرامواسی پرتیدن آکر انکی تپسیا میں وگھن ڈالتے تھے یہ بات انکو پسند نہیں تھی۔ ایک دن انکے من میں بچار آیا کہ کیوں نہیں چلکر ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کی شرن لی جائے۔ سو پوچھتے پوچھتے ٹنڈو آدم امرا پر دربار میں پہنچے۔ سیدھے جاکر ستگرو سوامی ٹیؤرام مہاراج جی کے چرنوں میں شیش رکھ کر ان سے اپنی شرن میں لینے کی ونتی کی۔ ستگرو مہاراج جی نے پہلے تو گھر لوٹ جانے کی آگیا دی کنتو انکا اڑھ سنکلپ دیکھ کر انہیں آشرم کی سیوا میں لگ جانے کی آگیا دی۔ ابھی مشکل سے دو ہی دن بیتے تھے کہ گھر والے بھی آکر وہاں پہنچے اور ستگرو مہاراج سے انونیہ ونیہ کر سوامی جی کو واپس گھر لے گئے، پرنتو انکا من پہلے ہی گھر سے اٹھ گیا تھا سو وے گھر میں کیسے رہ سکتے تھے۔ ستگرو مہاراج جی کی شرن میں رہ کر جس آنند کی انوبھوتی ہوئی تھی اسے بھلا کیسے بھلایا جا سکتا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں گھر تیاگ کر پن: آکر ستگرو مہاراج جی کی شرن لی اور سدا کے لیے اپنے چرنوں میں رکھنے کی ونتی کی۔ ستگرو مہاراج کی نے بھی انکا اڑھ نشچیہ ایوں ویراگیہ ورتی دیکھ کر نام روپی امرت پلا کر اپنا ششیہ بنا دیا۔ سوامی جی کا تیجسوی روپ ایوں تیکشن بدھی دیکھ کر ستگرو مہاراج نے انکو ایسے ستھانوں پر بھیجا جہاں پر وے سنسکرت، پارسی و گائن ودیا کا گہن ادھئین کر ہر طرح سے وددوان بن گئے۔ جب وہاں سے امرا پر دربار لوٹے تب انہیں دیکھ کر ستگرو مہاراج اتی پرسنن ہوئے۔ اب تو انہیں اپنی شرن میں رکھنے لگے۔ انہیں ستسنگ کرنے کا اوسر دیتے تھے۔ اپنے ساتھ رٹن پر لے جاتے تھے۔ تھوڑے ہی سمے میں سوامی جی کا پربھاؤ بڑھنے لگا اور سبھی انہیں آدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ وہ سمے آیا جب پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کو ایسا انبھو ہونے لگا کہ سوامی جی اب ستسنگ کا دیوان لگانے اور پریم پرکاش سدھانت کا بھلی بھانتی پرچار کرنے میں سمرتھ ہو گئے تھے، سو سوامی جی کو پاس میں بٹھا کر خوب پرسنّطع سے آگیا کی "مادھو اب ہماری اچھا ہے کہ تم حیدرآباد میں جاکر آشرم بناؤ اور منڈل کا ناماچار بڑھاؤ۔ اچانک ایسی آگیا سن کر سوامی جی وسمیہ میں پڑ گئے پرنتو ستگرو مہاراج جی نے انہیں پربودھ دیا، "ہم تمہیں اپنے سے جدا نہیں کر رہے ہے۔ ہم سدیو تمہارے ساتھ ہو نگے اور سمے پر تمہارے پاس آکر تمہیں سیوا کا اوسر دینگے۔" ستگرو مہاراج جی کی آگیا پاکر سوامی جی حیدرآباد پدھارے جہاں پریمیوں نے انہیں سہوگ دیا اور پھلیلی روڑ پر زمین لیکر سندر آشرم کھڑا کر لیا جہاں پر پرتیدن نعم سے اپنی مدھر وانی دوارہ ستسنگ کر پریمیوں کا من ایسا آکرشت کیا کہ تھوڑے ہی سمے میں آشرم کی خوب ترقی ہوئی۔ پوجیہ ستگرو مہاراج جی بھی اپنے وچنانسار اوسر نکال کر امرا پر سے آکر پریمیوں کو ستسنگ کا آنند دلاتے تھے اور سوامی جی بھی انکی خوب سیوا کر اپنے دل کو ٹھنڈا کرتے تھے۔ جب ستگرو مہاراج جی کو یہ آبھاس

ہوا کہ اب یہ سنسارک یاترا سماپت ہونے والی ہے تب سوامی مادھوداس جی مہاراج کے آشرم میں آکر ڈیرا جمایا اور انتم سمے میں اپنے پرم پریہ ششے سے سیوا لیکر سنوت 4999 کے جیشٹھ ماہ کی تاریخ 4 شنیوار کو اکھنڈ سمادھی لے لی۔ سارے شہر میں شوق کی لہر چھا گئی۔ منڈل کے نرنیانسار ستگرو مہاراج جی کا انتم سنسکار ٹنڈو آدم کے امرا پر ستھان میں کیا گیا۔ پرنتو جیسے کہ ستگرو مہاراج سوامی مادھوداس جی کے آشرم میں جیوتی جیوت سمایے تھے اسلئے پریم پرکاش منڈل نے یہ نرنیہ لیا کہ وارشک اتسو منانے کے ادھیکاری سوامی مادھوداس جی ہی رہینگے۔ اس نرنیانسار وارشک اتسو منانے کا شریہ سوامی مادھو داس جی مہاراج کو ملا جو یہ ریتی آج تک چلی آ رہی ہے۔ ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کے جیوتی میں جیوت سمانے کے شیگھر بعد ہی دیش کا وبھاجن ہوا اور سندھ سے ہندوؤں کا پلائن شروع ہوا۔ سوامی مادھوداس جی نے بھی حیدرآباد چھوڑکر بھارت کے کچھ نگروں کا رٹن کرنے کے پشچات اجمیر آکر آدرشنگر میں پہاڑیوں کی تلہٹی میں بھومی لیکر ایک شاندار بھویہ آشرم کی ستھاپنا کی، جسکے بیچ میں مندر بنواکر ستگرو سوامی ٹیؤرام جی کی بیٹھک والی سنگ مرمر کی بڑی مورتی ستھاپت کی۔ اس موتی کی جتنی مہمہ کی جائے تھوڑی ہے۔ جیسے کہ ستگرو مہاراج سویں ساکشات وراجمان ہے اور پریمیوں کی آشائیں پورن کر رہے ہے۔ سوامی مادھوداس جی مہاراج کے آدرشنگر پریم پرکاش آشرم کا وستار اس پرکار کیا کہ جنگل میں منگل ہو گیا۔ جیشٹھ ماہ کے وارشک اتسو پر جب بھی پربھی آوے تب کوئی نہ کوئی نیا کام آکر دیکھے۔ سب سے پہلے رام مندر بنا بعد میں گیتا مندر اور اپنے ستگرو سوامی ٹیؤرام جی مہاراج کی جیون پردرشنی۔ اسی سمے پشکر راج جو تیرتھوں کا گرو مانا جاتا ہے، وہاں ایک بہت بڑا پلاٹ لیکر عالیشان مندر بنوایا جسمیں ستگرو مہاراج جی کی کھڑی سنگ مرمر کی مورتی ستھاپت کی اور دونوں اور بیٹھک والی دو مورتیاں بھی ستھاپت کروائی۔ حال کے چاروں اور چوبیس اوتاروں کی سوستار اتسندر مورتیا ستھاپت کی گئی ہے۔ اسی کے سامنے نو گرہوں کے ککش و گیتا پردرشنی بھی بنوائی تتھا ایک اور رام مندر اور دوسری اور یاتریوں کے وشرام ہیتو گیسٹ ہاؤس بھی بنوائے۔ شروع شروع میں یہ پلاٹ ریت کے ایک ٹیلے کے سمان تھا۔ اور ہبہ ٹنڈے آدم والے ٹیلے کے سمان لگ رہا تھا جس پر گھور پریشرم کر ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج نے امرا پر ستھان بنایا تھا۔ اس پرکار سوامی مادھوداس جی مہاراج جی نے بھی اتھک پریشرم سے رات دن ایک کر ریت کے ٹیبے پر سنگ مرمر کی فرش لگوا کر اسکا روپ ایسا سندر بنوا دیا کہ دیکھنے والے آشچریہ چکت ہو جاتے ہے۔ ایک طرف تو یہ کاریہ کر سوامی جی اپنے پرم پوجیہ ستگرو مہاراج کا سیش پھیلا رہے تھے دوسری اور آشرم پر آنے والوں کا یتھا یوگیہ آدر ستکار کر صبح شام نعم سے ستسنگ کر پریمیوں کو خوب آنندت بھی کرتے تھے۔ ہر شنیوار کو شام والے ستسنگ میں تو بالکل میلہ ہی لگ جاتا تھا۔ ڈھوڈھا چٹنی خوب چلتا تھا۔ بھنڈارا تو ویسے بھی چلتا رہتا تھا۔ انکا یہ آدیش تھا کہ بنا پرساد پائے کوئی بھی واپس نہی جائیں۔ پوجیہ سوامی جی اپنے ستسنگ میں مدھر وانی دوارہ جو شکشا گرہستھیوں کو آدرش جیون یاپن کے لیے اور آدھیاتمک انتی کے لیے دیتے تھے اسکا یہ الیکھ کرنا پرم آوشیک ہے۔

.3 یہ سنسار ساگر کے سمان کھارا ہے۔ اسے بلوکر اس میں سے امرت نکالنا ہے۔

...2 جیون کا آنند اس میں ہے کہ ہم کسی سے تناؤ نہی رکھیں۔

.3 دو لوٹے دودھ کے ہمارے ہاتھوں میں ہے، ایک جا کر دھول میں گرتا ہے اور دوسرا کسی بھی جیو کو ملتا ہے۔ وہ دودھ سپھل ہے جو کسی جیو کو ملتا ہے۔

...4 انتکال میں پریوار جن گیہنو کے تھال پر ہاتھ لگواکر دان کرواتے ہیں۔ اس سمے جیو کو پوری سدھی ہی نہی رہتی، کیوں نہی اپنے جیتے جو دان کیا جائے۔

.5 جس ودھی راکھے تس ودھی رہیے۔ ایسے بھی مالک واہ واہ ویسے بھی مالک واہ واہ۔ سدیو شکر (سنتوش) کرنا چاہیئے۔ جہاں دو پاؤں والا بیشکر (اسنتشٹ) رہتا ہے وہا ایک لنگڑا جسکے دونو پاؤں کٹے ہوئے ہے وہ یہ کہہ کر سنتوش کرتا ہے کہ ہے بھگوان! تیری بڑی کرپا ہے جو مجھے جوتے پہننے سے تم نے بچایا ہے۔ اس سے کتنا نہ سنتوش لیا جائے۔

.6 کبھی تو کتنا بھی پریاس کرنے پر سپھلتا نہی ملتی اور کبھی تو تھوڑے پریاس کرنے پر سپھلتا ملر جاتی ہے۔ یہ چابی ایشور نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔

.7 کبھی بھی کسی سنت یا درویش کہ کرپا کی اور نہی دیکھو۔

...8کرمی آوے کپڑا، نندری موکھ دوار- کرمو کے انوسار انسانی جامہ ملتا ہے- سیوا سے جیون سپھل ہوتا ہے- ایشور تو تھوڑے میں ہی راجی ہو جاتا ہے- تیرتھ تپ دیا و دان، جو پاوے تن کا مان-

.9جو سکھ پہلے جہر کے سمان لگتا ہے کنتو بعد میں امرت لگتا ہے وحی سچا سکھ ہے-

.0بھاگیہ سے ستسنگ پراپت ہوتا ہے- ستسنگ سے سدھی پراپت ہوتی ہے- سدی سے شانتی ملتی ہے- شانتی سے آنند آتا ہے-

.44ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کہتے تھے چیلوں کے پیلے مت گنو، آگنتک کی خوب سیوا کرو سمجھو کہ ستگرو سوامی ٹیؤنرام سویں آپکے پاس آئے ہیں-

.42ایک بار کچھ چیلوں نے سوامی جی کا مکت ہاتھ دیکھ کر ان سے کہا کہ سوامی جی ایسے تو کام نہی چلیگا، تو ستگرو مہاراج فرمانے لگے کہ "آشرم کے کنئیں سے دو دن پانی نکالنا بند کر لو" تیسرے دن ان ششیوں کو کہا کہ اب دیکھ کر آؤ کہ کنئیں میں کتنا پانی بڑھا ہے- کیا دیکھتے ہے کہ پانی پہلے کی سطح سے بھی نیچے اتر گیا ہے-

.43بہتے دریاہ سے جو کیا جائے وہ تھوڑا ہے- اب دیکھو، جنہوں نے ایک ہزار کے نوٹ چھپا کر رکھے تھے وے ہی انہیں جلا رہے ہیں- پہلے سے یدی دان پنیہ کر لیتے تو کتنا اچھا ہوتا-

. 44دان انیک پرکار کا ہوتا ہے- سونا، چاندی، ہاتھی گھوڑے چاہے جتنے کوئی دان کرے پر سمان کے دان کا مولیہ سب سے ادھک ہے- جو آئے آدر پا کر جاوے، ایسا کوئی دوسرا دان نہیں ہے-

.45گرو کی سیوا میں سبھی پدارتھ پراپت ہوتے ہیں گرو اپنے سیوادھاری کو کھاٹ پر بوٹھاتے ہیں- کسی نے پوچھا "شریمان جی کیسے" اتر دیا "سیوادھاری جب گرو کے پاؤں دباتا ہے تب وہ گرو کے ساتھ کھاٹ پر بیٹھتا ہے- سو یدی پاؤں دبانے سے شیوادھاری گرو کے ساتھ کھاٹ پر بیٹھتا ہے تو دوسری سیوا کرنے سے اسے کیا نہیں ملیگا؟"

.36گرو کی مورتی کے آگے نعم سے آرتی پوجا کرنی چاہیئے- پوجا کا ارتھ ہی ہے شدھ بھاونا وشردھا |

.47کاش! میں پنہارن بن کر پانی بھرو! من میں سدیو سیوا کی بھاونا رکھو-

.8سنسار میں رہتے ہوئے ویراگیہ ورتی دھارن کرو- گرہ تیاگ نہیں کرنا ہے، پرنتو گھر بسانا ہے-

.9تیاگ ایوں ویراگیہ کے بنا بھوگ سے آنند نہی پراپت ہوگا- تیاگ بھوگ سے ادھک مہتوپورن ہے- کتنے بھی پکوان آگے کیو نہ ہو پرنتو جب تک تیاگ نہی ہوگا تب آنند نہی آئیگا- کھانا کھانا بند کر سکتے ہو کنتو تیاگ سے چھٹکارا نہی پا سکتے- پیڑ میں پھول ہوتا ہے تبھی پھل بنتا ہے- تیاگ کرنے سے پھل کے ادھیکاری بن سکتے ہیں-

.20دان کے لیے پانچ باتوں کی آوشیکتا ہے (4) دیش (2) کال (3) وستو (4) پاتر (پراپت کرنے والا) (5) کرتا (دینے والا) جب یہ پانچوں یوگیہ ہوتے ہے تبھی دان دینا سپھل ہوتا ہے- جہاں پر ایسے امالر وچنوں کی ورشہ پرتیدن ہوتی رہے ایسا ستھان کیسے نہی پھلیگا پھولیگا- شریر تو ناشونت ہے- "جو آئیا سو چلسی!" پوجیہ سوامی جی نے بھی دیکھا کہ اب وہ سمے آیا ہے آتما کا پرماتما کے ساتھ لین ہونے کا- سو سنوت 2047 کے جیشٹھ میں اپنے پرم ستگرو مہاراج کا وارشک اتسو بڑے دھوم دھام سے منانے کے پشچات دنانک 44 جون، 4984 کو سایں 4 بجے سمادھی لے لی- پریم پرکاش آشرم آردش نگر کا ٹرسٹ پوجیہ سوامی جی کے برہملین ہونے سے پورو ستھاپت کیا گیا تھا آج بھی نعم سے ستسنگ، آنے جانے والوں کو آدر، سادھو سنت کا ستکار و بھنڈارا اسی پرکار سے چلر رہا ہے جیسے سوامی جی سویں چیتن روپ میں وراجمان ہوکر یہ سارا کاریہ چلرا رہے ہیں- ہم ٹرسٹی تو نمت ماتر ہے- اور سدیو ہی پرارتھنا کرتے ہے کہ ہمیں سدا سمتی پردان کرتے رہے تاکہ انکی بتائی ہوئی راہ پر چلکر آشرم کی شان بڑھاویں اور تن من سے سیوا کر ستگرو کا یش اور کیرتی بڑھائیں، یہی ونیت ارداس انکے چرن کملوں میں ہے- یہ پستک اس سے پورو 994 میں پرکاشت ستگرو سوامی مادھوداس مہاراج کے "جیون درشن" نام سندھی سنسکرن کر ہندی میں انوواد ہے کیونکہ کچھ ہندی بھاشی پریمیوں جو ستگرو سوامی

کے ششے ہے کے آگرہ پر کیا ہے۔ اسکے لیے شری جمنالال کیسوانی، شریمتی لکشمی کیسوانی اوشیہ ہی یش کے بھاگی ہے جنھوں نے اپنا امولیہ سمے دیکر بڑے پریشرم و پروشارتھ سے اس انمول پستک کا انوواد تییار کیا ہے۔ اسی طرح شری پرہلاد کرموانی جنھوں نے نہایت ہی سندر چتر بناکر پستک کو آکرشک بنایا ہے، شری ٹلوانی کوشل پریس والوں کے شکرگزار ہے جنھوں نے ہر پرکار کا سہوگ دیکر یہ پستک چھپا کر تیار کی ہے۔ شری مرلی دھر کر نانی، شری واشی دیپا، شری ٹھاکرداس پنجابی و شنکر سامتانی یش کے پاتر ہے جنھوں نے اس پستک کو چھپوانے میں خوب ادھم کیا ہے انہیں کے لگن سے پستک کا یہ پرتھم بھاگ آپکے ہاتھوں میں پہنچ سکا ہے۔ پوجیہ سوامی جی کی کرپا سے شیگھر ہی اس پستک کا دوسرا بھاگ بھی آپ پریمیوں کے ہاتھوں میں آسکے گا۔ ہم سب پرم پوجیہ منڈاچاریہ ستگرو سوامی شانتی پرکاش جی کے اتی آبھاری ہے جنھوں نے بڑی کرپا کر ہم سب پر مہر کی نظر و اپنا آشیرواد کا ہاتھ ہم پر رکھا ہے۔ آپکی مہر میا سے ہی ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں کی گئی یہ ونیت سیوا پورن ہو سکی ہے۔ سوامی گنیشانند جی مہاراج گوالیر کے بھی کرتگی ہے جنھوں نے بڑی کرپا کر پریم پرکاش آشرم میں پدھارکر اپنا آشیرواد پردان کرنے کی کرپا اشٹ کی و پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج جی کے جیون سمبندھی ورتانت بتانے کی کرپا کی۔ آشا ہے کہ پربھی ستگرومہاراج جی کے ایسے الوکک جیون درشن کو پڑھ کر آنند لیں گے و اچت لابھ پراپت کرینگے۔ سیوا میں دیونداس ہریرامانی (ٹرسٹی) پریم پرکاش آشرم، آدرش نگر، اجمیر تیرتھراج پشکر و ہری دوار اوں شری ست نام ساکشی اوں شری گنیشائے نم: اوں شری گرو پرماتما نے نم: ۂ شری سرسوتی ماتا نے نم: ۂ شری سروئنتریامی بھگوان نے نم: پرارتھنا اے پربھو پرمیشور دیال پال تو اسی نیاز ساں تو آگیاں تھا نوں رکھی وڈھو اساں کھے توں بھلنی خاں سونھوں تھی اسانجو سنئیء واٹ داہں کری مہر اسانتے اے سائیں سچا گھرو رہمور توکھاں توں منجو التجا بھگتی گیان بدھی دے توں سائیں سدا سیوا سندی راہ میں رہنی پیر پکھتا منگلا چرن ستگر شو سوروپ کو، ونڈؤں واروں وار جاس کرپا بھئی گیان کی، پرگھٹے جیوتی اپار کرؤں وند گنیش کو، وقر تنڈ ہے جوڑ تاس چرن کے وند سے، وگھن نہ لاگے کوئی شاردا مات ودیا پرد، روپ گنن کی کھان ونڈؤ تاس چرن کو کرؤں رین دن گان۔ یدی ملنا ہے مالک سے تو پہلے متر انکے بھگتوں سے، جنھیں گیان ہے اسے اننت اگم دیش کا، جہاں نہیں ہے سوریہ، نہیں چاند، نہیں تارے، نہ نکشتر، نہ ہرش، نہ شوق، نہ ہانی، نہ لابھ۔ راہ بڑی کٹھن اور راستا بھی درغم۔ منزل کٹھن جانا ہے دور راہ میں ہے گھور اندھکار ہاتھ میں ستنام کا دیپک روشن ہو تیری راہ۔ اسی راہ کو دکھانے کے لئے وے سچے سنت درویش پرماتما کے پیارے آتے ہے مانش دیہہ میں مارگدرشک بن کر ہمارے پاس۔ کھوج کروانے اس امر آتما کی کہ ہم کون ہے، کہاں سے آئے ہے کہاں جانا ہے اور یہاں کیا کرنا ہے۔ انسان کی حالت اس مرگ کے سمان بن جاتی ہے جو مروستھل کو پانی سمجھ کر دوڑ رہا ہے پرنتو وہ پانی پی کر پیاسا نہی بجھا سکتا ہے۔ نس دن مایا کارنے، پرانی ڈولت نت کوٹن میں نانک کوؤ، نارائن جہ چت انسان بھی اسی پرکار مایا کے پیچھے دوڑتا بھاگتا ہوا جیون کے سہی ادیشیہ کو بھلتا دیتا ہے۔ آخر اسکی وردھ اوستھا آکر اسکے اوپر پڑتی ہے جس میں شریر نربل ہو جاتا ہے، آکھوں کی جیوتی کمزور ہو جاتی ہے شریر میں شکتی نہ رہنے کے کارن روگوں کی لڑھی لگ جاتی ہے۔ انمیں ویاکل رہتے ہوئے بھی سمبندھیوں کے موہ میں پھسیکر انیک پرکار کے دو:کھ سہتا رہتا ہے۔ مورکھ تھو مارے پہنجے ہتھاں پان کھے لگی مایا موہ جے کوڑی لوں لاڑے دسے نہ سار سروپ کھے، سامی سمبھارے گپن منجھی گارے ہیرا لعل ان میا۔ پرنتو یدی پورو جنم کے سنسکار ہو شوبھنیک بھاگیہ اور دیوے سہارا تو متر جائے کسی کا سنگ جن کے ساتھ میں اپنے ادیشیہ کو پہچان چیلے بھگوان کو اور بنا اپنی راہ روشن۔ ست سنگ کا سدھریا بھلا، جیسے کاغذ ٹاٹ کا رجب گر پرساد تے، مٹ گیا انگ للاٹ کا۔ بھاگیہ شالی بن گئے وے جنکو مل گیا سہارا ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج کا۔ کہڑی کریاں ودائی، سنت ہوا لاثانی آیا جے شرن میں، تن کھے راحت ملی روحانی۔ اس سندر صورت موہنی مورت و چمکتے ہوئے چہرے میں کتنا پرکاش بھرا ہوا تھا۔ انکے نیتروں میں تھا نورانی نیہ کا نشہ جن کے ساکار شریر میں نراکار کا جلوہ خوب چمک رہا تھا، گیانروپی پرکاش کی جھلک ایسے پرتیت ہوتی تھی جیسے کسی الوکک شکتی کے درشن ہو رہے ہوں۔ انکے تیجسوی للاٹ کو دیکھ کر ایسا پرتیت ہوتا تھا کہ پرماتما برابر نراکار ہے کنتو انکے ساکار کرنیں روشن ریکھائیں چمکتی رہتی ہے۔ انکی مدھر مسکان دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے آتما کے انگ انگ مسکرا رہے ہیں۔ انکی آتما کی اجولتا، چہرے کی گمبھیرتا و تیز نے آکرشٹ کیا تھا چھوٹے بڑے کو۔ ایسے برہم گیانی، بہم نیشٹھی، کامل پروش مانش دیہہ دھارن کر آئے کلیان کرنے کروڑوں کا سندھ کی پوتر بھومی پر جہاں رشیوں منیوں نے بیٹھ کر ویدوں کی رچنا کی و آتما کی کھوج کی تھی۔ انکے گرو مہاراج 008 ستگرو ٹیؤنرام جی مہاراج مہا منڈلیشور پریم پرکاش منڈل ٹنڈیادم والوں نے گیان ایوں ویراگیہ دوارا اگیانروپی ندرا سے سوتے ہوئے لوگوں کو جگایا تو انکے پرم ایوں پورن ششے 408 سوامی مادھوداس جی مہاراج

نے کرنی دوارہ نراکار کو ساکار روپ میں سامنے رکھا۔ انکی اٹوٹ گرو بھکتی نے سدھ کر دیا کہ نراکار تتھا ساکار میں کوئی بھید نہی ہے۔ نراکار ہی کبھی بھکتوں کے سنکٹ موچن ہیتو تو کبھی بھکتوں کی اتپریم کی پیاس بجھانے کے لیے آکر پرکٹ ہوتے ہے۔ جب جب ہونوے دھرم کی ہانی باندہی اسر ادھرم ابھیمانی تب تب لے پربھو نج شریرا ہرہس کرپا ندھ سجن پیڑا۔ پرماتما کا نرگن روپ پتا کے سمان ہے۔ وحی پرماتما پرمیشور سگن روپ میں مہتاری کا روپ دھارن کر پرکٹ ہوتے ہیں۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس جی نے تو صاف صاف شبدوں میں کہا ہے-: ''نرگن ہیں پتا ہمارے، سگن ہے مہتاری، کا کو نندرؤ کا کو وندرؤ، دونو پلڑے بھاری۔'' سگن کی تلنا مہتاری سے اسلئے کی گئی ہے کیونکہ بالک ماتا کے ادھک نکٹ ہوتا ہے اور ماتا سے دل کا حال کہہ سکتا ہے۔ اسی پرکار جگیاسو یا بھکت بھی سنت ایوں گرو دیو سے ہی اپنا دکھ سکھ ایوں دل کا حال کہہ سکتا ہے۔ باقی نراکار کے آگے تو اسکی پرارتھنا ہی پریاپت ہے۔ سگن اپنے سیوک کا اتنا سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر گیان کے دوارہ اسے اپنے سمسوروپ بنا لیتے ہے۔ سنت بڑے پرمارتھی، شیتل جان کے انگ، تپت بجھاون اورن کی، اور دیون اپنا رنگ۔ ایسی کامل پروش نے جنم لیا سنوت 4974 ویساکھ ماہ کی 9 تاریخ کو سندھ دیش کے حیدرآباد ضلعے میں بندھ گرام میں پوجنیہ دادہ صاحب گیھیمل واسوانی ایوں سنتسیوی پتا مولچند کھتری کے گھر۔ ماتا دیوی بائی کے گربھ میں، امرت بیلرا کے سمے پرات: کال 4 بجے، جس سمے اندھا کر روکھست ہو رہا تھا اور سوریہ دیوتا بھی جھانک کر اپنے رتھ کو تیار کر رہے تھے۔ بھارت بھومی کو پرکاشت کرنے کے لیے۔ جب تک انکا پرکاش پرتھوی پر پڑے اس سے پورو ہی اس کلادھاری نے منشیہ دیہہ میں جنم لیکر وایمنڈی کو خوب پرکاشت کر لیا۔ پتا صاحب مولچند کے گھر میں خوب شبھ شکن ہونے لگے اور اڑوس پڑوس میں خوشی کی لہر چھا گئی۔ گھر گھر ہوئے شبھ شکن، ہر ایک من ہلاس 3 3 .3ہو ایک دوجے کو کہی، یہ خوشخبری خاص پہلی سنتان ایسی تیجسوی سمست پتروں کو تیرانے والی مالک نے بخشی ہے۔ جیسے جیسے اڑوس پڑوس والو کو پتہ لگتا گیا وے سب ماتا دیوی کو بدھائی دینے آنے لگے۔ چاروں اور خوشی کی لہر چھا گئی اور شکھ ہوکر گیت گانے لگے-: گیت 4 دیوی دیویء وٹی لعل آیو بھینرو دیویء وٹی لعل آیو 4ہنیو اندر میں جے اچھاروں پوریوں تھیوں سے سبھی سکھاروں بھگوان اچی بھال بھلایو بھینرو دیویء وٹی لعل آیو ...2شروع تھی ویا جنو شادمانا ایں کھشیء جا ناچ گانا جھومن لگو ماہولر سارو دیویوں دیویء وٹی لعل آیو۔ .3چندرما درشن کیرا ویندے ویندے سوریہ بھی لیڑا پاتا ایدے ایندے پرکرتی پانو ہو خوب سجایو، دیویوں دیویء وٹی لعل آیو۔ دھنیہ ماتا دیوی جسکے قل میں پیدا ہوا ایسا لعل۔ دھنیہ وہ جنئی جن ہرجن جایا نانک داسن داس کہایا۔ پنڈتوں کے جنم کنڈلی بنانی آرمبھ کی۔ للاٹ کی ریکھائیں دیکھ کر آشچریچکت ہو گئے۔ لگن جانچ کر کہنے لگے بھائی مولچند بھاگیہ شالی ہو۔ بالک بڑا ہوکر بڑا ودوان و گنی بن کر انیکوں کا ادھار کریگا۔ لکشمی تو انکی داسی بن کر سیوا کریگی۔ اسلیے نام ہی رکھا مادھو۔ مادھو تو سویں لکشمی پتی ہے۔ گھر کٹمب والے بڑے لاڈپیار سے انہیں پالنے لگے۔ ماتا کے سنیہہ کی تو سیما ہی نہیں تھی۔ بڑے پیار سے انہیں پالا پوسا۔ اٹھتے بیٹھتے انہیں چوما اور پیار کیا۔ اور پھر کالے ٹیکے لگانے لگے تاکہ کسی کی بری نظر نہ لگ جائے انکے لاڑلے لرال کو۔ توتلی جبان میں ان سے خوب میٹھی باتیں کرتی تھی۔ گودی میں گھماتے گھماتے انکو سندر شکشا والی لوری بھی سناتی تھی۔ لوری شبد .4مانپٹیا توکھے پالیاں ماں گیتا گیان سیکھارے اے دھرم جی راہ دیکھارے ماں ت پریم ہندورے وہارے سبھی دکھڑا تہنجا وریاں ماں پٹڑا توکھے پالیاں۔ .2مانتے پریم جو اکھرو پاڈھے، ہن لوک کھے لاڑو لاڑے سبھی جم جا کاغذ پھاڑ، لیکھا جم جا واریاں ماں پٹڑا توکھے پالیاں۔ _ .3مانتے ممتا موہو مٹائے، سچو گیان گروء جو رٹائے انجھو جی جیوتی جگائے، سوہنم جی سر کی پیاریاں ماں پٹڑا توکھے پالیاں۔ ...4 مانت مادھو پانو بھلایا، پہنجے قل جو شانو ودھایاں پہنجے پٹ کھے سپتر بنایاں، پوڑ سبھنی کلنی کھے تاریاں ماں پٹڑا توکھے پالیاں (ارتھ) اس لوری میں ماتا دیوی بالک سے کہتی ہے کہ میری پریہ پتر میں تمہیں گیتا کا گیان سکھا کر دھرم کی راہ دکھاؤنگی۔ میں تمہیں پریم کے جھولے میں جھلا کر تمہارے سبھی دکھوں کا نوارن کرونگی۔ میں تمہیں پریم کا اکشر پڑھا کر و اس لوک سے کنارا کر اور یمراج سے سب کاغذ پھڑوا کر سب حساب صاف کر دونگی۔ میں موہ ممتا مٹا کر ستگرو کا سچا گیان رٹاکر کر، انجھو کی جیوتی جگا کر تمہیں سوہنم امرت پلاؤنگی۔ میں اپنے آپ کو بھلاکر اپنے قل کا شان بڑھاؤنگی۔ میں اپنے پتر کو سپتر بناؤنگی جس سے میرے سبھی قل تیر جائیں گے۔ اتنا پیار اور دلار پاکر بالک مادھو سنیہہ کی ساکشات مورتی بنتا چلا گیا۔ کیونکہ بالک کے بالیکال کے سنسکار ہی اس کے جیون کی پونجی ہے، جن کے آدھار پر ہی وہ جیون روپی نوکا کو سنسار روپی ساگر کو پار کر بڑھتا رہتا ہے اپنی منزل کی اور۔ بالک کے پیدا ہوتے ہی پرکرتی اس میں وہ شکتی اتپن کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ بچہ جاؤ اور جاکر اپنے چاروں اور کے واتاورن سے سنسکار لیکر اپنی جیون یاترا کو سپھل کر واپس لوٹنا۔ پرنتو بعد میں اسکو جیسا جیسا واتاورن ملتا ہے، وہ ویسا بن کر اپنے آپ کو سماج کے

سامنے پرکٹ کرتا ہے۔ پرنتو پوجیہ سوامی جی تو تھے اشوری شکتی، اس لئے انمیں سمست دیوی سمپدا کے گن پرارمبھ سے ودیمان تھے۔ مل وکشیپ کے آورنوں سے مکت انکا من شیشے کے سمان اجول تھا، اس واتاورن کے سنسکار انکے من روپی پٹل پر سیدھے چھپتے چلے گئے۔ بچپن میں ہی انہوں نے دیکھا کہ انکے پتاجی، تین چاچا جی و انیہ گھر کے سدسیہ پرات:کال اٹھ کر ست سنگ کا دیبان کیرتن کرتے ہے۔ جسمیں اسکے پتاجی یکتارا، چاچا صاحب گنگا رام طبلہ، شری سیجؤمل کھرتال اور شری ٹیکمداس ڈھولک لیکر بیٹھ کر بھجن گاتے ہیں اور مالک کو سراہتے ہے بھگوان کو انونیہ ونیہ کر مناتے ہیں۔ بھجن ہری شلتر سچو دھیانو دے توں سدا شانت وارو سچو گیان دے تو۔ .4رہے تاتی تھجی دی نہ راتی دل میں، سچے نام پھجے جو نیشان دے توں۔ ...2پسو پربھو تس ہجیت صورت سدائی، سچے پریوارو سو پروان دے توں۔ .3سدا شیام تنھجی رہے پیاس پربھو، اساں کھے تنئیشور اہو دانو دے توں۔ ...4رہے یادی مادھو ہری نامو تھجو، سچو پریم پہ جوت بھگوان دے توں۔ (ارتھ) ہے بھگوان مجھے سچا دھیان دینا اور دیا شانتی والا گیان دینا۔ دن رات دل میں تمہارا ہی دھیان رہے۔ ہے بھگوان آپ اپنی سچی پہچان دو۔ ہے پرماتما ایسا پریم پیدا کرو تاکہ سدا تمہاری صورت دیکھتا رہوں۔ ہے بھگوان تم اپنا سچا پریم پیدا کرو تاکہ دل میں سدا تمہاری یاد رہے۔ اس پرکار بھگوان کا بھجن کرنے کے پشچات ہی سبھی سدسیہ گھر کے کام کاج میں جاکر لگتے تھے۔ سایںکال بھی انکے پتا دکان سے لوٹنے کے پشچات سندھیا وندنا کرنے کے بعد ہی بھوجن کرتے تھے۔ پھر راتری کو 9 بجے سے 4 بجے تک بھگت راپوررام (جو ویدیہ کا کاریہ بھی کرتے تھے) جی کو بگیچی میں نت نعم سے ست سنگ ہوتا تھا۔ وہاں سے چاروں بھائی بھی جاکر بھاگ لیتے تھے۔ 44 بجے کے بعد ہی گھر آکر وشرام کرتے تھے۔ کبھی کبھی کوئی سادھو سنت یدی باہر سے آتے تھے تو یہ چاروں بھائی انکو اپنی بیٹھک میں چرن گھمانے کے لیے لے آتے تھے، وہا ستسنگ کا دیبان لگ جاتا تھا۔ اس سمے کبھی چاچا سیؤمل تو کبھی انکے پتا صاحب بالک مادھو کو اپنی گود میں لیکر بیٹھتے تھے۔ اور سبھی سنت انکے سر پر آشیرواد کا ہاتھ پھیرنے کے بعد ہی وداع ہوتے تھے۔ اس پرکار بچپن میں ہی ستسنگ روپی میٹھی دھار کانوں دوارہ انکے ہردے میں پرویش کرتی رہتی تھی اور انکا ہردے سدیو اس امرت روپی ہری رس سے بھرے شبدوں کو سننے کے لئے اتسک رہتا تھا۔ یہ امرت ورشہ بالک مادھو کے اوپر چاروں اور سے برستی رہی۔ انکی ماتا جی بھی اسی راہ کی راہی تھی۔ گھر گرہستھ کے سوانگ کو سپھل بنانے کے ساتھ ساتھ وہ آٹھوں پہر اندر سے پربھو کا سمرن کرتی رہتی تھی۔ ماتا صاحب کے سندر سنسکار بھی بالک پر پڑنے لگے۔ جیسے ہی تھوڑے سے بڑے ہوئے ماتا صاحب یہ سندر شبد سنا کر انہیں پیار سے جگاتی تھی۔ بھجن (سور وہاگو) امرت سمے پربھات جو، سنان پانی کری اتھی، پریم سا پربھوء سندو تو، دھیان دل میں دھری اتھی . .3اول میں ایشور اگیاں، کری پریم سا پر نم توں، ہتھ بدھی ہری جے اگیا، وجی کری نیجاری وری اتھیدھ . .2پریمساں پربھات میں، کری کیرتن کرتار جو، تاتی سہنی لاتی ساں، ہردے پہنجے کھے بھری اتھی۔ .3امرت سمیں ایش جو، نالو جپے توں نعم ساں، نام جے پنی راگ ساں، پاپنی پہنجنی کھے ہری اتھی۔ ...4مادھو دھیائے من ساں، پربھت ویلے پربھوء کھے، امر عادی آسیس جو توں، پاپے پرجھی گھر اتھی۔ (ارتھ) پوجیہ ماتجی اس شبد میں بالک مادھو سے پیار سے کہتی ہے کہ پربھات کی امرت بیلا میں اٹھ کر سنان کر۔ سنان کرنے کے پشچات پریم سے پربھو کا دل میں دھیان دھرو۔ سب سے پہلے پریم سے ایشور کو پرنام کرو۔ ہاتھ جوڑکر ان سے ونتی کرو۔ پربھات کی اس امرت بیلا میں پرماتما کا پریم سے کیرتن کرو۔ دل سے پیار سے اس پرماتما کا سمرن کرو۔ امرت بیلا میں ایشور کا ناپ جپکر اپنے پاپوں کو دور کرو۔ امرت بیلا میں پریم سے من میں پرماتما کا سمرن کر اپنے گھر کو اس شبھاشیش سے بھر ڈھالو۔ پرتیدن ایسے سندر بھجن سن کر من میں اور کانوں میں یہ شبد گونجتے رہتے تھے۔ من میں وشیش کر ان شبدوں نیں بے چینی پیدا کی۔ ''اول میں ایشور اگیاں، کری پریم ساں پرنام توں۔ ہتھ بدھی ہر جے اگیاں، وج کری نیجاری اتھی۔'' انکے پوجیہ چاچا شری سیؤمل جی کا ثانئے کال بھی ستسنگ میں جانے کا نعم تھا بالک مادھو بھی انکو جاتے ہوئے دیکھ کر بھاگ کر انکی انگلی پکڑکر چلنا شروع کرتے تھے۔ وہاں وے بڑے دھیان سے سنتوں کی وانی تتھا اپدیش سنتے تھے۔ جیسے کہ جگت مسافر کھانا ہے، یہاں سے آخر سب کو چلنا ہے اسلئے انسان کو کبھی بھی گندے کرم یا پاپ کرم نہی کرنے چاہیئے۔ سدیو ان سے بچتے رہنا چاہیئے۔ سنت جب بھجن گاتے تھے تو وے بھی اپنی توتلی زبان میں انکے ساتھ گانے لگتے تھے۔ بھجن (سور تلنگ مانجھ) جاگ اتھی توں جاگ مسافر، منی توپنھجو بھاگ مسافر -- . .4جاگی رہو ہوشیا، بندہ توں چھٹی گندہ توں کم مندہ توں پاے وویک ویراگ مسافر جاگی اتھی توں وہائن، ...2ہتیائیں تونوںجو وہائن، سچو کمائن ایں دھرم ودھائن راہ سچیء ساں راگ مسافر، جاگی اتھو توں جاگ۔ .3دساں جی کی تھے ہیؤنی زارو پتر میں سارو تھیندوں اجارو جاگ اتھی توں جاگ۔ ...4مادھو اودیا ننڈ نبھاگی تہس ماں جاگی کری توں سجاگی سنت مانی سہاگ مسافر جاگ اتھی

توں جاگ ارتھ:- اس بھجن میں سنت جن سنساری لوگوں کو سندیش دیکر کہتے ہے کہ اے مسافر! تم غفلت کی نیند سے جاگو اور اپنی منزل کی اور چلکر آنند پراپت کرو۔ تم جاگ کر ہوشیار رہو۔ پاپ کرم چھوڑ دو۔ اپنے وویک سے ویراگیہ لو۔ تم اس سنسار میں ستیہ کا بیوپار کرنے آئے ہو اور دھرم بڑھانے آئے ہو اسلئے ستیہ کی راہ سے پیار کرو۔ تم یہ جو سنسارک درشیہ دیکھتے ہو وہ سب شن بھنگر ہے تم اس سنسار کو پھولوں کا بگیچ سمجھو۔ جیسے پھول صبح کو کھلتے ہیں اور شانئے کو مرجھا جاتے ہیں اور انکے ستھان پر نئے پھول کھلتے ہیں، اسی طرح اس سنسار میں بھی ایک آتا ہے دوسرا جاتا رہتا ہے۔ یہ جو اودیا اور اگیان کی نیند ہے وہ دربھاگیہ پورن ہے۔ اسلیے تم اس غفلت کی نیند سے جاگ کر سنت مہاتماؤں کے ستسنگ کا آنند اٹھاؤ۔ اس پرکار کا ویراگیہ پورن سنتوں کی وانی انہیں اپنی اور آکرشٹ کرتی گئی اور دل میں گہری بیٹھ گئی۔ اس سمے ویراگیہ بڑھانے والی گھٹنائیں گھٹنے لگی۔ انکی پوجیہ ماتاجی کو ہر دوسرے ورش پتر ستتان ہونے لگی۔ پرنتو قدرت کا کرشمہ دیکھو جو وہ بالک اس شن بھنگر سنسار میں کچھ سمے جیوت رہنے کے پشچات پرلوک پدھار جاتے تھے۔ یہ گھٹنائیں انکے من کو اندر ہی اندر وچلت کرتی رہی۔ اپنی ماتاجی کو اس پرکار اشرو بہاتے دیکھ کر پوچھتے تھے کہ ماتاجی ۔ میرے یہ پریہ بھراتا اس جہان میں جنم لیکر پھر کہاں چلے جاتے ہے۔ ماتاجی انکو سانتونا دیکر کہتی تھی کہ میرے پتر! انکا ہمارے یہاں اتنا ہی ان جل لکھا تھا۔ اسلئے پرماتما انکو واپس وہاں بلا لیتا ہے جہاں ایک دن ہم سب کو چلنا ہے۔ ماتاجی کے مکھاربند سے اس پرکار کے شبد سن کر انکے چہرے پر مایوسی چھا جاتی تھی۔ ماتاجی انہیں مایوس اور مرجھایا ہوا دیکھ کر بھجن سنانے لگتی تھی۔ پرنتو مادھو کے من میں ویراگیہ بڑھتا ہی رہا۔ آیو کے پانچ ورش پورن ہونے پر پتاجی بالک کو پاٹھشالا میں پرویش دلا آئے اور دیکھ بھال کے لئے نویدن کر آئے۔ ادھیاپک جی نے مادھو کا معصوم چہرہ دیکھ کر انکے سر پر آشیرواد کا ہاتھ پھیر کر انہیں سانتونا دی۔ بالک کی آنکھوں میں شردھا اور بھکتی کی جھلک دیکھ کر ماسٹر صاحب انہیں خوب پیار کرنے لگے۔ ماتا صاحب پرتیدن پرات:کال انہیں نہلا دھلا کر صاف وستر پہنا کر جب پیار اور دلار سے پاٹھشالا بھیجتی تھی تب انہیں یہ شبد سناتی تھی۔ بھجن (سور تلیگ بھیروی) ست نام تھیندو توسا سانی من توں پڑھ پربھوء جی بانی _ .4 گپھل چھدی گپھلت ہٹائے من پہنجے جو ممت مٹائے توں ت دھاری گروآ جی وانی ست نام تھیندو توساں سانی۔ .2.جودھیائے سو ت دھیرج پاے من پہنجے جا پاپ مٹائے اہا ویدن گل ہی بروانی ست نام تھیندو توساں سانی .3رام پہنجے کھے جے یادی کندے توں انڈنو پہنجو باباد کندے توں اہو جانو سچو توں جانی ست نام تھیندو توسا سانی۔ ...4 مادھو گن گووند جا گائے۔ رام پہنجے کھے روح میں رجھائے توں پیؤ پریم جی پانی ست نام تھیندو توساں سانی۔ (ارتھ):- اے من! تو پربھو کی وانی پڑھ تو پرماتما تمہارے سہایک بنے۔ اے غافل انسان توں غفلت چھوڑکر اپنے من سے ممتا مٹا کر تم گرو کی وانی کو دھارن کرو تو ست نام تمہارا سہارا بنے۔ جو پرماتما کا سمرن کرنا ہے اسے دھیریہ پراپت ہوتا ہے اور اسکے من کے سمست پاپ مٹ جاتے ہے۔ یہ بات ویدوں میں لکھی ہوئی ہے۔ یدی تم اپنے رام کا سمرن کروگے تو تمہارا آنگن آباد ہو جائیگا یہ بات تم ستیہ وچن کرکے مانو۔ اے مانو! گوبند کے گن گاکر اپنے رام کو من میں رجھا کر تم پریم کا پانی پیؤ تو ست نام تمہارا بنے۔ ان پریم روپی شبدوں کو دہراتے ہوئے اور اپنے رام کا سمرن کرتے ہوئے وے آکر پاٹھشالرا پھوں،پچتے جہاں بڑے چاؤ سے گروجی کی شکشا کو گرہن کرتے تھے۔ اپنے سنگی ساتھیوں سے بڑے پیار موہبت سے بیوہار کرتے تھے۔ اوتاری بالک تھے اسلئے انکی کنڈلنی جگرت تھی۔ اس کارن وے اچھا شکتی کے مالک تھے۔ سادھارنت: منشیہ کی کنڈلنی سپت اوستھا میں رہتی ہے اور شاسترانسار اسکا مکھ نابھی کے نیچے ہوتا ہے۔ پرنتو سدھ پرشوں کی کنڈلنی کا مکھ شریر میں اوپر کی اور ہوتا ہے، اسی کارن انکی رگ رگ میں اچھا شکتی ویاپت تھی اور ڈر تو انہیں لیشماتر بھی نہیں تھا۔ اپنے سنگی ساتھیوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے بھی بھگوان کی لیلاؤں کی وارتائیں کرتے تھے۔ وے کہتے تھے ہمیں سنسار میں رہتے ہوئے ایشور کو یاد کرنا چاہئیے تتھا سنتوں کا ستسنگ سن کر انکی شکشا کا انوسرن کرنا چاہئیے۔ ایشور ہر جگہ حاجر ہے اور ہمارے رکشک ہیں۔ اس پرکار وارتالاپ کرتے کرتے سندھیا ہو جاتی تھی اور بالک انکو کہنے لگتے تھے مادھو بھیا۔ اب ہم ڈرتے ہیں کیونکہ رات ہو رہی ہے۔ اس پر سوامی جی انکا ڈر مٹانے کے لیے مدھر سور میں انکو کہتے تھے "اٹھت سکھیا بیٹھت سکھیا، بھے نہیں لاگے، جاں ایسے بجھیا راکھا ایک ہمارا سوامی ثقل گھٹا کا انتریامی سوڑ انچتا، جاگ آپچتا، جہاں کہاں پربھو توں ورتنتا گھر سکھ وسیا، باہر سکھو پائیا کہہ نانک گری منتر دوراڑایا" کبھی کبھی آسننہ باندھ کر ساتھیوں سے ویراگیہ ایوں شکشاپرد وارتائیں کرتے تھے۔ یہ سنسار ایک سرائے ہے۔ کسی کو بھی یہاں ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔ جو بھی جنم لیکر یہاں آیا ہے اسے آخر یہاں سے چلکر اس پرم پتا کے پاس جانا ہے۔ اس لئے پرماتما کا سمرن کرنا پرم آوشیک ہے جو ہے ہی ہمارے اندر، کیول انتر آتما میں جھانک کر اسے ڈھونڑھنا ہے۔ پرنتو جب تک جھوٹھ کپٹ کو اندر سے نکال کر نہیں پھینکتے تب تک انکا درشن کرنا اسمبھو

ہے اور یہ بھجن گانے لگتے تھے۔ بھجن (سور تلنگ) جھاتی اندر میں پاڑ پریتم من ہریء ساں ملائ پریتم .4پسو پریئں کھے پان میں دورے، کبدھیا کورے من کھے موڑے، سچی صورت ہنڈائی پریتم - جھاتی اندر میں---------------- ...2پسو پربھوء کھے پان میں گول ہے اکھیوں کھولے اندر پھولے انبھو جوتی جگاڑ پریتم - جھاتی اندر میں ۛذۛا ظریفَ----- .3پنہجوں پان میں پربھو جانی سہی سنجانی دم پچھانی روح میں رام رنجھاڑ پریتمجھاتی اندر میں------ ...4مادھو دلنی میں درشن پاے من ملرائے آنند پاے، انہد ناد وجائ پریتم - جھاتی اندر میں پائ------ (ارتھ)- اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ اے منشیہ تم اپنی انتر آتما میں جھانک کر اپنا من ہری سے ملاؤں۔ اپنے من سے جھوٹھ کپٹ دور کر پرماتما کو اپنے ہی اندر ڈھونڈھوں اور اپنے اندر سچا پریم پیدا کرو۔ اپنے اندر کی آنکھیں کھول کر اپنے اندر ہی پرماتما کی تلاش کرو اور انبھو کی جیوتی جگاؤ۔ اپنے اندر ہی پرماتما کو جان کر اور اسے سہی پہچان کر اور اسے شو اس میں دوڑھ کر اپنی ہی آتما میں پرماتما کو رجھاؤں۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اپنے ہردے میں ایشور کے درشن کر اور انکے ساتھ من ملاکر آنند پراپت کر انہد ناد بجاؤ۔ پاٹھشالا میں انکے ایسے گیت سبھی بہت روچی سے سنتے تھے۔ اس پرکار شکشا گرہن کرتے ہوئے سوامی جی نے پانچ ککشائیں اتیرن کی۔ جب وے گیارہ ورش کے ہوئے تب انکی ماتاجی نے ایک کنیا کو جنم دیا۔ گھر میں سب کو بہت خوشی ہوئی کہ گھر پوتر ہو گیا۔ سب نے بھگوان سے یہ پرارتھنا کی کہ کنیا کو بڑی آیو پردان کریں۔ کیونکہ بھگوان نے اب تک پانچ بالک دیکر واپس لے لئے تھے۔ بالکا کا نام چیتابائی رکھا گیا پرنتو بعد میں آگے چلکر وہ مولی بائی کے نام سے پکاری جانے لگی۔ پرنتو سوامی جی کو ان باتوں نے آکرشت نہی کیا۔ سمے بیتتے انکی ورتی ویراگیہ میی ہوتی چلی گئی۔ صبح جب نعم سے ستسنگ کا دیبان لگتا یا تو سرو پرتھم یہ بھجن گاتے تھے۔ بھجن پربھوء کھے تھئی پریم پیارو، پریم ساں پربھو پاڑ۔ موہ مایا جو مان تیاگے، دل ماں دمبھ وجائ، لوک کٹمب خاں مکھڑوں موڑے، لوں سچی توں لائ۔ پان پربھو تھو پریم کھے چاہے، پریم جی رسی رچائ پریم پدارتھ پربھو مانگے، پریم تے پریت بسائی۔ پریم جی مالھا کھنی ہتھنی میں، پریم جی صورت پڑھائی۔ پریم دھاگے سا دتر کھے پوئی پریم ساں رام رنجھائی۔ مادھو من موہن ساں ملی، دھنی میں دھیان لگاڑ، پریم ہندورے ہر دم ویہی، گن گوبند جا گاڑ۔ (ارتھ): اس بھجن میں سوامی جی نے کہا ہے کہ پربھو کو پریم ہی پریہ ہے اسلیے تم اسکو پریم سے ہی پراپت کرو۔ مایا کا موہ تیاگ کر دل میں سے اہں نکالو اور لوک پریوار سے منھ موڑکر اس سے سچی لگن لگاؤ۔ پربھو سویں پریم چاہتے ہیں اسلئے تم پربھی راس رچاؤ۔ پربھو تو پریم پدارتھ ہی مانگتے ہے اسلئے دل میں پریم بساؤ۔ پریم کی مالا ہاتھوں میں لیکر دل میں پریم جگاؤ اور پریم کے دھاگے میں دل کو پرو کر تم رام کو رجھاؤ۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اپنا من موہن سے ملاکر اسی کی دھن میں دھیان لگاؤ اور ہردے پریم کے جھولے میں بیٹھ کر گوبند کے گن گاؤ۔ اس پر کر وہاں ستسنگ سے اٹھ کر کرشن بھگوان کی مورتی کے سامنے بنا پلک جھپکتے دیکھتے رہتے اور مسکراتے رہتے تھے۔ پاٹھشالا کے آگے گاتے رہتے تھے۔ ماتا جی کہتی کہ بیٹا پاٹھشالا جانے کا سمے ہو گیا ہے، جلدی تیار ہو جاؤ۔ تو اتر دیتے تھے کہ کل جاؤنگا، آج جانے کی اچھا نہی ہے اور گانے لگ جاتے۔ گاتے گاتے صورت شبد میں سما جاتی تھی اور بالکل شانت ہو جاتے تھے۔ ماتاجی اٹھ کر آکر دیکھتی تھی کہ مادھو کا سمپورن دھیان کرشن بھگوان میں لگا ہوا ہے اور دنیاں کی سدھ بدھ ہی نہی ہے۔ انکی سکولی شکشا میں روچی کم ہوتی گئی۔ دھن لگی ہوئی تھی پرماتما کے درشن کی۔ ماتاجی انکو گھر اور سنسار کی اور آکرشٹ کرنے کا یتن کرنے لگی پرنتو سب ویرتھ جاتا تھا۔ ماتاجی کو کہتے تھے کہ سکولی شکشا اچھی نہی لگتی۔ اب شواسوں کی مالا ہاتھ میں لی ہے جسے جپ کر پرماتما کو ڈھں:ڈھ رہا ہوں، ۔ ماتا جی کو یہ بھجن گاکر سناتے تھے۔ بھجن (سور بھیروی) سواس سمرنی سورے داترو لہو دورے، داترو لہو دورے .. سواس امولک منک موتی جگت داتا جی جہیں میں جوتی دسو وجود میں بوڑے داترو ہو دورے ...2سواسنی مالا سک ساں سورج لوکڑ لکائے چرکھو چورجی جانی الخ کھے سورے داترو لہو دورے۔ ...3مادھو ہی توں سواس سوانج وٹھی گروء خاں شبدو اچارج کندھو کلھنی خاں کورے داترو لہو دورے۔ (ارتھ)- اس بھجن میں سوامی جی نے کہا ہے کہ شو اس کی مالا کے دوارہ تم پرماتما کو ڈھنڈڑھ کر پراپت کرو۔ شو اس انمول موتی ہے جس میں پرماتما کی جیوتی ہے۔ تم اپنی ہی کایا میں اسے ڈھں:ڈھ کر دیکھو۔ یہ شو اس کی ماترا بڑے پیار سے جپنا اور لوگوں سے چھپکر اسکا سمرن کرنا اور پرماتما کو اپنے بالکل نکٹ سمجھنا۔ سوامی جی نے کہا ہے کہ ان شواسوں کی پہچان کر اپنے ستگرو سے 'نام لیکر اسی کے دوارہ اہں بھاؤ تیاگ کرنا۔ اسی نام کے دوارہ پرماتما کا درشن کرو۔ ماتا جی اس الپایو میں انکا اتنا ویراگیہ دیکھ کر بہت دکھی ہوتی تھی۔ ماتا جی نے تو ایسا سوچا بھی نہی تھا کہ اتنا جلدی انکی ورتی ویراگیمیہ ہو جائیگی۔ وہ انکو کہتی رہتی تھی کہ اس الپایو میں تم سے گرو کے نام کا اچارن کس پرکار ہوگا؟ یدی آپ کا من پڑھائی میں نہی لگتا تو اپنے پتا کے دکان پر جاکر بیٹھو یا اپنے چاچا جی کے کھیت پر جاکر کھیتی کا کاریہ کرو۔ انہوں

نے اتر دیا کہ میں تو بیوپار کرونگا۔ مجھ سودا کرنا ہے اس پرماتما کا۔ ایسے شبد سن کر ماتا جی سمجھنے لگی کہ انہوں نے سنیا سی بننے کا نشچیہ کر لیا ہے۔ اب انکو کس پرکار منایا جائے تاکہ انکا من گھر سنسار میں لگے۔ وے سوامی جی کو گرہستھ جیون کی اچھائیاں بتاکر کہتی تھی کہ پرماتما نے مجھے ایک دیا ہے میں اس میں سے انیک دیکھنا چاہتی ہوں، ۔ میں تو تمہاری شادی کے سپنے دیکھ رہی ہوں، کہ کب بہو لیکر گھر آؤ گے اور مجھے سکھ دیکر سب کشٹ مٹاؤگے۔ اتر دیتے تھے کہ ماتاجی سب بھلا دو۔ اس سنسار میں کچھ بھی نہی ہے۔ یہ رشتہ ناطے سب جھوٹ ھے ہے۔ جسے آپ سہی سمجھتی ہے وہ سب استیہ ہے۔ میں اس ستیہ کو کھوجونگا اور ستیہ کو کھوجنے کے لیے سنیاس کے اترکت مجھے اور کوئی راستا نہی آتا ہے۔ ماتاجی کو یہ بھجن سنا کر اپنے من کے بھاؤ بتائے۔ بھجن سنیاس پا تو موں ماتا چھدرے سبھی جگت جا ناتا۔ ...4گلے کنٹھی مالرا پاے جان جسم تے کھاکی لگائے ماں ت کنڈل کننی میں پاتا سن یاس پا تو موں ماتا۔ ...2مٹ مائٹ ماں کون تھو جانا پتنی پتر نا پریم سٹں انا سے ت سپنے جیئں موں جاتا سنیاس پا تو موں ماتا .3راتوں دیہناں درد دکھے تھو، من اندر میں مچو بکھے تھی، ہی انگ انگنی میں راتا سنیاس پا تو موں ماتا۔ ...4مادھو روئی رات وہائی، رت رنڈیا ہی کپڑا پاے ماں ت لعل لڈنی تے راتا سن یاس پا تو موں ماتا۔ (ارتھ) - سوامی جی اس بھجن دوارہ اپنی ماتاجی سے کہتے ہے کہ جگ کے سب ناطے رشتہ چھوڑکر میں نے سنیاس دھارن کر لیا ہے۔ میں نے گلے میں کنٹھی، کانوں میں کنڈل اور شریر پر بھربھوت متر لی ہے۔ میں رشتیداروں پتنی اور بچوں کو سپنے کے سمان مانتا ہوں، ۔ میرے دل میں دن رات درد کا دو ہاں اٹھ رہا ہے۔ میرے انگ انگ میں پرماتما بس رہے ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ میں نے ساری رات پرماتما کے ورہ میں رو کر کاٹی ہے اب میں یہ سنیاسیوں کا بیس پہن کر انگ انگ میں پربھو کو بسا کر سن یاس لونگا۔ ایسے ویراگیہ کے شبد سن کر ماتا جی کی آنکھوں سے اشرو بہنے لگتے تھے۔ من ہی من میں دکھی ہوکر سوچتی تھی کہ میں نے ہی ویراگیہ کی لوریاں گاکر انہیں سچ مچ کا سنیا سی بنا دیا ہے۔ میں نے تو ایسا سوپن میں بھی نہیں سوچا تھا کہ بھاوی یہ ناتا توڑ لیگی۔ بار بار انہیں سمجھاتی رہتی تھی کہ تم ایسی باتیں مت کرو۔ میں تمہارے ویراگیہ کے بھجن سن نہی سکتی ہوں، ۔ بھگوان یہ تو نہیں کہتے ہے کہ کیول ویراگیہ میں ہی جیون بتاؤ۔ پرنتو گھر گرہستھی کے اندر رہ کر بھی بھگوان کو پراپت کیا جا سکتا ہے۔ دیکھو، کبیر نے کام کرتے کرتے پرماتما کو پا لیا۔ گرو نانک نے بھی گرہستھ جیون میں رہ کر دونو سواگ سنوار لئے۔ تمہارے پتا جی اور چاچا جی بھی سنسار میں رہ کر رام کا سمرن کر رہے ہیں اور سنتوں کی سیوا کر رہے ہیں۔ اسلئے آپ بھی سنسارک کاریہ کرتے ہوئے رام کو رجھاتے رہو۔ گھر کی بھی کرو تو ہری کی بھی کرو۔ ماتاجی ایسے شبدوں دوارہ انکو سمجھانے لگی۔ بھجن (سور وہاگ) رہی دنیا میں دھری دھیان بچہ پاڑ آتم پد نربن بچہ . .4تنساں کری تونکاری پٹڑا منڑو ملائ موہن ساں سچوں سنتنی کھا وڑھ گیان بچہ - رہی دنیا میں ۣذۣا ظریفَ-------- .2جاندنیاکھے توں سپنو رہ تنہی میں نیارو سدا میٹے من سن دو ت گمانو بچہ رہی دنیا میں ۣذۣا ظریفَ-------- .3کری وویک ساں وہوار توں، پاڑ پریم سا پربھوء کھے پسو نام سچے جی نیشان بچہ - رہی دنیاں 5: | عقل ...4مادھو کری ورہوار توں اے پرمارتھ بھی پریم ساں چل پتر پلن میں بھگوان بچہ - رہی دنیاں میں------ ارتھ:- اس بھجن میں ماتاجی سوامی جی سے کہتی ہے کہ سنسار میں رہتے ہوئے بھگوان کا بھجن کرو اور آتم پد پراپت کر مکت ہو جاؤ۔ اس تن سے سنسارک کاریہ کرو اور من سے پربھو کا سمرن کرتے رہو، یہ سچا گیان تم سنتوں سے لو۔ اس سنسار کو سپنے کے سمان سمجھو اور تم اس میں نیارے رہ کر من میں سے سندیہ کو مٹا دو۔ اس سسندھشر کے کاریہ وویک سے کرو۔ پریم دوارہ پربھو کو پراپت کرو اور اپنے اندر نام کا چنھ پہچانو۔ اسلیے ہے مادھو! تم پریم سے پرمارتھ کی راہ پر چلتے ہوئے پتر پل بھگوان کا سمرن کرتے ہوئے سنسارک کرم بھی کرو۔ پرنتو جس نے ایک بار رام روپی نام کا رس پیا ہو اسے انیہ سب رس کیسے اچھے لگینگے؟ ماتاجی سے نمرتا سے کہا کہ اس جگت کا بیوہار سپنے کے سمان ہے۔ جو پدارتھ آپ دیکھتے ہے وے سب شن بھنگر ہے اور کھیل کے سمان ہے۔ ماتا جی آپ مجھے سنسار کی اور مت لے چلو۔ پربھو کی پریت ہی سچی جانو۔ جس کاریہ کو کرنے کے لئے ہم نے جنم لیا ہے وحی کاریہ کرنا ہے۔ انت سمے کوئی بھی ساتھ نہی جائیگا۔ جن کو آپ اپنا سمجھتی ہے واستو میں اپنے نہیں ہیں۔ اپنا ہے تو کیول پربھو پرماتما ہی ہے۔ اسلیے میری ماتاجی جب تک ان سنسارک پدارتھوں کا تیاگ نہی کرینگے تب تک پربھو بھی پراپتی نہیں ہوگی، کیونکہ یہ منشیہ سنسار میں جنم لیکر وردھ اوستھا، روگ، شوق آدی کلیشوں سے انیک پرکار کے دکھ بھوگتا اور شبد، سپرش، روپ، رس، گندھ آدی وشیوں میں آسکت ہاکر جنم مرن کے چکر میں پھنس کر سنسار میں بار بار جنم لیکر اور مرکر انیک دکھ بھوگتا ہے۔ اسلیے اس جنم اور مرن کے بندھن سے مکت ہونے کے لئے چاہیئے بھکتی اور مکتی کا سادھن ہے تیاگ اور ویراگیہ۔ اسلیے میں ان سنسارک پدارتھوں اور وشیوں کو دکھروپ و سوپن ماتر جان کر اپنا من ایشور کو منانے

کے لئے بھجن اور سمرن میں لگاتا ہوں، -- ماتاجی کو یہ بات اس بھجن کے دوارہ سمجھانے لگے۔ بھجن (سور تلنگ) وہنوار جا تو موں مائی سبھی سپنو جیںء رہنائی۔ .3 ہیدنیاں جو جھوٹھو نا تو، جی کی پاپ آہے پنہجو جا تو تھے انت سمے نہ سہائی وہنوار جاتو------ ...2سنگو دنیا جو جھوٹھو آہے، کوئی کہں سا نیبھو نا ہے ہی جھوٹھی پریت لگائی وہنوار جاتو------ .3کہنلائی ماں کوڑ کمایاں، پاپ کرے ماں پنہجو جنم وجایا ہتاں سنگ نہ ہلندی پائی وہنوار جا تو ۡذۡا ظریفَ------- ...4مادھو من جو موہو مٹالیے پریم پکو پربھوء ساں پاے۔ مونکھے کرنی امری سچائی وہنوار جاتو---- (ارتھ)- سوامی جی اس بھجن میں ماتا جی سے کہتے ہے کہ اس سنسار کے بیوہار کو راتری میں سوپن کے سمان مانتا ہوں، -یہ دنیا کے ناطے رشتہ جنہیں ہم اپنا سمجھ بیٹھے ہیں، سب جھوٹ ھے ہیں اور انت سمے میں ہمارے ساتھ نہی رہینگے۔ دنیاں کا سنگ جھوٹھا ہے اور کسی کے ساتھ سدا رہنے والا نہی ہے، ہم نے اسکے ساتھ جھوٹھی پریت لگا رکھی ہے۔ میں کس کے لیے جھوٹھ کماؤں اور پاپ کر کے جنم گواؤں۔ یہاں سے ایک پائی بھی ساتھ نہیں جائیگی۔ سوامی جی کہتے ہے کہ مجھے اپنے من سے موہ ہٹاکر پربھو سے پکا پریم کر اپنا جیون سپھل بنانا ہے۔ ماتا جی ویراگیہ سن کر بڑی چنتا میں پڑ گئی اور انہیں سمجھانے لگی کہ میرے پتر! ہر کاریہ کو کرنے کا سمے ہوتا ہے۔ یہ عمر تمہارے کھانے اور کھیلنے کی ہے۔ گرہستھ جیون کا پالن کرنے کے بعد ہی تمہیں یہ باتے سوچنی چاہیئے۔ بھجن تو تم بعد میں بھی کر سکتے ہو۔ ابھی تو تمہاری جوانی آرمبھ ہو رہی ہے۔ تم جوانی میں تو سنسار کے سکھ بھوگو بعد میں بھجن کرتے رہنا اور رام کو رجھانا۔ انہوں نے اتر دیا کہ بعد میں تو سب اندریاں شتھلر ہو جائینگی، شریر میں شکتی شین ہو جائیگی دھرم کرم کی بوجھ اور بدھی بھی جوانی میں مضبوط رہتی ہے۔ بھجن کرنا ہے تو جوانی میں کرنا ہے۔ بھجن (سور پھلو) بھجن آ کر نو، کر نو، جوبھن جوانیء میں ..4جوبھن میں جگدیش رچیو، پیدا کر نو سنسار جو علم پرائن، ہنرو پرائن اے کر نو کمو وہنوار جو دھرم کمائن کرم کمائن اے کر نو پریم پرچار جو گیان پائن، دھیان پائن اے پائن سچے کرتار جو چاڑھیء تے چڑھنوں چڑھنے، جوبھن جوانیء میں۔ جوبھن میں انسان جھلے، ترار جی تھو چوٹ کھے جوبھن میں انسان کاٹے، کرم جے تھو کوٹ کھے موت سا لڑنوں لڑنوں، جوبھن جوانیء میں۔ ۳۔ جوبھن میں ونو تھو جھلے، میوے گل اے پھل کھے جوبھن میں دریاہ دیں، لہرونو جی ت اچھل کھے جوبھن میں تھو شعر مارے، ہاتھینی جے پنی دل کھے جوبھن میں انسان جیتے، چنچل من جی کل کھے، جیئرے آ مرنیں مرنوں، جیبھن جوانیء میں۔ ...4جوبھن میں جگدیش جو ویہی کری وبچار توں۔ نابھیء خاں پنی نام جو کری، اوم ساں ت اچار توں جفا سا ہن جاتی جو کری کٹے دھرو دھار توں جو چونی پدو پراہوں، مادھو لہو سو یارو توں ساگر آ ترنو ترنوں، جوبھن جوانیء میں بھجن آ کرنوں کرنوں، جوبھن جوانیء میں۔ (ارتھ)- اس بھجن میں سوامی جی اپنی ماتا جی سے کہہ رہے ہے کہ یوون اوستھا میں ہی بھجن کرنا ہے۔ جگدیش نے اس سنسار کی رچنا کے لئے یوون اوستھا دی ہے اسی اوستھا میں ودیا گرہن کرنا، ہنر سیکھنا اور بیوہار کرنا ہے۔ دھرم کمانا، کرم کرنا اور پریم کا پرچار کرنا، گیان پراپت کرنا دھیان کرنا اور سچے کرتار کو پراپت کرنا ہے۔ چڑھائی پر اسی جوانی میں چڑھنا ہے۔ جوانی میں انسان پربت کو توڑ سکتا ہے۔ جوانی میں انسان تلوار کی چوٹ جھیلتا ہے۔ جوانی میں انسان کرم کے کوٹ کو کاٹ سکتا ہے۔ جوانی میں انسان موت سے بھی لڑ سکتا ہے۔ یوون اوستھا میں پیڑ پھل پھول اور میوہ دیتا ہے۔ یوون میں دریاہ لہریں اچھلتا ہے۔ یوون میں شعر ہتھیوں کے جھنڈ کو مارتا ہے۔ یوون میں انسان چنچل من کو جیتتا ہے۔ جیتے جی مرنا ہے یوون جوانی میں۔ یوون اوستھا میں بیٹھ کر جگدیش کا بچار کرو۔ نابھی سے نام کا ۳* سے اچار کرو۔ یکتی سے اس جان سے دھر کاٹ کر الگ کر۔ سوامی جی کہتے ہیں جسے پرم پد کہتے ہیں اس پریتم کو پراپت کر۔ ساگر تیر کر پار کرنا ہے جوانی میں، بھجن بھی کرنا ہے جوانی میں۔ ممتا کی مورتی کسی بھی طرح موہ ممتا کو چھپا نہی پاتی ہے۔ ماتا تو ہے ہی ممتا کا اوتار۔ سچ مچ پیار کا ساگر۔ بھگوان یدی ماتا کے ہردے کو اتنا ممتا سے بھرا ہوا اور اتی کومل نہی بناتے تو سنسار کا یہ ہرا بھرا باغیچہ نی:سندیہ اجڑ جاتا۔ ماتا نے بہت یتن کیے پرنتو سب ویرتھ گئے۔ سمسیا کا سمادھان نہی ملا۔ انکا اتنی الپایو میں اتنا گہرا ویراگیہ ماتا کے برداشت کرنے سے باہر تھا۔ ماتا کا من چرنت رہنے لگا۔ ماتا گربھوتی تھی اور گربھ پات ہو گیا اور ماتا اس سنسار سے وداع ہوکر پربھو چرنوں میں پیاری ہو گئی۔ اس درگھٹنا نے سوامی جی کے ہردے میں گہری چوٹ پہنچایی ۔ دل میں ویراگیہ کی چنگاری تو پہلے ہی سلگ چکی تھی اسے پرجولت ہونے کے لئے کیول گھی ڈالنے کی دیر تھی۔ ویراگیہ بڑھتا گیا۔ کوئی بھی بات اچھی نہی لگتی تھی۔ ماتا کا پیار ہی باہری سہارا تھا۔ اس سے ونچت ہو گئے۔ انکا من اچاٹ ہو گیا۔ انکی آتما اس سنسار کے جھوٹ ھے بندھن توڑنے کے لئے بیچین رہنے لگی۔ سوچا برہواں گوجر جائے تو ایکانت واس میں چلا جاؤں جہاں اپنے رام کو رجھانے کا یتن کریں۔ پرنتو انکے آگے اپنی چھوٹی بہن کے پالنے پوسنے کی سمسیا تھی۔ پتا جی کا سوبھاؤ سرل تھا۔ وویک بار بار کہہ رہا تھا کہ بہن کے پرتی کرتویہ کو پورن کرنا ہے۔

کچھ سمے ٹھہرنا ہی پڑے گا۔ پھر تو سیدھا نکل جاؤنگا ہری دوار کی اور اور جاکر گنگا پر آسنن جماؤنگا۔ سمے کی پرتیکشا کرتے ہوئے یہ بھجن کرتے تھے۔ بھجن مانت رہندسو گنگا کنارے .4گنگا کنارے دھیان لگائے، درد جو دلڑ میں دونہوں دکھائے مہبط وارو مچو مچائے، پہنچے من جوں واگو وارے گنگا کنارے ۂذّا ظریفَ----------- .2 پریم میں پربھو نیرو ٹمایاں، روئدے رات وہایاں شو شوچوندے شانتی پایاں، اکھنڈ نام اچارے | گنگا کنارے ۂذّا ظریفَ-------- .3گنگا کنارے لائے سمادھی، من جی میٹے سب اپادھی سب میں جانی ایش انادی، گیان جو دیپک وارے۔ گنگا کنارے ۂذّا ظریفَ-------- ...4مادھو گنگا مہر کرپالو، دانو اہو دے داتا دیالو انت سمے ملے جوتی اجالو، وجع بلہاری۔ گنگا کنارے ۂذّا ظریفَ-------- (ارتھ)- سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ میں گنگا کنارے رہونگا۔ وہاں پر دل میں درد کا دونہا سلگاؤنگا۔ محبت کی آگ پرجولت کرونگا اور اپنے من کی ورتی کو پھیر لونگا۔ پربھو کے پریم میں نیر بہاؤں، روتے روتے رات کاٹوں۔ شو شو کہتے شانتی پاؤے اور نام کا اکھنڈ اچارن کرتا رہوں۔ گنگا کنارے سمادھی لگا کر من کی ساری اپادھی مٹا کر سب میں انادی ایشور کو جان کر گیان کا دیپک جلاؤں۔ سوامی جی کہتے ہیں ہے کرپالو! میں تم سے دیا مانگتا ہوں۔ یہ دان دو داتا کہ انت سمے اس اننت جیوتی میں سما جاؤں۔ میں آپ پر بلہار ہو جاؤں۔ اس گھٹنا کو گھٹے ایک مہنا بھر مشکل سے بیتا ہوگا کہ بندھی گرام میں ستگرو سوامی ٹیؤنرام مہاراج ٹھنڈے آدم والے پریم پرکاش منڈل کے منڈلیشور اپنی منڈلی سہت پریمیوں کی پریرنا پر کیرتن کرنے پہنچ گئے۔ ستگرو سوامی ٹیکیرام مہاراج اس سمے بھمبھرنی کے گرام پدھارے ہوئے تھے۔ جہاں سے بھکت شری راجوراممی انہیں منڈلی سہت اپنے مندر میں لے آئے۔ بندھی گرام کے پریمیوں کو اسکا پتہ لگ گیا۔ چاچا شری سیؤمل جی کے ساتھ سوامی جی بھی وہاں پہنچ گئے۔ سنتوں کو جھک کر پرنام کیا۔ بس درشن کرتے ہی من آکوررشت ہو گیا۔ یہ موہنی صورت من میں اتر گئی۔ پھر اوپر سے ویراگیہ کا جو ستسنگ سنا تس پر ورتی ہی ستھر ہو گئی۔ سنتوں نے پہلے تو مہتو بتایا کلیگ میں رام نام کی مہمہ کا۔ سنت دارا اور لکشمی پاپی کو بھی ہوئی، سنت سماگم ہری کتھا، تلسی درلبھ ہوڑ۔ ست جگ میں تھیوں ودیوں کتھاؤں تریتا میں ودا یگی کتھاؤں دو اپر میں خوب یوگ کمایاؤں بانی کل جگ میں گدجی رام نام گا یوں اسکے اترکت دیہہ دھاری گرو کی آوشیکتا اور مہتو بتایا کہ نرگن تک پہں:چنے کے لیے سگن گرو کرنا آوشیک ہے۔ ایسے گیان گرو سے ہی پراپت کیا جا سکتا ہے۔ گرو بن ہوڑ نہ آتم گیان، گرو بن مٹےٗ نہ تن ابھمانا گرو بن ششئے بھرم نہ جاوے، گرو بن کینھو شانت نہ پاوے۔ کہنے کا ارتھ ہے کہ گرو کے بنا آتم گیان پراپت نہی ہو سکتا۔ آتم گیان کے بنا اناتم دیہہ کا ابھیمان اور بھرم دور نہیں ہوگا۔ سنشیہ دور نہیں ہوئے تو شانتی ملنا کٹھن ہے۔ کنتو ایسے شاسترانسار، بن گرو کی سہلیتا کے ایشوریہ مارگ پر چلتے چلتے انسان کو گرنے کا ڈر رہتا ہے۔ پرنتو گرو اپنے گیان دوارہ اپنے ششئے کو سنسار ساگر سے پار اتار لیتا ہے۔ ستگرو مہاراج جی نے گرو کی مہمہ کا یہ بھجن سنایا بھجن (سور کھمبھات) پورو گرو، پریم بھگتیء جو بھرے پیالوں پیارے تھو بھرم بھولا کٹھی بھانتیوں، سنسا سجھیئی نوارے تھو۔ .4وستر جیء دھوبی دھوئے، کرم شبھ پاپ کھے کھوئے پارسو تینئں ستگرو سینگارے تھو۔ ماتا جینئں بال کھے پارے، انگ جینئں کیٹ سدھارے، جواہری پرکھ دیکھارے، ارتھ تیئں گرو سیکھارے تھو۔ دوا جیئں درد ہٹائے، روی جیئں رین مٹائے تیئں گرو گیان رٹائے لیکھو جم جو میسارے تھو۔ کے ٹیؤں سے نکالی دین تھا بلو گنج گنشالی سچے گروء جی سندر چالی، مٹل دتر کھے جیارے تھو۔ پورو گرو پریم بھگتیء جو، بھرے پیاترو پیارے تھو۔ (ارتھ)- ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی نے اس بھجن میں کہا ہے کہ پورن گرو اپنے ششئے کو پریم بھگتی کا پیالرا بھر کر پلاتے ہے اور سب سندیہ و شنکا نکال کر سنشیہ دور کرتے ہے۔ جیسے دھوبی وستر کا میل نکال کر انہیں صاف کرتا ہے ویسے ہی ستگرو من کا میل نکال کر و پاپ کو دھوکر صاف کر لیتے ہے۔ وہ پارس کے سمان لوہے روپی ششئے کو سونا بنا کر اسے سجاتے ہے۔ جیسے ماتا اپنے بالک کا پوشن کرتی ہے۔ جیسے انگ کیٹ کو سدھارتا ہے۔ جوہری جیسے جواہر کو پرکھتا ہے ویسے ہی گرو ششئے کو ارتھ سکھاتا ہے۔ جس پرکار دوا درد کو دور کرتی ہے سوریہ راتری کے اندھکار کو دور کرتا ہے ویسے ہی گرو گیان رٹا کر یم کے حساب کو صاف کر دیتا ہے۔ ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کہتے ہے کہ گرو ترکالی اپنے ششئے کو صدگنوں کی اسیمت شکتی پردان کرتے ہے۔ سچے گرو کی چال سندر ہوتی ہے، وے مرت ہردے کو جیوت کر دیتے ہے۔ بھجن سنانے کے بعد گرو کی مہمہ اور مکتی کے مارگ میں گرو کی آوشیکتا کو سمجھانے کے لئے ستگرو سوامی ٹیؤرام جی مہاراج نے پریمیوں کو ایک پورانک کتھا سنائی۔ ارشٹانت:- سکھدیو رشی وید ویاس جی کا پتر تھا۔ چودہ کلا سمپورن تھا، اسے گربھ سے ہی گیان تھا۔ جنم نہیں لے رہا تھا کہتا تھا کہ اگر جنم لیا تو مایا بھلا دیگی۔ آخر اسکے لیے بھگوان نے پانچ پتر کے لیے مایا کی گتی بند کی کہ سکھدیو جنم لے لے۔ وہ ابھیاس کرتا تھا اور بڑی کمائی والا تھا۔ جنم لیتے ہی جنگل میں چلا گیا۔ ایک دن بچار آیا کہ جس کا روز دھیان کرتے

ہے اسکا درشن بھی کریں، سو اندر وشنپری میں چلے۔ سہستردل کمل تک ساری پر یا ختم ہو جاتی ہے۔ جب وشنپری میں گیا تو دھکے پڑے۔ جو دوارپال تھے، انہوں نے کہا کہ تو نگرا ہے، اسلیے وشنپری میں نہی آ سکتا۔ وشنو نے کہا کہ ہے سکھدیو! تو نگرا ہے۔ میرے دربار میں نگرے کے لئے جگہ نہی ہے۔ اگر تجھے مجھ سے ملنا ہے تو جاکر گرو دھارن کر۔ آخر سکھدیو ابھیاس سے اٹھ کر، واہر باپ کے پاس گیا۔ کہا کہ آج مجھ وشنپری میں دھکے ملے ہے۔ مجھ میں اہنکار تھا کہ میں رشی پتر ہوں، پرنتو مجھے دھکے ملرے۔ بولا کہ اب مجھے گرو کی ضرورت ہے۔ تب پتا نے کہا کہ اس سمے اگر کوئی یوگیہ گرو ہے تو وہ راجہ جنک ہے۔ یہ سن کر سکھدیو نے کہا، ''آپکی بڑھاپے میں بدھی اشٹ ہو گئی ہے۔ وہ راجہ، میں ہوں، رشی۔ وہ گرہستھی ہے، میں ہوں، تیاگی! میں اسکوں گرو کیسے بناؤں؟'' وید ویاس نے کہا کہ اسکے سمان اس سمے اور کوئی گرو نہیں ہے۔ باپ نے اسے ہر بار راجہ جنک کے پاس بھیجا، وہ جاتا اور ہر بار کوئی نہ کوئی بہانا لیکر راستے سے واپس آ جاتا۔ ایک بار وہاں پہنچا بھی۔ اب راجاؤں کے محل بھی ہوتے ہے، دربار بھی لگتا ہے۔ کہتا ہے، راجہ بڑا بھوگی ہے، تبھی تو میں اسکو گرو نہیں دھارن کرنا چاہتا۔ اب نعم تو یہ ہے کہ اگر ہم کمائی والے مہاتما کی نندا کرے تو کمائی گھٹاتی ہے۔ سکھدیو جیوں جیوں ابھاؤ لاتا رہا کمائی گھٹاتی گئی۔ اب چودہ کلا میں سے دو کلا ہی باقی رہ گئی۔ جب تیرہویں بار پتا نے اسے بھیجا تو نارد جی نے دیکھا کہ یہ بےوقوف تو لٹا جا رہا ہے۔ راستے میں ایک نالہ پڑتا تھا۔ ایک برہمن کا روپ دھارن کرکے اس میں مٹی پھینکنے لگ گیا۔ ادھر وہ مٹی کی ٹوکری پانی میں پھینک ادھر پانی بہا کر لے جائے۔ پھر مٹی کی ٹوکری بھرکر ڈالے، پھر پانی بہا کر لے جائے۔ سکھدیو نے دیکھا کہ بوڑھا آدمی ہے، پچھلی اوستھا ہے۔ بڑی مشکل میں مٹی کی ٹوکری بھر کر لاکر پھینکتا ہے، پانی بہا کر لے جاتا ہے۔ اس سے بولا، ''دیکھ بابا! میری بات سنو۔ پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں رکھو، پھر مٹی کے ڈھیلے رکھو اور پھر اوپر باریک مٹی ڈالو۔ باندھ لگ جائیگا۔ اگر اپنی مرجی کرتے رہے تو وکت برباد کروگے اور ساری عمر لگے رہے تو بھی باندھ نہی لگا سکے گا۔'' نارد جی نے کہا، ''میری تو آج کی محنت بیکار چلی گئی، لیکن میرے سے بھی بےوقوف وید ویاس کا پتر سکھدیو ہے، جسکی جنک پر ابھاؤ لانے کے کارن بارہ کلا بیکار چلی گئی، صرف دو ہی رہ گئی ہے۔'' جب سکھدیو نے سنا تو بیہوش ہوکر گر پڑا۔ نارد جی اپنا کام کرکے چل دیئے۔ جب سکھدیو کو ہوش آیا تو نہ وہاں کوئی بوڑھا تھا، نہ کوئی اور۔ چل تو پڑا لیکن من میں اہنکار تھا کہ میں وید ویاس کا پتر ہوں، ۔ شاید راجہ جنک مجھے لینے آئے، خیر راجہ کے دربار میں پہنچا، اتلا کروائی کہ وید ویاس کا پتر سکھدیو آیا ہے۔ راجہ نے حکم دیا کہ باہر کھڑا رہے۔ جہاں کھڑا کیا وہاں سئیس رہتے تھے۔ سارا کوڑا کر کٹ، گھوڑوں کی لید آدی وہیں پھینکتے تھے۔ لید میں دب گیا۔ کئی دن ہو گئے اس طرح کھڑے ہوئے۔ آخر جنک نے پوچھا کہ وید ویاس کا پتر آیا تھا۔ دربانوں نے اجر کی، حضور! وہ باہر کھڑا ہے۔ اب وہ نہ پیچھے جانے یوگیہ تھا نہ آگے آنے یوگیہ۔ راجہ نے حکم دیا کہ اسکو نہلاؤ، دھلاؤں اور پیش کرو۔ راجہ جنک نے یہ دیکھ کر کہ اسکو تیاگ کا اہنکار ہے اور مجھ کو بھوگی سمجھتا ہے، ایک نیا کوتک دکھایا۔ جب سکھدیکھ نہا دھوکر سامنے آیا، تب کیا دیکھتا ہے کہ راجہ بیٹھا ہے، اسکے ایک پیر کو تو عورتیں اپنے کومل ہاتھوں سے دبا رہی ہے، دوسری اور ایک آگ کا چولھا ہے اور دوسرا پیر اس میں جل رہا ہے۔ یہ دیکھ کر سوچتا ہے کہ اوہو! مجھ سے بڑی بھول ہو گئی کہ اسکو بھوگی راجہ کہتا تھا۔ یہ تو کوئی بڑا مہاتما ہے۔ اب راجہ نے دوسرا کوتک شروع کیا۔ ایک نوکر نے آکر ارج کی۔ ''ہجر! شہر کو آگ لگ گئی ہے۔' جنک بولا، 'ہری اچھا' ! پھر خبر ملی چھاؤنی جل گئی۔ پھر بولا، ''ہری اچھا!'' پھر خبر ملی کہ شہر کی تمام کچہریاں جل گئی ہے۔ کہتا ہے، ''ہری اچھا!'' پھر خبر ملی آپکے محلوں کو آگ لگ گئی ہے۔ سکھدیو من میں کہتا ہے، بڑا بےوقوف ہے۔ انتظام نہیں کرتا۔ اتنے میں آگ راجہ کے پاس آ گئی۔ یہ دیکھ کر سکھدیو نے اپنا جھولا ڈنڈا سنبھال اور بھاگنے کی تیاری کرنے لگا۔ راجہ جنک نے بانہہ پکڑ لی اور کہا، ''دیکھ میری ساری ساگری جل گئی،'' میں نے پرواہ نہی کی، لیکن تو جھولی ڈنڈا سنبھالنے لگ گیا ہے، جو آٹھ آنے کا یا روپیے کا ہوگا۔ تجھے اہنکار ہے رشی ہونے کا ؟ اب بتا تیاگی کون ہے ؟ رشی چپ چاپ سنتا رہا۔ آخر سمجھ گیا کہ میں تیاگی، نہیں، سچا تیاگی راجہ جنک ہے۔ ارج کی کی مجھے نام دو۔ راجہ نے کہا کہ تو نام کے یوگیہ نہیں ہے۔ سکھ دیو من میں سوچنے لگا کہ جسکو میں پنیہ سمجھتا تھا وہ سب پاپ نکلا۔ آخر راجہ جنک نے ایک کوتل اور دکھا کر نام دے دیا۔ جب سکھدیو گرو دھارن کرکے، اسکے آدیشانسار کمائی کرکے باپ کے پاس آیا، تو اسنے پوچھا، ''گرو کیسا ہے ؟'' سکھدیو چپ! آخر باپ نے کہا، ''کیا سوریہ جیسا ہے ؟'' سکھدیو بولا، ''سوریہ جیسی چمک والا ہے، لیکن سوریہ میں گرمی ہے، گرو میں گرمی نہیں۔'' پھر باپ نے پوچھا، ''کیا چندرما جیسا ہے'' بولا ''ہے تو چندرما جیسا شیتل، لیکن چندرما میں داغ ہے، گرو میں داغ نہیں۔'' باپ نے پوچھا ''پھر کس کے جیسا ہے ؟'' سکھدیو نے اتر دیا، ''گرو جیسا کوئی نہی۔ گرو جیسا صرف گرو ہی ہے۔''وید ویاس نے کہا، ''اب چاہے روز وشنو پوری جاؤ، کوئی نہیں روک سکتا۔''

ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج کا ستسنگ سن کر سوامی من ہی من کہنے لگے کہ کتنی مدھو بھرے امرت وچن ہیں۔ چت کو پاگل کر دیا ہے۔ یہ ستیہ ہے کہ پورن گیان تو گرو ہی دے سکتا ہے۔ نرگن تک پہنچنے کے لئے سگن کا سہارا لینا پرم آوشیک ہے۔ ایسے ہی تیاگی، ویراگی اور زانی سنتوں کے ہاتھ میں شریر روپی ناؤ کی ڈوری سرکشت رہ سکتی ہے۔ کسی پرکار کا خطرا نہی ہوگا۔ کیوں نہی ابھی جاکر انکے چرن پکڑ لن۸۔ پرنتو گرو کرپا پانے کے لیے سب سے پہلے گرو کی سیوا تو من، وچن اور کرم سے کرنی چاہیئے اور اپنے میں وہ پاترتا پیدا کرنی چاہیئے۔ شاید اب سویکار بھی نہی کرے کیونکہ ابھی اتنی یوگیتا نہی ہے۔ پہلے منجھے اپنے کو انکے یوگیہ بناؤں پھر اپنے کو تیار کر ان مہا پرشوں کو پللا پکڑونگا جنھوں نے اتنا اپنی اور آکرشت کیا ہے۔ کہنے لگے: دسی نین ٹھریا، درشن دردوندنی جا اتاہیں انبھڈ جا، وچن مند بھریا سامی لوک پرلوک جا، کارج سب سریا لکھے لوک تریا، سطح لگی تیجے۔ کوئی بات اچھی نہی لگ رہی تھی کیول انکے ستسنگ روپی امرت کو پی رہے تھے، جیسے کہ انکے مدھر وچنوں نے انکے پرانوں کو پر کر لیا تھا۔ صبح اٹھتے ہی بھجن گانے لگتے تھے۔ بھجن (راگ آسا) مونت پی تو پریم جو پانی موکھے کان ونے بی وانی .4پریم جوپیالرو آہے نرالو پین سندھت تھیو من متوالو منہجی لنو لنو میں تھی لانی، مونت پیتو-------- ...2نانشے میں آ خاص خماری پین ساں تھی دل ہبکاری مہجی سرتیوں ساہ سیبانی .3پریم پربھوء جو دل میں آیو، ہوشو اکلو جہں شانو گنوایو، مہنجی دلڑی تھی ت دیوانی مونت پیتو------ ...4مادھو من میں باقی اہائی، پتر پل میں آہے تاتی منہجی روئندے رات وہارنی مونت پیتو---- (ارتھ) - سوامی جی نے اس بھجن میں کہا ہے کہ مینے پرماتما کے پریم کا امرت پیا ہے اسلیے اسکے علاوہ اور کوئی بھی وانی اچھی نہیں لگتی ہے۔ پربھو پریم کاپیالہ بڑا نرالا ہے جسکے پینے سے من متوالا ہو گیا ہے۔ میرے روم روم میں پربھو سما گئے ہیں۔ نام کے نشہ میں ایک عجیب خماری ہے۔ پیتے ہی دل میں ایک خوشبو پھیل گئی۔ پربھو پریم میرے شو اس میں سما گئی ہے۔ جیسے ہی میرے دل میں پربھو کاپیارپیدا ہوا میرا ہوش اور عقل چلی گئی، میرا دل دیوانہ ہو گیا ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ میرے من میں کیول یہی بات ہے ہر پتر میں انکی یاد ہے۔ میں نے انکے وئوگ میں روکر رات کاٹی ہے۔ ستگرو مہاراج جی نے منڈلی سہت دس بارہ دن بندھ گاؤں میں رہ کر ویدانت و ستکرم کا پرچار کیا اور دشٹانت دیکر پریمیوں کو مکتی کی راہ بتائی۔ پرنتو سوامی جی کے سنتوں کے امرت وچنوں نے اتنا تو موہ لیا کہ صبح ہوتے ہی سب سے پہلے اس امرت کو پینے کے لئے شری راچورام جی کے مندر میں پہنچ جاتے، جہاں سیوا بھی کرتے تھے اور بڑے چاؤ سے سنتوں کے وچن بھی سنتے تھے۔ انتم دن ستگرو مہاراج جی نے جو ستسنگ کیا اس نے تو سوامی جی کی ورتی کو اور ادھک ویراگیہ بنا لیا۔ اس دن موج میں آکر ستگرو مہاراج کہنے لگے کہ منشیہ جنم لیکر جس نے پربھو کا درشن نہیں کیا ہے اسنے اتنا دوش کیا ہے کہ جیسا ایک خونی خون کرکے کرتا ہے ارتھات وہ پھانسی کے یوگیہ ہے۔ یہاں ایک درشٹانت دیا۔ اشٹانت: ایک کروڑپتی سیٹھ تھا جسے ایک ہی سپتر تھا جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اسنے سوچا کہ کچھ دھن چھپا کر رکھوں۔ تاکہ سنکٹ کے سمے میں کام آسکے۔ یہ بچار کر وے ایک لاکھ کا ہیرا خرید کر لائے۔ ہیرا سونے کی ڈبیہ میں بند کیا اور ڈبیہ چاندی کی چری میں ڈال دی اور اس چری کو اپنے مکان کے پورو دشا والے کونے میں ڈھائی فٹ گہرا گرڈا کھود کر گاڑ دیا۔ یہ بات اسنے اپنے لڑکے کو نہی بتائی، پرنتو ایک بہی میں لکھ دی کہ "بیٹا جب تمہیں دھن کی آوشیکتا پڑے تب مکان کے پورو دشا والے کونے میں ڈھائی فٹ گہرا گرڈھا کھودنے پر چاندی کی چری ملے گی اس میں ایک سونے کی ڈبیہ ہے اس ڈبیہ میں لاکھ کا ہیرا پڑا ہے۔ ہیرا بیچ کر اپنا کاروبار کرنا اور بیوہار کرنا۔" بیس پچیس ورش بعد سیٹھ کا دیہانت ہو گیا۔ لکشمی جی بھی اب پیچھے لوٹنے لگی۔ چار پانچ ورشوں میں سیٹھ کے لڑکے کا یہ حال ہوا کہ دن کو کھائے تو راتری کو بھوجن نہی مترے۔ کر جا لیکر کوئی بیوپار کرتا تو اس میں گھاٹا پڑ جاتا۔ اس پرکار دس بیس ہزار روپیے کر جا چڑھ گیا۔ آخر ایسا حال ہوا کہ اسے مزدوری کرنی پڑی۔ بیچارے کو پوری مزدوری بھی نہی ملتی تھی جو پوراپیٹ بھر سکیں۔ لینداروں کی لائین لگ گئی۔ وہ بہت دکھی ہوا۔ ایک بچار اسکے من میں آیا کہ میرے پتاجی کروڑپتی تھے۔ بہی کھاتا کھول کر دیکھں: کہیں کسی کے پاس رقم رہی ہوئی تو نہی ہے۔ وہیں لیکر کچھ کام چلاؤں۔ سو بیٹھا بہیاں کھول کر دیکھنے۔ اسنے سچ مچ دیکھا کہ ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا کہے پتر یدی تیرے کو دھن کی آوشیکتا پڑے تو اپنے مکان کے پورو دشا والے کونے میں ڈھائی فٹ زمین کھودنے پر تمہیں ایک چاندی کی چری ملے گی، چری میں ایک سونے کی ڈبیہ ہے جسمیں ایک لاکھ کا ہیرا پڑا ہے۔ تم اسے لیکر اپنا کاروبار کرنا۔ یہ پڑھنے سے جیسے کسی مرت شریر میں پران آ گئے ہو یا کسی کا کھویا ہوا پتر ورشو کے وچھوہ کے بعد مترا ہو اور اسکے ہرش کی سیما نہ رہی ہو۔ ترنت مکان کے کونے کو کھود کر چاندی کی چری میں سے سونے کی ڈبیہ نکال کر کھول کر دیکھا تو واستو میں اس میں ہیرا پڑا تھا۔ سو ہیرا لاکر ماتاجی کو دکھاکر ساری حقیقت بتائی اور کہا کہ ماتاجی اس نگر میں ایسا

کوئی ساہوکار ہی نہی ہے جو اس ہیرے کا مول کر سکے اسلیے بتائیے کہ کیا کرنا چاہیئے؟ ماتاجی نے خوش ہوکر کہا کہ بیٹے یہاں سے بیس پچیس کوس دور ایک ریاست کا راجہ ہے جو تمہارے پتا کا گھنشٹھ متر ہے۔ یہ ہیرا لیکر تم اسکے پاس جاؤ اور اسکا مول لیکر آؤ۔ وہ تمہیں اوشیہ اسکے پیسے دیگا۔ لڑکا ہیرا لیکر راجہ کے محل میں پہنچا۔ دیکھا کہ وہ راج سبھا لگی ہوئی ہے۔ ایک کونے میں بیٹھ کر پرتیکشا کرنے لگا۔ گھنٹے بھر بعد سبھا سماپت ہوئی۔ راجہ نے منتری سے پوچھا یہ کون بیٹھا ہے؟ اس پر لڑکا پرنام کر بولا کہ میرے پتاجی آپکے متر تھے۔ پتاجی کے سورگ واس کے پشچات یہ ایک لاکھ والا ہیرا میرے ہاتھ لگا ہے سو لیکر آپکے پاس بیچنے آیا ہوں، ۔ یہ کہ کر ہیرا راجہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ راجہ نے منتری کو آگیا دی کہ اس نگر کا جو سب سے بڑا جوہری ہے اسے بلاکر اس ہیرے کا مول پچھوایا جائے تاکہ ہم اس لڑکے کو پیسے دے سکیں۔ منتری نے جوہری سے جاکر کہا کہ راجہ کا ایک آوشیک کاریہ ہے سو آپ چلو۔ جوہری نے کہا کہ اس سمے میرے یہاں کچھ مہتوپورن اتتھی آئے ہوئے ہیں میں اسکی ووستھا میں لگا ہوا ہوں، سو آپ مجھے یہی پر بتا دو کہ کون سا آوشیک کاریہ ہے۔ منتری نے کہا کہ ایک سیٹھ کا لڑکا ایک ہیرا بیچنے کے ترلیے لایہ ہے جس کا مول آپ سے کروانا ہے۔ جوہری نے کہا منتری جی! ہیرا تو آپنے بھی دیکھا ہوگا سو اسکے سب چنھ اور رنگ روپ بتاو۔ منتری نے ہیرے کے بارے میں سب کچھ بتایا۔ جوہری نے کہا منتری جی! وہ ہیرا نوے ہزار کا ہے، آپ لے سکتے ہے۔ اس مولیہ سے نہ آپ کو ہانی ہے اور اسکو ہانی ہے۔ منتری نے ساری بات راجہ سے کہی۔ راجہ نے کہا کہ اپنے ہاتھ میں ہیرا ہے تو بھی ہمیں پتہ نہی لگتا پرنتو جوہری نے تو ہیرا دیکھا بھی نہی ہے، پھر گھر بیٹھے ہیرے کی پرکھ کر اسکا مولیہ بتا دیا؟ اسلئے پھر جاکر اسے بلا لاؤ۔ منتری جوہری کو لے آیا۔ جوہری راجہ کو پرنام کر بولا ہے پرتھوی ناتھ! اس ہیرے کا مولیہ میں نے آنک کر آپکے پاس بھیجا تھا یہ ہیرا نوے ہزار کا ہے ایک پائی بھی اس سے ادھک نہی۔ اس پر راجہ نے جوہری کو ہیرا دیتے ہوئے کہا کہ میرا متر ستیوادی تھا۔ ایک لاکھ روپیہ ہیرے کا مولیہ لکھ کر رکھ گیا ہے۔ سو نوے ہزار کیسے آنکتے ہو؟ پھر سے اچھی طرح سے جانچ کر دیکھو۔ جوہری نے ہیرا دیکھ کر پھر سے کہا کہ حضور! یہ ہیرا نوے ہزار سے ایک پائی بھی زیادہ کا نہیں ہے۔ آپ کو ہیرے کی پرکھ کرنی ہو تو آپ ایک چاندی کی تھالی اور دس لکڑیاں منگواؤ۔ راجہ نے ترنت ایک چاندی کی تھالی اور دس لکڑیاں جوہری کو منگوا کر دی۔ جوہری نے ہیرا چاندی کی تھالی میں رکھ کر اس کے چاروں اور لکڑیاں رکھی۔ لکڑیوں کی پرچھائی جاکر ہیرے پر پڑی۔ اسکے بعد راجہ سے کہا کہ حضور! اب آپ دیکھیے کہ لکڑیوں کی پرچھائی ایک جیسی ہے یا کم زیادہ ہے۔ راجہ نے دیکھ کر کہا کہ لالی تو ایک جیسی نظر آتی ہے۔ جوہری نے کہا کہ ایک بار پھر جانچ کر دیکھیے۔ راجہ نے پھر سے جانچا۔ جانچ کر دیکھنے کے پشچات کہنے لگا کہ اس طرف سے ہیرے میں ایک لکڑی کی دمک کچھ کم دیکھنے میں آ رہی ہے۔ جوہری کہنے لگا ہیرا برابر ایک لاکھ کا تھا، کنتو پچیس، تیس سال زمین میں دبے رہنے کے کارن تھوڑا پانی اتر گیا ہے۔ اسی کارن اسکا مول دس ہزار روپیہ کم کیا ہے۔ اتنا سن کر راجہ بہت خوش ہوا۔ جوہری کے گلے میں مالا ڈال کر کہنے لگا کہ ہے جوہری! تیری بدھی دھنیہ ہے جو پرکھ سہی کی ہے۔ میں تم پر بہت پرسنہ ہوا ہوں، | تمسے منہ مانگا انعام دینا چاہتا ہوں، ۔ جو مانگوں سو دوں ۔ جوہری نے کہا مجھے اور کچھ بھی نہی چاہیئے کیول آپ کا آشیرواد چاہیئے۔ راجہ نے پھر کہا کہ جوہری! کچھ مانگو۔ پرنتو جوہری نے پھر بھی انکار کیا۔ اس پر راجہ نے منتری سے پوچھا کہ تم بتاؤں کہ کون سا انعام دیا جائے۔ منتری ست سنگی اور گیانوان تھا۔ اسنے کہا کہ ہے مہاراج! میں جو کہوں وہ آپ نہیں دے تو؟ آپ مالک ہیں آپ جو چاہے دیجیے۔ اس پر راجہ نے کہا کہ میرا یہ وچن ہے کہ تم یدی کہونگے کہ اسے سارا راجیہ دے دو تو میں اپنا سارا راجیہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں، | تم سنکوچ مت کرو، جو کہو سو دیویں۔ منتری نے کہا اچھی بات ہے تو پھر جلدی سے اسے پھانسی دے دی جائے۔ یہ سن کر راجہ کہنے لگا کہ آج تم نے بھانگ یا شراب تو نہی پی ہے؟ دماغ تو ٹھکانے ہے؟ تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ جوہری تو بڑے انعام کے یوگیہ ہے۔ اسکو پھانسی کیوں دی جائے؟ اس بیچارے نے کونسا گناہ کیا ہے؟ منتری نے کہا کہ جوہری سمجھ پھانسی کے لائق ہے۔ پرماتما نے اسے ایسی تیز بدھی پتھروں کو پرکھنے کے لئے نہیں دی ہے۔ یہ بدھی اسے پرماتما نے آتما روپی ہیرے کو پرکھنے کے لیا دی ہے۔ دکھ کی بات ہے کہ جوہری نے آتما روپی ہیرے کی پرکھ ہی نہیں کی ہے۔ اسلیے یہ پھانسی کے لائق ہے۔ راجہ چپ ہو گیا۔ جوہری کو یہ سنتے ہی ویراگیہ ہو گیا اور منتری کے پیر پکڑ کر کہنے لگا کہ آپ میرے گرو ہے۔ میں واستو میں پھانسی کے لائق ہوں، ۔ اب میں ان پتھروں کو چھوڑکر اپنے آتما روپی ہیرے کو پہچاننے کا یتن کرونگا۔ اب کرپا کر اس آتما روپی ہیرے کو پہچاننے کا راستا بتائیے۔ آج کے بعد جوہری نے منتری کے پرامرش پر سنتوں سے نام لیکر اترا کھنڈ کے لئے پرستھان کیا۔ راجہ نے لڑکے کو نوے ہزار دیکر روانا کیا۔ یہ درشٹانت بتاکر ستگرو مہاراج جی کہنے لگے کہ پرماتما نے اس منشیہ کو سبھی جیووں

سے زیادہ اتم بدھی آتما روپی ہیرے کو پرکھنے کے لئے ہی ہے۔ سو جس نے اس مانش دیہہ میں پرماتما کا درشن نہیں کیا ہے وہ پھانسی کے لائق ہے۔ جنکو منشیہ جنم پاکر گرو مل گیا انکا جنم سپھل ہو گیا لیکن افسوس ہے ان پر جن کی ساری عمر گوجر گئی دنیا کے کام کرتے ہوئے، لیکن اب تک راستا نہیں مترا۔ بس ایسے ہی درشٹانت سنتے ہی سوامی جی جیسے سمادھی میں سما جاتے تھے اور پرماتما روپی ہیرے کو ڈھونڈھنے کے لئے دل دیوانی ہو گئی۔ آتما کا درشن کر اسے پرماتما سے ملانے کا پروشارتھ چل رہا تھا۔ سانیکال ستسنگ اور دن میں ایکانت میں رہنا۔ بالکل چپ چاپ رہتے تھے۔ مکھ سے کبھی کبھی یہ اکشر نکلتے تھے۔ چپ کر چھم چوری، بوٹی اکھیوں ڈھکی کن پانی پی م پیٹ بھری رہو ادھورو انو تھوء جا مورت من تنھجو مشاہدو مارنی۔ (ارتھ)- چپ رہو ہوٹ مت ہلاؤ، آنکھے بند کرو، کان کو ڈھک دو۔ پانی پی کر پیٹ مت بھرو اور ادھورا ان کھاؤ تاکہ جو تصویر تیرے من میں ہے تم اسکے درشن کر سکو۔ صبح اٹھ کر بھجن بھی ویسے ہی گاتے تھے جن میں کیول مالک سے ملنے کی بات ہوتی تھی۔ سیپ کے سمان انہوں نے اس سواتی بوند کا آنند پراپت کیا تھا۔ اب یہ سنسار انہیں کھارے ساگر کے سمان لگنے لگا تھا۔ جیسے سیپ وشال ساگر میں رہتے ہوئے بھی منہ بہار نکال کر برسات کی اس میٹھی بوند کو ترستی ہے، اسی پرکار سوامی جی کے من میں پرماتما کو پانے کے لیے ایک پیاس پیدا ہو گئی تھی جس کارن کھانا، پینا اور نیند آدی سب چھوٹ گئے تھے۔ بھجن اتھی ساجھری کری ت سجاگو، چھدے ننڈ کر یاد دھنی۔ مانی محبت بارے بھاگ کھے۔--- .4توتہیں وجایو گھمندے، یہ جو پان کیڑ، کوڑو مانو کیڑ لائی موہ مایا جے داغ کھے۔ ...2ہیء امری وجے تھی ہلندی، تکھی نہر نندیج جیئں وہ ندی دھیان دھاری سگھو، ہلو پاری سگھو لنگھے چھوہ چھولیئی جے چھاگ کھے۔ .3دسو پہر گھڑی، ہیء پترک ویئی، لدے لاک مجھاں ہیء خلق ویئی تہنجی اجس سجھانے تھیندی جانو بجانی کیئں جھاگیندے ہن جھاگ کھے۔ ...4ہیء مادھو ننڈ نبھاگی جپی نام گروء جو جاگی اودیا موہ واری کئی ترت جاری واری وارث دے توں واگ کھے ارتھ پربھات کے سمے تم اٹھ کر سجاگ ہو جاؤ، نیند کو تیاگ کر تم پرماتما کو یاد کر پریم کی منزل کا آنند اٹھاؤ۔ تم نے گھومتے ہوئے دن اور سوتے ہوئے رات گنوائی۔ جھوٹ ھے مان ابھیمان میں تم نے، موہ مایا کا اپنے اوپر داغ لگا لیا ہے۔ یہ عمر تیز بہنے والی ندی کے سمان ڈھلتی جا رہی ہے۔ اسلریے شیگھر دھیان دو اور اس سنسار کی تیز لہریں پار کر اس پار چل۔ دیکھو! گھڑی اور پتر بن کر سمے بیتتا جا رہا ہے اور اس جہان میں سے لوک پترایَن کرتے جا رہے ہے۔ تیری آج اور کل بھی جلدی سماپت ہو جائیگی پھر تم اس وشال ساگر کو کیسے پار کروگے ؟ سوامی جی کہتے ہے کہ یہ نیند ابھاگی ہے اسلیے تم جاگ کر گرو کا نام یاد کرو۔ موہ اور اودیا کے جال کو ہٹاکر تم اپنی منزل کی اور چلنے کی تیاری کرو۔ بس دن رات چنتا لگی ہوئی تھی اپنے آپ کو لائق بنانے کی، گرو کرنے کی اور نام لینے کی۔ یہ آتما جنم جنماتر سے ایشور کے درشن کی پیاسی ہے۔ اسے پانے کے لئے سیکڑوں شرن۔گار کرنے پڑینگے جس سے کہ پرماتما پرسننہ ہوکر ہم پر کرپا درشٹی ڈالے۔ پرنتو اس درغم راہ پر چلنے کے لئے مارگ درشک کی آوشیکتا ہے۔ کامل گرو کو آوشیکتا ہے، گرو کی آوشیکتا ہے، گرو بن گت نہی۔ اس سنسار روپی ساگر کو پار کرنے کے لئے نام روپی ناؤ کی آوشیکتا ہے جو ہمیں کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار روپی مگروں سے بچا کر پربھو کے پاس پہنن:چاہیگی۔ اب پربھو کی اور ایک قدم آگے چلنے لگے۔ سب سے پہلے شری دیویداس سے ہارمونیم سیکھنے لگے۔ شری دیویداس بھکت راچورام جی کے مندر میں روز آکر بھجن گاتے تھے اور انکے ہی گاؤں کے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد انکی مترتا سنت مرلی دھر سے ہوئی۔ سنت مرلی دھر جی ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج کے ہی ششئے تھے اور کھاہی گاؤں کے نواسی تھے۔ وے بڑے پریم سے آکر شری راچورامجی کے مندر میں بھجن بھاؤ کرتے تھے۔ سنت مرلی دھر جی ہارمونیم بجانے میں بڑے نپن تھے اور سوامی سے سنیہہ ہونے کے کارن بڑے چاؤ سے انہیں ہارمونیم سکھانے لگے۔ سوامی جی کے دل میں لگن تھی سو تھوڑے ہی دنوں میں سیکھ گئے۔ بس باجے سیکھنے کی دیر تھی، صبح شام نعم سے اپنے چاچا جی شری گنگا رام جی نے انکا خوب ساتھ دیا۔ پرچھائی کی بھانتی انکے پیچھے چلتے رہے۔ یہ جوڑی تو کرشن سدھامے کا اداہرن بن گئی۔ ایک دوسرے کی پریرنا سے خوب ادھیاتمک راہ پر چلے۔ انہیں کہتے تھے چاچا جی آپ طبلہ اٹھاؤ تو ملکر بھجن گالیے اور پھر بھجن گانا شروع کر دیتے۔ بھجن (سور بھیروی) کیاں سک سا شیوہ مندر میں ٹھاکر جی رکھی سک سچی ماں، اندر میں ٹھاکر جی۔ ...4بہارے ویدیء تے، سینگارے سندل تے اتر جے پانء ساں، اندر میں ٹھاکر جے۔ ...2گلنئیں پھلنی ساں، منینی ایں موتینی ما چندن جے تلک ساں، مندر میں ٹھاکر جے۔ .3مکھنئیں ملائی، پوریوں پیڑا ٹھاہے مسریء میونی ساں، مندر میں ٹھاکر جے۔ ...4پساں شاتر مادھو، مندر میں ہرء کھے سچی پوجا پلنی، پلنی، مندر میں ٹھاکر جے۔ (ارتھ)- میں مندر میں آکر سنیہہ سے ٹھاکر جی کی سیوا کرو۔ میں اپنی انتر آتما میں ٹھاکر جی کا پریم رکھ کر انکی سیوا کروں۔ سب سے پہلے میں اپنے ٹھاکر جی کو پوجا کی ویدی پر بٹھاکر انکو عطر کے

جل سے نہ لاکر شرندھگار کر انہیں سجاؤنگا۔ ان پر پھل پھول چڑھا کر اور موتیوں و جواہراتوں سے انکا شرن،گار کر انکو چندن کا تلک لگاؤنگا۔ اسکے بعد مکھن اور ملائی لیکر، پوری و پیڑے، بناکر، مشری اور میوے سے انکو بھوگ لگاؤنگا۔ سوامی جی کہتے ہے کہ ٹھاکر جی کی سچے من سے ہر پل پوجا کر انکا درشن من مندر میں کروں۔ یہی میری ابھلاشا ہے۔ اس پرکار صبح شام باجے کا ابھیاس بھی کرتے تھے اور بھجن بھی گاتے تھے۔ بھجن بنانے کی دین تو انکو جیسے جنم سے ہی تھی۔ بھگوان کے بھکتوں کو کیول پروشارتھ کرنے کی دیر ہے۔ انکے اوپر پربھو کرپا کا ہاتھ تو سدیو رہتا ہے۔ اس کارن انکو کوئی بھے نہی۔ انکے اوپر جلدی ماں سرسوتی کی کرپا ہو گئی جو کنٹھ میں مدھرتا آ گئی۔ پھر ساز تو سنگیت کی شوبھا بڑھاتا ہے۔ انکا من تو پہلے ہی پرماتما کے چرنوں میں لگا ہوا تھا سو اس ودیا نے تو انکے من میں موج مچا دی۔ اب انکے پاس ایک ہی کاریہ تھا سنت مرلی دھر کے پاس باجے کا ابھیاس کرنا، گانا اور پربھو کو منانا۔ کیونکہ بھکت کے من میں تو کیول ایک ہی ابھلراشا ہوتی ہے کہ جو گپت ہے اسے پرکٹ کروں۔ اسکو کوئی اور چاہ نہی ہوتی ہے سوائے اسکے کہ کسی بھی پرکار اپنے پریتم پرماتما کو کسی پرکار راجی کر لں(۔ پھر اسکا ہردے ہی مندر بن جاتا ہے اور بھکت کرتا ہے پرارتھنا۔ اندر بھی پرارتھنا اور باہر بھی پرارتھنا۔ پرارتھنا دوارہ ہی وہ پراپت کرنا چاہتا ہے اس ستیہ کو۔ باقی جگت کے پدارتھ اسے نقلی نظر آتے ہیں۔ نقلی پدارتھ اسکے من میں پیڑا پیدا کرتے ہیں۔ بھکت کی یاترا وره سے ہی آرمبھ ہوتی ہے۔ صوفی سنت دریاہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ یہی وہ پیڑا ہے جو اسکو پرماتما تک پہنچاتی ہے۔ درشن کی دھن اسکے اندر سے بجنے لگتی ہے یہ سنسار انہیں بیجان بت کے سمان لگنے لگتا ہے۔ سنسار کی کوئی بھی وستو انکو بہلا نہیں سکتی۔ انکی لگن لگی ہوئی تھی کیول گرو دوارہ نراکار تک پہنچنے کی۔ اسلیے پکار ایک پل کے لئے بھی دھیمی نہی پڑی۔ انکے وره میں گاتے رہتے تھے-: بھجن شیام منھجے من اندر، اکھینی دوارہ آؤ توں آ اکھنیو تھنجے اچن لائی، دیوتا دروازوں آہ دیر نہ کری، سیگھو اچی واری سناؤ واؤتون------------ ...2دل میں تھنجے رہن سن دو، آد خاں ستھان آہ پریت ساں اچو پیرا بھرے، پریتم رکھائی نانؤ توں ◌ٙذ◌ٙا ظریفَ--------- ...3کھلائے سٹھا کرم چڑا ایں جو کیمی پوجا تھنجی سانورا سعدی سودی مہمانی منھجی کھاؤ تون----- ...4 مادھو منھجی منتھ ہی، ایں اتھئی ارداس بھی منھجے منداپو نہ دسی، داتار وراٸ داؤ توں۔ (ارتھ)- سوامی جی کہتے ہے کہ میرے شیاما۔ آنکھوں کے دوارہ میرے من کے اندر آؤ۔ ہے پرماتما یہ آنکھیں آپکے آگمن کا دوار ہے۔ آپ شیگھر پدھارو دیر نہیں کرو یہ کرپا آپ اوشیہ کرو۔ آدی سمے سے آپ کے رہنے کا ستھان یہ ہردے ہے۔ میرے پریم کے خاطر آپ میرے پاس اوشیہ پدھارے کیونکہ اس پریم کے خاطر ہی آپ کا نام پریتم رکھا گیا ہے۔ ہے پرماتما! میرے بچار شدھ ہے اور میرے کرم شبھ ہے اور مینے آپ کی پوجا بڑی شردھا سے کی ہے اسلیے ہے سانورے! میرا یہ ساد گیپورن آتتھیہ سویکار کرو۔ سوامی جی کہتے ہے کہ میری یہ ونیہ ہے یہ ارداس ہے کہ میرے برائیوں کو نہ دیکھ کر میرے اوپر اپنی کرپا کی درشٹی رکھو۔ پرماتما کو آٹھوں پہر یہ پرارتھنا کرتے رہتے تھے کہ ہے بھگوان! آپ میرے اوپر یہ کرپا کرنا کہ میں ایک پل بھی آپ کے نام سے دور نہی رہوں، ۔ انکے ہردے میں وره کی چنگاری سلگ چکی تھی۔ ''وره جگاوے درد کو، درد جگاوے جیو جیو جگاوے صورت کو پنچ پکارے پیو،'' سادھک جیسے جیسے اس پرماتما کی اور قدم بڑھاتا ہے ویسے ویسے وہ اسکو اپنے نکٹ پاتا ہے۔ پرماتما نے تو اپنے مکھ سے کہا ہے-: تم آؤ ایک پگ تو میں پگ آؤں ساٹھ، تم لکڑی کاٹھ کی تو میں لوہے کی لاٹھ۔ اس پرکار ہارمونیم کی شکشا کے ساتھ ساتھ سوامجی جی ایک ایک قدم پریتم پرماتما کے نکٹ جا رہے تھے۔ ابھی باجے کی شکشا پوری ہی کی تھی کہ ایک دن بندھ گاؤں میں رشکیش کے دو سنتوں کا پداپرن ہوا۔ وے سنت بھکت راچورام جی کے مندر میں آکر ٹھہرے،۔ وہاں پر سوامی جی کی ان سنتوں سے بھینٹ ہوئی ۔ان سنتوں کو اس آدھیاتمک راہ کا ماگدرشن سمجھ کر اپنے گھر لے آئے اور انکی شردھا سے خوب سیوا کی۔ سوامی جی میں پاترتا دیکھ کر ان سنتوں نے انہیں یوگ سادھنا کی شکشا دی۔ انہیں ہون، یگی، ورت اور نعم آدی کا مہتو بتایا۔ سوامی جی یہ سب بڑی لگن سے کرنے لگے۔ انکی اتنی روچی دیکھ کر انکو کہا کہ ہم وہاں سے کچھ پستکیں بھیجینگے جن کے پڑھنے سے تتھا انکے دوارہ یوگ سادھنا کر سکتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے پشچات ان سنتوں دوارہ بھیجی گئی پستکیں انہیں پراپت ہو گئی۔ اب انکا سمپورن دھیان ان پستکوں کو پڑھنے میں لگ گیا۔ پڑھ پڑھ کر گھر میں ہی ہون، یگی کرنے لگے اور اسکے ساتھ ساتھ ورت بھی رکھنے لگے۔ ایکادشی، ستیہ نارائن، گیاروے اکیسویں اور چالیسے کے ورت بھی رکھے۔ جب چالیسے کا ورت رکھا تب انکی حالت بہت نازک ہو گئی۔ گھروالوں نے انہیں سمجھایا کنتو وے اپنی پرتگیا پر بالکل اڈگ رہے۔ آخر جب حالت بالکل کمزور ہو گئی تب گھر والے یہ سوچ کر بھکت راچورام جی کو لیکر آئے کہ انکا بھکت راچورام جی میں وشواس ہے شاید انکا کہا مان کر ورت کھول دے۔ بھکت جی آئے اور انکا یہ حال دیکر سمجھانے لگے کہ ورت اپنے سامرتھیہ کے انوسار رکھنا چاہیئے۔ سوامی جی نے انکو کہا کہ ورت رکھنے

سے انکی آتما کو بل ملر رہا ہے۔ جیسے جیسے شریر نربل ہو رہا ہے ویسے ویسے آتما کا بل بڑھ رہا ہے۔ انکو کسی پرکار کا کشٹ نہی ہو رہا ہے۔ الٹا انکو آنند کی پراپتی ہو رہی ہے۔ کہنے لگے کہ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے تپسیا تو کرنی پڑیگی اور شریر کا کشٹ تو دینا پڑے گا۔ انکا اس پرکار اڑھ نشچیہ اور آتم وشواس دیکھ کر بھکت راجورام جی نے انہیں سپھلنتا پوروک نو دھن ورت پورن کرنے کا آشیرواد دی اور پرتیدن سلہنکال نعم سے انہیں دیکھ کر دوا دینے ترگے۔ جیسے جیسے سمے گزرتا گیا سوامی جی کا شریر دبلا ہوتا گیا پرنتو انکے چہرے کا تیز بڑھتا گیا۔ گاؤں کے شردھالو جن انکے درشن کے لئے امڑ پڑے۔ اب وہاں نعم سے کیرتن اور بھجن ہونے لگا۔ گھر کا واتاورن بھکتی کے سگندھ سے مہک گیا۔ بھکت راجورام جی نے بڑی دھوم دھام سے انکا چالیسے کا ورت ہون اور یگی دوارہ کھلوایا۔ ورت کے ساتھ ساتھ سوامی جی دھیان و سادھنا بھی کرنے لگے۔ دھیان کرنے کے لئے انکو ایکانت کی آوشیکتا پرتیت ہونے لگی سو گھر میں ایک چھ: فٹ گہرا گڈا کھودا۔ اس گڈّے میں چھپ کر دھیان کرتے تھے اور گھنٹوں اس پرکار دھیان میں رہنے لگے۔ ادھکتر وے راتری کو ہی دھیان میں بیٹھتے تھے، کیونکہ انکی یہ دھارنا تھی کہ جب دنیا سوتی ہے تب پرماتما جاگتے ہے اور یہ سمے اپنے پریتم کو منانے کے لئے اتی اتم ہے۔ راتری میں جب وے گڈّے میں دھیان کے لئے اترتے تھے تب چاچا جی شری گنگاراج جی کو کہ کر جاتے کہ دھیان رکھے کہیں کوئی جانور اس گڑڈے میں نہیں اتر آئے۔ اس پرکار سادھنا کرکے اپنے آپ کو پکا کر رہے تھے۔ صبح ہوتے ہی گڈّے سے باہر نکل شری راجورام جی کے مندر میں جاکر یوگ ابھیاس کرتے تھے۔ ابھیاس کرتے کرتے ان پر پر یوگ بھی کرتے تھے۔ اور انکے پورنتا کا پریکٹس بھی کرتے تھے۔ اس پرکار دن پرتی دن دنیا سے ویراگیہ لیتے چلے گئے۔ پرنتو انکے پریوار والوں کو یہ سب باتیں پسند نہی تھی۔ انکے دل میں ایک بھے بیٹھ گیا کہ کہیں اس کچی عمر میں ویراگی بن کر کہیں گھر نہ تیاگ دیوے سو انکو سمجھا کر کہنے لگے کہ مادھو! اب ان یوگوں کو چھوڑ دو۔ آخر آپ نے کیا سوچا ہے؟ آپ گھر کی اور دھیان کیوں نہی دیتے؟ آپ کی ایک چھوٹی بہن بھی ہے انکے پرتی بھی آپ کا کرتویہ ہے۔ وہاں آپ کے پتا دکان پر اکیلے ہی پس رہے ہے آپ کو انکا بھی مددگار بننا چاہیئے۔ آپ تو کیول ہون اور یز میں ہی لین ہو رہے ہو جس کا نتیجہ آپ دیکھ رہے ہے، کیا نکلا ہے۔ چاروں اور کیول سانپ بچھو نظر آ رہے ہے۔ کہاں ہے وے یوگیوں کی پستکیں؟ وے سب ہمیں دے دیجیے۔ ایسا کہتے ہی ان سے سب پستکیں لیکر چھپا دی اور کہنے لگے کہ لو یہ گھوڑی اور ہمارے ساتھ کھیت پر چلو۔ یہ شبد سن کر انکے من میں بے چینی مچ گئی۔ اور اندر سے پیڑا ہونے لگی اور کہنے لگے رام کی رہا سے مجھ کوئی نہی ہٹا سکتا۔ یہ دنیا شن بھنگر ہے۔ پریہ ماتاجی گئی، پیارے بھائی گئے، اپنے کو پھر کیا رہنا ہے؟ اب تو کیول بھجنا ہی بھگوان کو ہے۔ پریوار کے لوگوں کو اس شبد دوارہ اتر دیا: بھجن وجے تھی وجے تھی وجے تھی ہلی۔ حیاتی ہتھانی ماں وجے تھی ہلی۔ .4آیاسا نستھتھی سے کا دے ویا اجاتا نہ دلر آیاپن کھا پلی۔ ...2کٹھا کال کیئی سروے لکل سے سمجھی کین تھو کال اہے بلی۔ .3پرے کٹمب توکھاں بھجے پیو بھجے بھلی تو انہنی جی چھو دوری جھلی۔ ...4ایندو موت مادھو جدہس تو مرتھاں چھ ٹن جی سجھے تھی کا توکھے گلی۔ وجے تھی وجے تھی وجے تھی ہلی حیاتی ہتھانی ماں وجے تھی ہلی۔ (ارتھ)- یہ جیون اپنے سے نکل کر جا رہی ہے۔ جو ساتھی تمہارے ساتھ آئے تھے وے سب کہاں گئے؟ تمہیں بھی ایک دن یہاں سے جانا ہے پرنتو تم نے ابھی تک پاپوں سے اپنی دل کو نہیں ہٹایا ہے۔ کال نے انیکوں کو اپنا شکار بنا لیا چاہے وے کہیں بھی چھپے تھے۔ پھر بھی تم نہیں سمجھ رہے ہو کہ کال بڑا بلوان ہے۔ جو کٹمب تم سے دور جا رہا ہے، تم نے اسکی ڈوری کیوں پکڑی ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں جب تمہارے اوپر موت آئیگی تب تمہیں اس سے چھوٹنے کے لیے کوئی بھی گلی نہیں ملے گی اسلیے سوچا کہ یہ زندگی ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ گھر والوں کے ایسے بیوہار نے انکے دلر کو چوٹ پہنں:چائی، انکا من گھریا سنسار کے کاریہ میں لگ نہی رہا تھا۔ انکے من میں ایک دھن تھی، پرماتما کے دھیان اور سمرن کی، پربھو کے پانے کی۔ وے یوگ ابھیاس دوارہ دل کے دروازے میں اپنے پریتم کے درشن کرنا چاہتے تھے۔ جب گھر والوں نے اس منزل کی اور جانے والی راہ کو بند کرنے کی کوشش کی تو انکا من اداس ہو گیا۔ ویسے بھی ووشتا کے کارن گھر میں رہ رہے تھے۔ اب انہیں اوسر مل گیا صبح ہوتے ہی جیسے پتاجی دکان پر اور چاچا جی اپنے کام پر روانا ہوئے، تو خود بھی جنگل کی راہ پکڑ لی۔ گاؤں کے باہر کسی سنسان ستھان پر ایک پیڑ پر چڑھ کر آسنن جمع کر بیٹھ گئے۔ سندھیا ہو گئی اور گھر سے پوچھ تاچھ ہونے لگی کہ مادھو ابھی تک گھر کیوں نہی آیا۔ پتہ نہیں کس طرف نکل گیا ہے۔ انکے چاچا جی کہنے لگے کہ آج ستسنگ میں بھی نہیں آیا تھا۔ راتری کو جب پتاجی آئے تب آکر پوچھا، مولی! آج مادھو نظر نہی آ رہا ہے؟ انکو بتایا گیا کہ جیسے آپ گھر سے نکلے ویسے ہی وہ بھی نکل گئے۔ سو اب تک انکا کوئی پتہ نہی ہے۔ انکے پتاجی اپنے بھائی کو لیکر انکی تلاش میں نکلے۔ ڈھنں:(چھتے ہوئے اس ستھان پر آکر نکلے

جہاں سوامی جی بھجن گا رہے تھے -: بھجن مونکھے پربھو تہنجو وتیلو آ مونکھے پربھو تہنجو وسیلو آ . .4پربھو مایا تہنجو ستائے جیو کھے فند میں پھاسائے مونکھے تو بنا بیو نا ہیلو آ ۔ظریفَ---- ...2جگتو جی کی ہی دساں تھو پنہنجو اکھینی ساں تپساں تھو سو فانی کنمّب کبیلو آ----- ...3بھاؤر بھاٹیٹیا مٹ مڑیڑ سکھ میں سنگی آہنی سبھیئی ہی سنگ دنیاں جو ڈیلو آ------ ...4مادھو تے توں مہر کجانڈ انت سمے میں سہائی تھنجائی اہو داتر تہنزو دیلو آ---- (ارتھ) - سوامی جی کہتے ہے کہ ہے پربھو مجھے تمہارا ہی سہارا ہے۔ ہے پربھو! یہ تمہاری مایا منشیہ کو اپنے پھندے میں پھنسا کر بہت ستاتی ہے۔ مجھے آپکے اترکت اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ یہ جگت جسے میں آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں، اور یہ کٹرمب پریوار سب نشور ہے۔ یہ بھائی بھتیجے، کنمّب قبیلہ سب سکھ کے ساتھی ہے۔ دو:کھ میں کوئی کسی کا نہیں ہے۔ یہ دنیا کا ساتھ استھائی ہے۔ سوامی جی پرماتما سے یہ پرارتھنا کرتے ہے پربھو! تم اپنی کرپا مجھ پر کرنا۔ انت سمے میری سہایتا کرنا کیونکہ مجھے تو کیول آپ کا ہی بھروسہ ہے۔ پتاجی نے پتر سے بڑے پریم سے کہا کہ میرے بیٹے! گھر چلو۔ اس پرکار گھر نہی چھوڑا کرتے۔ یہ بات آپ کو شوبھا نہیں دیتی ہے۔ چاروں اور اندھکار لگا ہوا ہے۔ کوئی بھی لبستی نکٹ نہیں۔ اس جنگل میں تم رات کیسے بتاؤ گے؟ راتری میں اکیلے تمہیں ڈر نہی لگے گا؟ تم سمجھدار بنو، نیچے آؤ تو گھر چلے۔ گھر پر تمہارے بنا سب پریشان ہے سب کھانا پینا ہی بھول گئے ہیں۔ تمہاری یہ ویراگیہ والی باتیں سن کر ہمارا تو من ہی الجھ گیا ہے۔ بیٹے! تمہے یدی بھگوان کا بھجن کرنا ہے تو گھر چل کر کرو۔ اس پر اتر دیا کہ گھر پر من نہی لگتا ہے۔ بھجن کرنے کے لئے مجھے ایکانت اور شانتی چاہیئے۔ ایکانت میں ہی بھگوان کا بھجن اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ سادھو سنت بھی اسی لیے ایکانت اور شانتی پسند کرتے ہے۔ پتاجی نے سمجھاتے ہوئے کہا کہ بیٹے سادھو سنتوں کا گھر بار نہی ہوتا ہے۔ اسلیے وے جنگل میں رہتے ہے اور انکی اوستھا بھی بڑی ہوتی ہے۔ ہم بڑوں کو ہوتے ہوئے تم ویراگیہ کیسے لوگے؟ ویراگیہ لینے کی آیو تو ہماری ہے۔ اس پر سوامی جی نے کہا کہ بھکت دھرو نے بالیہ اوستھا میں جنگل میں جاکر تپسیا کی اور آخر بھگوان کے درشن کئے، تو پھر مجھے کیا ڈر۔ آپ میری چنتا نہیں کریں اور گھر لوٹ جائیں۔ میں تو کداچت گھر نہی لوٹونگا ونمرتا اور ونیت بھاؤ سے انہیں نویدن کیا کہ مجھے اکیلا ہی رہنے دو اور شبد کہنے لگے۔ بھجن مونکھے رہنی خاص اکیلی آہے مونکھے رہنو خاص اکیلوں آہے .4اکیلو ویہی ہر کھے دھیائے شیما سندر جو درشن پاے مونکھے کرنی وکت سہیلو آہے----- ...2اکیلو سادھو سنت رہن تھا۔ آتم پد میں پان پہن تھا۔ مونکھے مترن سن دو ہی ویلو آہے------ .3اکیلو ایشاع آہے اسل خاں دھار تھیا آہے جیؤ نسل خاں مونکھے کرنی تیہں ساں میلرو آہے---- ...4اکیلو مادھو ویہی اوم میں صورت لگائے پہنجے سوہ میں مونکھے روح دنوں ریلو آہے---- ارتھ: سوامی جی نے اس بھجن میں کہا ہے کہ مجھے اکیلا ہی رہنا ہے۔ اکیلا رہ کر مجھے پربھو کا سمرن کرنا ہے اور شیام سندر کا درشن کر اپنا جیون سپھل بنانا ہے۔ سادھو سنت اکیلے رہ کر آتما میں گہرا پرویش کر آتم پد پراپت کرتے ہے۔ میرے لئے یہ سمے پرماتما میں ملنے کا ہے، اسلیے مجھے اکیلا رہنا ہے۔ آدی سے ایشور ایک ہے اور اکیلا ہے۔ یہ آتما اس پرماتما کا انش ہے اور وہ اس پرماتما سے جدا ہو گئی ہے مجھے اپنی آتما کو اس پرماتما سے ملانا ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اکیلے رہ کر مجھے اوم کا اچارن کر اپنی صورت سوہں سے لگانی ہے۔ یہی میری آتما کی پکار ہے اسلیے مجھے خاص اکیلا رہنا ہے۔ پتا صاحب اور چاچا جی نے انہیں سمجھانے کی بھرسک کوشش کی پرنتو سوامی جی تو بچپن سے ہٹھیوگی تھے۔ وے اپنے ہٹھ پر بنے رہے۔ انہوں نے انکی ایک نہی سنی اور اپنے پرن پر قائم رہے۔ آخر آدھی رات کو دونوں جنے نراش ہوکر لوٹ آئے۔ پرنتو پتاجی کے من میں گہری چنتا تھی۔ آنکھوں سے نیند اڑ گئی۔ آٹھوں پہر چنتا تھی کہ اس بیہڑ جنگل میں یہ چھوٹا بالک کیسے رات کاٹیگا؟ راتری کے سمے سانپ، بچھو اور جنگلی جان کر نکل کر باہر آتے ہے۔ انہیں دیکھ کر بڑوں بڑوں کے دن دہل جاتے ہے سو چھوٹے سے بال کی کیا مجال ہے۔ دوسری اور سوامی جی کو کس پرکار کوئی بھی چنتا نہی تھی اور چنتا رہتی بھی کیوں کر۔ ''چاہ مٹی چنتا مٹی منوا بے پرواہ، جان کو کچھ نہ چاہیئے سو شاہن کا شاہ۔'' انکا ایشور میں اٹل وشواس، گہری ویراگیہ ورتی ایوں اڑھ اچھا شکتی جیسے انہیں اپنے دھییہ تک پہنچنے میں سہایتا کر رہی تھی۔ دلر بھگوان کے درشن کے لئے دیوانی تھی۔ انکو بار بار ونتی کر رہے تھے -: بھجن درشن دیو پسائی پل کھن میں درشن دیو پسائی پل کھن میں .. .4درشندے توں شیام مراری دیری نہ کری توں بانکا بہاری من موہن آ گرور دھاری آہے اساں جے اکھینی میں ...2مادھو من میں پیاس پسن جی من موہن تنہجے مکھ پسن جی دیری چھدے کری سیگھ اچن جی ساموں بیہوت سدن میں۔ ارتھ: سوامی جی پرماتما سے نویدن کرتے ہے کہ اپنا درشن شن پلر میں دو۔ ہے شیام مراری! بانکے بہاری دیر مت کرو جلدی درشن دو۔ میرے پرماتما من موہن گرور دھاری ہماری آنکھوں میں ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ ہے پربھو۔ مجھے درشن کی پیاس ہے، میں آپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں، اسلیے آپ دیر نہی کرو جلدی آکر میرے من مندر میں

براجمان ہو جاؤ۔ گاتے گاتے وے اپنی سدھ بدھ بھول جاتے تھے۔ بھوک پیاس کا تو انہیں پتہ نہی نہی تھا۔ ایسی کٹھن تپسیا نے جیسے انکی بھوک پیاس کو ہی مار دیا ہو۔ ایک دھن تھی پرماتما کے درشن کی۔ پرماتما کے درشن کے لئے دل، بنا جل مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ ادھر انکے پتا جی نے نیتروں میں نیند ہی نہیں تھی۔ انکو چنتا لگی ہوئی تھی کہ بنا کھائے پیے یہ نازک بالک سنسان جنگل میں کیسے رہیگا۔ بنا ان جن کے اسکی حالت کیسی ہوگی؟ آخر سپتری مولی کو کہا کہ وہ ہماری تو بالکل نہی سنتا ہے، ہو سکتا ہے چھوٹی بہن سمجھ کر تمہارا کہنا مان لے۔ تم دادی جی کے ساتھ جاکر اسے مناؤ۔ بہن مولی جی اب کچھ سمجھدار ہوئی تھی، اپنے پریہ بھائی کے لئے بھوجن لیکر دادی جی کو اپنے ساتھ لیکر آکر وہاں پہنچی جہاں سوامی جی تپسیا کر رہے تھے۔ ونیت بھاؤ سے ان سے کہا کہ بھیا! آپ بھلی گھر مت چلو پرنتو اس چھوٹی بہن سے بھوجن لیکر تو کھاؤ، آپ کو بھوک نہیں لگی ہوگی؟ اتر دیا-: "سانچے نام کی لاگی بھوک۔" باقی اس بھوجن کی تو بھوک نہی لگی ہے۔ کھانا واپس لے جاؤ۔ دادیجی کو کہنے لگے ماں! آپ میرے لئے کوئی چنتا مت کرو، جو ایشور سب کو روزی دیتا ہے اور پالتا ہے، وہ مجھے بھی اپنے آپ پالیگا۔ ایسے کہ کر اس بھجن دوارہ دادی جی کو سمجھانے لگے۔ بھجن (سور پھلو) پربھو توں پالیں، پالیں سبھکھے پیار ساں .4جا اپایل کھنلک ساری، پربھو ہن سنسار میں سبھ کھے روزی تھو رسائی، جل تھل پربت 5$گار میں پہنچی دیں لالی لالی سبھکھے پیار ساں۔ .2انسان جاتیء میں بی اکثر، کے ون یا بیکار میں پکھی پشو ایں نکھایل رہنی آزار میں روزی دیں والی والی سبھ کھے پیار ساں۔ .3جے منیاں مادھو بن یا، صاحب تربھے سار ساں رات ڈیہں تن کھے، توں پارلیں پربھوپہنچے پیار ساں پہنچیں دیں مالی مالی، سبھ کھے پیار ساں۔ (ارتھ) :- سوامی جی نے اس بھجن میں کہا کہ ہے پربھو! آپ سب کے پالن ہار ہے اور آپ سب کو بڑے پیار سے پالتے ہے۔ ہے پربھو! اس سنسار میں جو بھی جیو اتپن ہوئے ہے ان سب کو آپ تھل پر جل میں پہاڑ پر یا گپھا میں اپنی روزی پہں:چاتے ہو۔ آپنے سب کو بڑے پیار سے اپنی خوشبو پردان کی ہے۔ انسان جاتی میں کچھ لوگ بیکارپیدا ہوئے ہیں، جن کے کارن پکشی، پشو اور بھوکھے لوگ پریشان ہیں۔ پرنتو ہے مالک! تم سب کو بڑے پیار سے روزی پہں:چاتے ہو۔ سوامی جی کہتے ہے کہ جو لوگ اپنی کرپا سے اس سنسار کے سرمور بنے ہے، ان سب کو رات دن اپنے پیار سے آپ پال رہے ہیں۔ آپ سب کو بڑے پیار سے خوب خزانے پردان کرتے ہیں۔ اتنی انمول بھکتی نے انکے آتما کو وہ بل پردان کر دیا تھا کہ انکو کسی کی بھی خبر نہیں رہتی تھی۔ آخر بہن نراش ہوکر وہ کھانا لیکر گھر لوٹ آتی تھی۔ اس پرکار ورت رکھ کر رام کو رجھاتے ہوئے آکر ایک مہینہ پورا ہوا۔ تپسیا کرتے کرتے سوامی جی پرماتما کے نکٹ ہوتے جا رہے تھے۔ پربھات کے سمے پرکاش ہونے سے پورو ہی پاس والے کئے میں سنان کر انجلی لیکر بھکتی کرنے بیٹھ جاتے تھے۔ وحی لگن لگی ہوئی تھی پربھو کو پانے کی، انکو نشہ چڑھا ہوا تھا نام کا۔ یہ ایسی خماری تھی جو آسانی سے اترنے والی نہیں تھی۔ "بھانگ بسوئی سرا پان، اتر جائے پربھات، نام خماری نانکا، چڑھی رہے دن رات۔" انکو نہ گھر یاد تھا، نہیں گھر والے یاد تھے، نہ ہی پھر سنسار کا ہی دھیان تھا۔ پرنتو گھر والے کیسے موہ نکال سکتے تھے؟ پتا جی نے سوچا لڑکا ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔ اس پرکار چھوڑ دینے سے بات بنیگی نہیں۔ خود نے تو نام کے نشہ میں سب کچھ بھلا دیا ہے۔ سو پڑوس والوں اور بھائیوں سے رائے لیکر اور انکو ساتھ لیکر نکل پڑے مادھو کو منانے۔ راستے میں کہتے آ رہے تھے ایک ہی لعل ہے وہ بھی لگ گیا پرماتما کی راہ میں۔ کیا کریں، پربھو کوئی سدبدوی دیوے جو ہماری بات مان کر واپس گھر آ جائے تو ایسا کام کھلوا دے تاکہ اس راہ سے من ہٹ جائے یا پڑھنے کی راہ پر چلیگا تو ودوان بن سکے گا۔ اس پرکار بچار ومرش کرتے کرتے آکر انکے پاس پہوں:چہ۔ ونیہ انونیہ کر انہیں گھر لے آئے۔ گھر پہنچ کر سوامی جی بالکل شانت رہنے لگے۔ دو چار دن بیتنے کے بعد ان سے پیار سے کہنے لگے کہ "بیٹے! آپ بھلی بھجن بھی کریں، ہم اسکے نام جپنے میں منع نہی کرینگے یدی ساتھ ساتھ اسکول کی پڑھائی بھی جاری رکھو تو اچھا ہوگا۔ کیونکہ ودیا مہان بنا کر راہ روشن کرتی ہے۔ گھر والوں کو کیاپتہ کہ اس بھکتی میں مادھو کو کونسی منزل پر پہنں:چایا ہے۔ گھر والے انہیں بار بار ودیا ادھئین کرنے کی بات دہراتے تھے کہ بیٹے چاہ سے ودیا گرہن کر جگ میں اپنا شان بڑھاؤں۔ کیونکہ ودیا انسان کو نیک بناتی ہے، پاپ چھڑا کر دھرم بڑھاتی ہے اور انسان کو وویکشیل بناتی ہے۔ ودیا سے گیان بڑھتا ہے۔ مان شان بڑھتا ہے اور انجھو دوارہ آنکھیں کھول کر شانتی پد پراپت ہوتا ہے، اسلرلیے میرے مادھو تم ہمارا کہنا مان کر پاٹھشالا جاؤ اور وہاں جاکر ودیا گرہن کرو۔" جب انہوں نے دیکھا کہ پتا جی اور چاچا صاحب کتابی گیان پراپت کرنے کے لئے ادھک آگرہ کر رہے ہے، تب انکو سپشٹ منع کر دیا اور انکو کہا کہ مجھے رام نام کے اترکت کچھ بھی نہی بھاتا ہے۔ اور کسی شکشا کی مجھے چاہ نہیں ہے۔ یہ کہہ کر یہ بھجن سنایا۔ بھجن (سور ٹوری) مونکھے علم پڑہن جو چاہو نا ہے مونکھے دتر میں پربھوآ جو گھاؤ آہے۔ . .4نقی علم سن دو مونکھے ایر اچے، نہ کی پڑہن

پرجھن جو پیر اچے۔ نہ کی قلم ہلائن جو پھیر اچے مونکھے رام سندو ہکو راؤ آہے۔ ...2مونکھے شیام سندر جو پیار کھپے نقی علم اکھر جو آر کھپے۔ نقی گھرو ترو ایں وہنوار کھپے مونکھے تن میں پربھوء جو تاؤ کھپے۔ .3سچو الپ پربھوء کھے پائن جو پکو پریم پربھوء کھے لائن جو پاے پریم توڑی نبھائن جو ہی یاد کرنی سبھاؤ آہے۔ ...4آہے مادھو پریم جو گھاؤ جتے آہے علم سن دو نہ سماؤ اتے آہے دنیا جو نہ پرلاؤ تتے مونکھے لنو لنو میں سچو لاؤ کھپے۔ (ارتھ)- سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ میرے دل میں پڑھنے کا شوق نہی ہے پرنتو میرے دل میں پرماتما کے ورہ کا گھاؤ ہے۔ مجھے اس لوکک دنیاں کا علم نہیں ہے۔ نہ ہی اس دنیاں کا پڑھنا اور سمجھتا آتا ہے۔ میرے کو قلم چلانے کا پھیر بھی نہیں آتا ہے۔ میرے کو کیول 'رام' کا ر' ہی آتا ہے۔ میرے کو شیام سندر کا پیار چاہیئے، اور دوسرا اسکے اترکت علم اور عقل نہیں چاہیئے۔ مجھے گھر پریوار اور انیہ بیوہار نہیں چاہیئے، اپنے من میں کیول پربھو کا پریم چاہیئے۔ مجھے وہ سچا علم چاہیئے جس سے پربھو کو پا سکوں اور اسکے ساتھ ناتا جوڑ سکوں اور جوڑ نے کے پشچات انت تک نبھا سکں ۔ اسی سوبھاؤ کو مجھے یاد کرنا ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ جہاں پریم کا گھاؤ ہوتا ہے، وہاں سنسارک علم کا ستھان نہیں ہے۔ وہاں پر اس دنیاں کی آواز نہیں پہنچتی ہے۔ میرے روم میں پربھو پریم بس جائے یہی میری منوکامنا ہے۔ گھر والوں نے ہزار پریتن کیے کہ مادھو پاٹھشالا جاکر ودیا پراپت کرے۔ پرنتو مادھو کے انتر آتما میں سچی جوت جگی تھی، جسکے پرکاش میں وے پرماتما کو کھوجنا چاہتے تھے۔ سو انکو ان اکشروں کی کیا آوشیکتا تھی۔ جب گھر والوں نے دیکھا کہ مادھو پاٹھشالرا جانے کے لئے راجی نہیں ہو رہے ہے تو سوچا کہ کیوں نہ انہیں کسی ویوسائے میں لگایا جائے تاکہ من کسی دوسری اور لگ جائے۔ اب انکو سمجھانے لگے کہ پتاجی دکان پر اکیلے ہے، تم جوان سپتر ہو، پتاجی کے سہایک بنو، دکان پر جاکر ویوسائے میں انکی مدد کرو۔ پرنتو انکے ہردے میں ویراگیہ کی چنگاری سلگ رہی تھی سو رام کے اترکت انہیں کچھ بھی نہی سوجھتا تھا۔ سبھی کے کہنے پر وے جاکر دکان پر بیٹھنے لگے کنتو انکا من اس جھوٹ ھے بیوپار میں نہیں لگا۔ وے بیوپار اوشیہ کرنا چاہتے تھے کنتو وہ بیوپار کوئی دوسرا تھا۔ اس بیوپار کو انہوں نے اس پرکار سمجھایا ہے۔ بھجن (سور ٹوری) مونکھے نام سندو ت واپار کھیپ، مونکھے بیو نہ کوئی وہنوار کھیپ۔ ...4سچو نام سن دو واپار آہے جی کو کوٹ جنم جا کشٹ لاہے۔ جنھی میں لابھ گھنو دکھ کوبی نا ہے، مورکھے سکھنی سندو ہی سار کھپے۔ ...2کھٹی نام سندی ت ہٹڑیء کھے تورے وویک سندی ت تکڑیء کھے۔ رکھی بھاؤ پریم جی بھگتیء کھے مونکھے پریم سندو پرچار کھپے۔ .3سچو نام سن دو واپار وٹیاں جنھی ما نام سچے جی موری مٹیاں سو پاے جٹے اے بینی کھے لٹایاں مونکھے بھگتیء جو ت بھنڈار کھپے۔ ...4سچو مادھو سو واپار کریاں جنھں ماں کوٹ جنم جا کشٹ کٹیاں ہن لوک سکھی پرلوک تھیاں مونکھے ونج اہو واپار کھپے۔ (ارتھ)- اس بھجن میں سوامی جی نے کہا کہ مجھے رام کے سچے بیوپار کے اترکت اور کوئی بھی بیوہار نہی کرنا ہے۔ نام کا بیوپار سچا بیوپار ہے جس سے کوٹی جنموں کے کشٹ کٹ جاتے ہے۔ اس میں بہت لابھ ہے اور کوئی بھی دو:کھ نہی ہے۔ مجھے یہی سکھوں کا سار چاہیئے۔ میں رام نام کی دکان کو کھول کر اور وویک کی تراجو میں تول کر، پریم بھاؤ کی بھکتی کو من میں رکھ کر میں پریم کا پرچار کرنا چاہتا ہوں، ۔ میں سچے نام کا بیوپار کر اس میں سے رام کی پونجی کمانا چاہتا ہوں، جسے خود لوٹ کر اور اوروں پر لٹانا چاہتا ہوں، ۔ مجھے بھکتی کا ہی بھنڈار چاہیئے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ میں وہ سچا بیوپار کرنا چاہتا ہوں، جس سے کوٹی جنموں کے کشٹ کٹ جاویں۔ جس سے اس لوک میں سکھی رہ کر پرلوک کو بھی سکھی بناؤں، مجھے وحی بیوپار چاہیئے۔ اس پرکار اپنے گھر والوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ آپ کو میرے سے موہ ہٹا لینا چاہیئے اور گوپی چند کی ماتا جی جیسا گیان گرہن کرنا چاہیئے۔ ماتا ہوکر اس میں موہ ممتا کا تیاگ کیا اور ایک ہی اکلوتے پتر کو اس جھوٹ ھے سنسار کو تیاگ کر سچے سکھ کو پراپت کرنے کی راہ دکھائی۔ یہ کہ کر انکو گوپی چند کی کہانی بتانے لگے کہ ایک دن گوپی چند سنان کر رہا تھا۔ ماتاجی کی نظر اسکے سندر سڈول شریر پر پڑی۔ پتا جیسا اسکا خوبصورت شریر دیکھ کر اس سے کہنے لگی کہ بیٹے! یہ تمہارا شریر کتنا سندر ہے۔ آپکے پتاجی کا شریر بھی اتنا ہی سندر تھا۔ پرنتو وہ ایک دن جل کر خاک ہو گیا اور تمہارا یہ سندر شریر بھی تمہارے پتا کے سمان جل کر خاک میں مل جائیگا۔ پھر تم اس ناش وان شریر کا شرن٦(گار کیوں کرتے ہو؟ یہ دنیاں شن بھنگر ہے۔ ایک دن سب کچھ چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اس سوپن کے سمان سنسار میں موہ کیوں لگانا چاہیئے۔ تم یہ ریشم کے بہمولیہ وستر اتارو اور کپھنی اوڑھ کر سچے سکھ کی تلاش کرو۔ یہ کہ کر انہیں یہ بھجن سنانے لگے-: بھجن (سور ٹوِلی) سنو بچہ گوپیچنء، چھو تھو قریں سینگر توں جانو دنیاں ہیء فانی، جھوٹھو سبھی وہنکر توں۔ . .4سون جہڑی دیہی سندر، تہنجے بی پتا سندی، سابی جلی کھاکی تھی ویئی، دسو کرے وبچار توں--- .2راجرانیوں مہتر ماڑیوں ، کین کے سنگ میں ہلنی پوئی پائی تھو اجا بھی، چھو گلے میں ہار توں---- .3تھیچرواناں ہانی توکھے، لاہی ریشم جا وگات ن پائی کنڈل، پہری کپھنی، ولو متھے میں چھاری تے۔ .3مو چیو منجا بچہ، توں وٹھ

فقیری ویس کھے، اتھو اتھی سیکھو مادھو، کری اپائی کاری توں۔-- ارتھ :- ماتاجی اپنے اکلوتے پتر راجہ گوپی چند کا اس ویراگیہ مے بھجن دوارہ شکشا دیتی ہے کہ بیٹے گوپی چند تم شرنگار کیوں کرتے ہو۔ اس دنیا کو شن بھنگر سمجھو اور یہاں کا سب بیوہار جھوٹھا ہے۔ تم بچار کرکے دیکھوں کہ تمہارے پتاجی کی دیہہ بھی تمہارے دیہہ کے سمان سندر تھی کنتو وہ بھی جل کر راکھ ہو گئی۔ یہ راجیہ، رانیاں اور محل تمہارے ساتھ نہی جائیں گے پھر تم گلے میں یہ ہار کیوں پہنتے ہو۔ ماتاجی اپنے پتر سے کہتی ہے کہ یہ ریشمی وستر اتار کپھنی پہنو اور کانوں میں ویراگیوں کے کنڈل ڈال کر سر میں راکھ لگا لو۔ سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ میرا کہنا مانو اور فقیری کا ویس دھارن کر اور دیر نہی کرو جلدی جیسے میں کہتا ہوں،۔ ویسے کرو۔ پتاجی کو یہ بھجن سنا کر کہنے لگے کہ ہم سب کی دیہہ ایک دن جل کر راکھ ہو جائیگی۔ پھر آپنے اس دیہہ کے ساتھ موہ کیوں رکھا ہے۔ ہمیں گوپی چند کے تحت اپنے دیہہ کو موہ تیاگنا چاہیئے۔ اسی میں سمجھداری ہے۔ اب میرے کو چھوڑو تو جاکر اپنے گرو کو بھکت راپچورام کو دربار میں مناؤں۔ اس پراکر سب کو سمجھا کر جا بھکت راپچورام کی دربار میں رہنے لگے۔ دربار میں رہ کر انہوں نے ہندی اور گرومکھی کا ابھیاس آرمبھ کیا۔ دن میں ودیا ادھئین کرتے تھے اور راتری کو یوگ ابھیاس اور سادھنا کرتے تھے۔ اس پرکار سادھنا کرتے کرتے انکو سدھی پراپتی ہوتی گئی۔ جیسے ترکال درشی بن گئے۔ مہرشی والمیکی، رامائن کے رچیتا نے دس ہزار ورش پورو شری رامچندر بھگوان کے اوتار دھارنا کی بھوشیہ وانی کی تھی، اسی پرکار شاید انکو بھی یہ پورو آبھاس ہو گیا تھا کہ دیش کا وبھاجن ہوگا ہم سب کو پلائن کر بھارت چلنا پڑے گا جہاں ہندی بھاشا ہمارا سہارا بنیگی۔ تو خوب من لگاکر ہندی سیکھنے لگے۔ نہ کیول سویں نے ہندی میں روچی لی کنتو اوروں کو بھی ہندی سیکھنے کے لئے پروتساہت کرنے لگے۔ اس سمے ہندی کے مہتو پر ایک بھجن لکھا جو سب کو گاکر سناتے تھے۔ اس بھجن میں آنے والے وکت کا راز سمایا ہوا تھا جسکو سویں نے سمجھا اور دوسروں کو بھی بتایا۔ بھجن (سور کھمبھات) ہندی ودیا ودھائی دی، ہندنی جو شانو بھارت میں۔ .4ہندی ودیا سیوارے تھی، دھرم نیتی کرم کریا، ہندی ودیا دین دی سبھ کھے، سچو گیان بھارت میں۔ .2ہندی پڑھو ہندی سکھو، ہندی مکھ ساں بولیو وانی، ہندی ودیا کندی سبھ جو، سچو کلیانو بھارت میں۔ .3ہندنجی آدی خاں اہی، سنسکرت ایں ہندی ودیا، ہندی ودیا کندی پیدا، سچو سنتان بھارت میں۔ ...4ہندی ودیا پڑھو مادھو، ہندو جے پان کھے چاہیو، ہندی ودیا کندی سبھ جو، متھے سومان بھارت میں۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ ہندی کا گیان بھارت میں ہندوؤں کی شان بڑھائیگا۔ ہندی ودیا دھرم، نیتی، کرم اور کریا کا گیان دیکر سب کو سچی شکشا دیگی۔ اسلیے ہندی لکھو، پڑھو اور مکھ سے بھی ہندی ہی بولو۔ ہندی بھاشا بولنے سے بھارت میں سب کا کلیان ہوگا۔ ہندی سے بھارت کے سچے سپوت پیدا ہو نگے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ یدی تم اپنے آپ کو ہندو کہلاتے ہو تو ہندی بولو۔ ہندی ہی بھارت میں سب کا سمان بڑھائیگی۔ دھیرے دھیرے انکی بھکتی رنگ لائی۔ یہ بھکتی سگندھت پھولو کے سمان سب کو خوشبو دینے لگی۔ انکے بھکتی کا پربھاؤ نہ کیول انکے کٹمب پریوار پر پڑا کنتو پورا بندھ گرام پربھاوت ہو گیا۔ ''بھکتی کرے پاتال میں، پرکٹ ہوئے آکاش، رجب تینوں لوک میں، چھپے نہ ہری کا داس۔'' اب انکے کٹمب والے بھی انکو سمجھنے لگے کہ کوئی بھگوان کا سچا بھکت ہمارے یہاں جنم لیکر آیا ہے۔، اب انہیں سب لوگ مادھو کے ستھان پر سادھ مادھو کہنے لگے اور چھوٹے بڑے انکا آدر کرنے لگے۔ اب انکی کمائی بھی پرکٹ ہونے لگی۔ اس سمے انکے چاچا جی کا سپتر بہت بیمار ہو گیا۔ انکے چاچا جی نے انکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میری برائیاں معاف کرو۔ اسے جیون دلو دو۔ آپ سنت ہے اور سنتوں میں بھگوان بستہ ہے۔ بھگوان نے خود اپنے مکھ سے کہا ہے کہ-: میری باندھی بھگت چھڑاوے، باندی بھگت نہ چھوٹے موہ ایک سمے تئ پھن موکے بادھے، موپے جباب نہ ہوڑ۔ بھگوان بھکتوں کی بات کبھی نہی ٹالتے۔ آپ مجھ پر دیا کریں۔ یدی یہ نہیں رہیگا تو میرا جیوت رہنا مشکل ہوگا۔ بھلا سنت تو دیا کے ساگر ہوتے ہیں سو چاچا جی کو روتا دیکھ کر انہیں دیا آ گئی۔ انہیں سانتو نا دیکر کہا کہ آپ روئیں نہیں بھگوان سب ٹھیک کرینگے۔ شما جان کے من بسے تس ہر انتر نانہی، کہے ٹیڈؤں سر نر سبھی درشن چاہت تانہی۔ ارشٹانت:- صبح ہوئی اور گرو گرنتھ صاحب کا سات دوس کا پاٹھ رکھا۔ صبح سے سایں کال خود پاٹھ کرتے تھے۔ کیرتن کرتے تھے اور سیوا کرتے تھے۔ صبح کو آسا دی بار سویں کرتے تو ثانئے کال کا ستسنگ اور بھوگ بھی خود لگاتے۔ ساتویں دوس بھوگ پڑتے ہی لڑکا اٹھ کر کھڑا ہوا۔ انکے بھکتی کا پرتیکش پربھاؤ سب کے سامنے پرکٹ ہو گیا۔ اب انکے گھر پریوار، پڑوسی انکو ماننے لگے اور من ہی من خوب سراہنے لگے۔ کہنے لگے سادھ مادھو نے خوب بھکتی کی ہے۔ انہوں نے تو مرے ہوئے کو جیوت کر دیا۔ واہ کا کمال کیا ہے۔ لڑکے کے اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی۔ اب سب انہیں پوجنے لگے اور سراہنے لگے۔ پرنتو سچے سنتوں کو تو نہ ہی سراہنے میں خوشی اور نہ ہی نندا میں غم۔ ایسے ست پروش تو جیتے جی مکت ہے اور پوجن یوگیہ ہے۔ ''استت

نندیہ نانہی جنہی کنچن لوہ سمان کہہ نانک سن رے، منع مکت تانہی تے جان۔" ایسی بڑی کرامات دکھانے کے بعد جب سب نے انکی پرشنسا کی تو بھی انکے من میں کسی پرکار کا اہنکارپیدا نہی ہوا۔ کہنے لگے یہ سب گرو گرنتھ صاحب کا پرتاپ ہے۔ ہم نے تو کچھ بھی نہی کیا ہے۔ کرنے کروانے والے وے سویں ہے۔ ہم سب تو انکے حکم کے اندر ہے۔ کتنی بڑی نمرتا ہے۔ "جو پرانی ممتا تجے، لوبھ موہ اہنکار کہہ نانک آپن ترے، اورن لیت ادگھدھار۔" یہ منزل پار کرنے کے پشچات انہیں اب اندر ہی اندر یہ آواز آنے لگی کہ اب چل آگے۔ تمہارا تو ملاپ ہونا ہے اس الکھ پروش سے اور سیوا کرنی ہے اس مہاپروش کی جس صورت کی سنجویہ رکھا ورشوں سے اپنے سینہ سے۔ جس کے سنگ اس سنسار ساگر کو پار کر جاو گے۔ سو اندر کی یہ بات پنڈت راپچورام جی سے کہی۔ اس سے کہا کہ گرو کرنا ہے۔ راپچورام نے کہا کہ کونسا گرو کرنا چاہتے ہو؟ گرو تین پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک وے جو ہمیں سنسارک جان پردان کرتے ہے کہ ہمیں اس سنسار میں رہ کر کیسا بیوہار کرنا چاہیئے تاکہ سکھ کے سب سادھن پراپت ہو سکیں۔ ایسا س:اسارک سکھ دینے والوں کو کیول گرو کہا جاتا ہے۔ دوسرے پرکار کے وے گرو ہے جو سدمارگ پر لے نیکی کی راہ دکھاتے ہے جس سے جیو کو آتمک سکھ ملتا ہے ایسے سمارگ پر چلانے والوں کو ستگرو کہتے ہیں۔ پھر تیسرے ہے پورن ستگرو۔ یہ وہ اکرمی پروش ہے جو نیتروں سے نیتر ملا کر جگیاسو کا کام راس کر دیتے ہے۔ نظر نہال کر دیتے ہے۔ وے اکرمی جیو ہے۔ وے اپنے کرم پورے کر الکھی پد پراپت کر جیو کے کلیان کے لئے پرتھوی منڈل پر جنم لیتے ہیں۔ سوامی جی نے انہیں کہا کہ مجھے ایسے ہی پورن ستگرو کی تلاش ہے۔ جو اندر کے اگیان کو کاٹ کر آتما کے پرکاش کے درشن کراوے۔ ایسا پورن ستگرو ویدوں کے گیان کا جاتا ہو برہم شروتری ہو۔ برہم اور آتما کے ابھید گیان میں جسکی نشٹھا ہو، ایسا برہم نیشٹھی ہو، جو دویت کو دور کر ادویت شدھ برہم کا ساکشاتکار کروا سکیں۔ جو شاستروں کی ودیا کا گیاتا ہو اور شاسترانسار سدگنوں کو دھارن کرے اور جگیاسو کو بھی دھارن کروایے۔ ایسے سمست شبھ گنوں والے پورن ستگرو کی مجھے تلاش ہے، اتکنٹھا ہے اور چر پرتیکشا ہے۔ پرنتو ایسے ستگرو کی میرے اوپر کیسے کرپا ہوگی اسکا گیان نہی ہے۔ اس پر بھکت راپچورام جی نے انہیں ایک درشٹانت بتایا۔

درشٹانت:- ایک ویکتی تھا، جسکے اندر میں گرو کرنے کی بڑی چاہنا تھی۔ پرنتو کہاں اور کیسے گرو کرنا چاہیئے اس پر الجھ کر کھڑا ہو گیا۔ کچھ سمے کے بعد اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر، پرماتما کو ونیہ کی کہ ہے میرے مالرک! مجھے پتہ نہی ہے کہ کونسا گرو ہونا چاہیئے اور اسے کہاں ڈھونڈھے۔ میں پرن کرتا ہوں، کہ جب تک اسے میرے پاس نہیں بھیجو گے مے کچھ بھی نہی کھاؤنگا اور برت رکھتا ہوں، ، بھی بھلے ایسا کرتے میرے پران نکل جائیں، اسی پرکار جان دے دوں گا، نہی تو میرا گرو میرے پاس بھیجو۔ مجھے کیاپتہ کہ اسے کہاں ڈھونڈھو اور کیسے ڈھونڈھو۔ میرے انتر تو بدھی نہی ہے۔ ہے مالرک آپ ہی سرو بدھیمان ہے۔ خیر! پاس والے گاؤں میں ایک پہنچا ہوا فقیر رہتا تھا، جو سارا دن مالک کے دھیان میں مگن رہتا تھا۔ وہ پرتیدن گھوڑے پر چڑھ کر جنگل سے لکڑیوں لینے جاتا تھا۔ ایک دن جیسے ہی جنگل سے لکڑیاں لیکر لوٹ رہا تھا تو اسے لگا کہ اسکا گھوڑا راستا بھول کر غلط راستے پر چلر رہا ہے۔ انکے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تو نام ماتر رہتی تھی۔ وے سویں تو مالک کے دھیان میں مگن رہتے تھے۔ گھوڑا اپنے آپ آکر گھر کے پاس پہنچتا تھا۔ سو جیسے ہی آنکھ کھول کر دیکھا تو واستو میں گھوڑا گھر کا راستا چھوڑ کر دوسری اور جا رہا تھا۔ سو لگام کھینچ کر گھوڑے کو گھر کی راہ پر لے آئے۔ کچھ دیر پشچات گھوڑے پھر گھر کی راہ چھوڑکر اس راستے پر چلنے لگ گیا۔ درویش اسے تین بار سہی راہ پر لایہ اور اسے اڑی لگاکر گھر کی اور چلانا چاہا پرنتو اب گھوڑا اڑ گیا اور چلنے کی ہی نہیں کرے۔ فقیر نے اسے چھوڑ دیا تو وہ اس راستے پر چلنے لگا۔ فقیر سمجھ گیا کہ اس میں مالک کا کوئی راز سمایا ہوا ہے۔ گھوڑا چلتا چلتاآکر ایک جھومپڑی کے سامنے روکا۔ جھوپڑی کا دروازہ بند تھا۔ درویش نے گھوڑے سے اتر کرآکر دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ ویکتی جس نے پران تیاگ ورت رکھا تھا وہ نکل آیا۔ فقیر کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہو گیا اور وحی شردھا سے فقیر کو پرنام کیا۔ فقیر نے کہا بیٹا! تمہارے سنیہہ نے شاید ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ اب بتاو کہ تمہیں کیا چاہیئے؟ اسنے سمپورن گھٹنا درویش کو کہہ سنائی ۔ درویش اسکا سنیہہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے مالک نے تمہاری سچی لگن کے کارن ہی شاید ہمیں بھیجا ہے۔ جگیاسو کو نام دان دیکر اپنی رحمت کی نظر سے نہال کر دیا۔ بھکت راپچورام جی یہ درشٹانت بتا کر سوامی جی سے کہنے لگے کہ بیٹے! تمہارے دل میں بھی یدی ایسی لگن ہے تو تمہیں پورن ستگرو اوشیہ ملیں گے۔ سوامی جی کہنے لگ کہ گرو کرنا ہے تو سنت پورن ستگرو سوامی ٹیؤرام جی مہاراج کو۔ یہ بھکتی گرو بنا ادھوری ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں تو سیدھے نکل چلیں انکے ڈب پر۔ بھکت راپچورام جی نے کہا کچھ دن ٹھہرو۔ میراپچیرا بھائی چولارام بیمار ہے، وہ ٹھیک ہو تو چلیگے۔ اس بیچ میں سنتوں کا بندھ گاؤں میں پدھارپن ہوا۔ سوامی جی نے ان سنتوں کی سیوا کی اور کچھ دن پشچات ان سنتوں کے ساتھ سادھو بیلرا اور لکی تیرتھ ستھل کے رٹن

کے لیے نکل گئے۔ سادھو بیلا ستھان پر انکی بہت سادھو سنتوں سے بھینٹ ہوئی۔ ان سنتوں سے بھینٹ ہوئی۔ ان سنتوں سے ملکر انکی آتما کو بڑی شانتی ملی۔ سارا دن سنتوں کے وچن سن کر اور ان سے گیان گوشٹ کی باتیں کر انکے جیون میں ایک نیا موڑ آیا۔ اب سوامی جی ویراگیہ کی ساکشات مورتی بن گئے۔ تھوڑے دنوں کے پشچات بندھ گاؤں میں لوٹ آئے۔ گھر والوں سے ملکر راپورام جی کی دربار میں آئے۔ گھر والوں سے ملکر راپورام جی کی دربار میں آئے۔ وہاں انہیں پتہ چلا کہ سیٹھ چولارام کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ ویدیہ حکیم ہار گئے ہیں۔ کوئی بھی دوا اثر نہیں کر رہی تھی۔ چولارام کے گاؤں والوں کو پتہ چلا کہ سادھ مادھو بندھ گاؤں میں پہنچ گئے ہیں۔ سوچا چل کر شرن لے اس سادھ کی۔ آکر انکے چرن پکڑے اور نمر نویدن کر کہنے لگے کہ یہ رحمت تو آپ کو کرنی ہے۔ کیسے بھی چولارام کی زندگی دلائیے۔ سنت تو دیا کے گھر ہوتے ہیں۔ سو انکا دل پسیج گیا۔ انکے لئے نہ کوئی اپنا نہ کوئی پرایا۔ سبھی کو مالک کا روپ سمجھتے ہیں۔ بکری پتھری ٹھیکری، بھئے آرسی موہ، جہاں جہاں نین پکھاروں، تہاں تہاں درس توہ۔ پرماتما کے در پر ارداس کر شروع کیا سات دن کا پاٹھ۔ پاٹھ کرنے میں کسی کیچھے بھی سہلیتا نہیں لی۔ بڑے سنیہہ اور شردھا سے ساتوں دن نعم سے پاٹھ کیا۔ اپنے ہی پریشرم سے پاٹھ پورن کر بھوگ ڈالا آسادی وار اور بھجنوں کے وچن جیسے جیسے چولارام کے کانوں پر پڑتے چلے گئے ویسے ویسے وے مہاشیہ بھی موج میں آتے گئے۔ کہنے لگے میں اب اپنے آپ کو کافی سوستھ سمجھ رہا ہوں،۔ بھوگ ڈالنے کے بعد اپنے آپ آکر سوامی جی کے چرنوں میں پڑے کہنے لگے سوامی جی! آشریہ دیجیے، اپنے چرنوں میں ستھان دیجیے۔ اب اس جنم کے ساتھی بھی آپ تو پرلوک میں سہارا دینے والے بھی آپ۔ آج سے آپ میرے گرو اور میں آپکے دوار کا چاکر۔ اب آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں باہر نہیں جانا۔ اس پر اتر دیا:- پکشی سنت سادھو دونوں جاتی ایک، رہے دن دو چار یا رہے رات ایک۔ راہ لینی ہے جوگیوں والی جنہوں نے جام پلایا ہے ورہ کا۔ اور یہ بھجن گانے لگے۔ بھجن بھرے جام جوگی ورہ کا پیالہ، پایا دویہ درشن جو تن من بھلایا۔ بھرے جام جوگی ورہ کا پیالہ، کھایا گیان پھل کو پیا پریم جل کو۔ پایا برہم بل کو دوند کو جلایا، بھرے جام جوگی برہ کا پیالہ۔ ابھی سوامی جی نکلنے کو تیار ہوئے تو چاچی جی ویرومل کی ماتاجی (ویرومل سوامی جی کا چچیرا بھائی اب بھی جے پور میں ویوسائے چلا رہا ہے اور سوامی جی کے ہوتے ہوئے ہر بدھوار کو دکان بند کر آکر سوامی جی کی سیوا کرتا تھا۔) جن کو پتر ستتان نہیں تھی، انکے شرن میں آئی۔ سوچا گھر میں گنگا بہہ رہی ہے کیوں نہیں ایک لوٹا میں بھی بھر لوں۔ انکو ونتی کی کہ سادھ! مجھ بیسہارا پر اپنی کرپا اشٹی کرو۔ کوئی جوت جلے، میرے پاس کوئی پتروں کو پانی دینے والا آئے۔ سوامی جی نے دھیان کر کہا ماتاجی! آپ کو تو پتر ستتان لکھا ہوا ہی نہیں ہے۔ ماتاجی گڑگڑا کر کہنے لگی آپ لیکر دینے میں سمرتھ ہے۔ یہاں بھی لیکر دینے والے آپ تو وہاں بھی لیکر دینے والے آپ۔ ماتا کے آنسؤں نے سنت کے ہردے کو پگھلا دیا۔ کچھ بھی کہہ نہیں سکے ساتواں پاٹھ گرو کا رکھ دیا۔ بھوگ صاحب ڈال کر، پاٹھ کا پانی انکو پلا کر ست نام یاد کروا کر، سویں نکل پڑے سنت مرلی دھر کے ساتھ ٹنڈے آدم کی ڈب کی اور۔ وہاں پہنچ کر دیکھا تو ستسنگ کے لیے چبوترہ بن رہا ہے جسکے لیے سب سیوا کر رہے تھے۔ سوچا جہاں سنت اور سیٹھ سیوا کر رہے ہیں وہاں ہم پیچھے کیوں رہیں۔ گرو مہاراج جی کے در پر سیوا کرنے کا اوسر ملرا ہے۔ اس سیوا سے بڑھکر اور کونسی سیوا ہے۔ سو تگاری لیکر لگ گئے سیوا میں۔ صبح مٹی اٹھاتے تو شام کو ستسنگ سنتے اور ساتھ ساتھ اپنے اشٹ دیو کا درشن بھی کرتے رہتے۔ من ہی من پرماتما کے در ونیہ کرتے کہ کہیں کرپا کر نام دان دے دیویں۔ راتری میں جب سب وشرام کرنے چلے جاتے تب آپ جاکر چھپکر سادھنا میں بیٹھ جاتے تھے جس کا پتہ کسی کو بھی نہیں چلنے دیا۔ اس پرکار گرو کے دوار پر سیوا اور بھکتی کرتے ہوئے کچھ مہنے گوجر گئے پرنتو ستگرو کے کرپا کی نار ان پر پڑی، انکے اوپر نام دان کی رحمت نہیں ہوئی -۔ اس بیچ بندھ گاؤں سے انکے گھر والے انہیں بلانے آئے۔ بہت آگرہ کرنے پر وے انکا کہا نہیں ٹال سکے اور انکے ساتھ گاؤں لوٹ آئے۔ آتے ہی خوشخبری ملی کہ انکی چاچی جی ویرومل کی ماتاجی کو پتر ستتان پراپت ہو گیا ہے۔ سب نے ملکر خوشی منائی۔ چھٹھی کے اوسر پر سوامی جی کو آسن پر وراجمان کر انکا خوب سمان کیا اور انکے چرنوں پر گر کر یہ بھجن گانے لگے۔ بھجن (سور پی لو) جت کتھ سنت رہنی سوبھارا، اہے وسندا رہنی چوبارہ۔ ...4 ستنجگت جی سوبھتا آہنی، پاپینی جا تھا پاپ مٹائین، گیان کرے گجکارا جت کتھ سنت---- ...2 سنت سدائی سیتل آہنی، تن من جی تھا تپتی بروائین۔ وسائے امرت دھارا جت کتھ سنت .3 سنت جیون کا دکھ کٹین تھا۔ پاپنی جی سے پاڑ پٹین تھا۔ جانی پربھو پسارا جت کتھ سنت ۏا ظریفَ---- ...4 مادھو سبھ ساں ملی ہلنی تھا، ہن چت چڈیچال چلنی تھا۔ رہی نبھ جیاں ت نیارا جت کتھ سنت ۏا ظریفَ---- (ارتھ) - جہاں جہاں سنت رہتے ہے وے ستھان سدا آبد رہے۔ سنت اس جگ کی شوبھا ہے۔ یہ اپنے گیان کی ورشہ دوارہ پاپیوں کے پاپ مٹا دیتے

ہے۔ سنت جن سدا شیتل رہتے ہے اور اوروں کے تن من کے تاپ کو بجھاتے ہے۔ امرت دھارا بسا کر سنت جیووں کے دکھ کاٹتے ہے، پاپوں کی جڑ اکھاڑ دیتے ہے۔ ہر جگہ پربھو کی لیلا ہی دیکھتے ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ سنت سب سے متر جل کر چلتے ہیں۔ اس سنسار میں آکاش کے سمان نیارے رہ کر سب سے سدوِیوہار رکھ کر چلتے ہیں۔ چاچی جی تو نہالر ہو گدڑھے۔ لڑکے کا نام مرچو رکھا گیا۔ پھر بارہ مہنے بعد چاچی جی کو دوسرا پتر جنما۔ جس کا نام ویرو رکھا گیا۔ اس گھٹنا کے بعد سوامی جی کا سواستھیہ بگڑتا گیا۔ دن پر دن کمزور ہوتے گئے۔ بہن مولی بائی کو کہا کہ کچھ کو جیون دان دلایا اب خود کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ کیونکہ جنم مرن ایشور کے ہاتھ ہے۔ ہمیں انکے کاریہ میں ہستشیپ نہی کرنا چاہیئے تھا۔ یہ کہہ کر بھجن کہنے لگے۔ بھجن (سور پھلو) قدرت سندے کمنی میں، نا ہے مجال کنہجی، ایشور سندے امن میں، نا ہے مجال کنہجی۔ .. .4ایشور بنائی آہے، قدرت پنہنجے کل ساں، پربھوج سندے چمن میں، نا ہے مجال کنہجی ۡذٓا ظریفؔ--- ...2ہی جے ہلنی تھا ہر دم، پران جیون جے پنڈ میں، روکرن سندی انھنی میں، نا ہے مزال کنہجی--- . .3پربھشروء رکھیوں آہے پنہنجے، وس میں ہی جمو ایں موت، جیون میں سندے دمنی میں، نا ہے مزال کنہجی--- ...4ہتھ میں سبھیئی ہیاتیو، مادھو تنہی مالک جے، خالق سندے گلنی میں، نا ہے مزال کنہجی ۡذٓا ظریفؔ--- ارتھ:- سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ قدرت کے کاموں میں کسی کو ہستشیپ کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ پرماتما کی شانتی میں دخل دینے کی کسی کی ہمت نہیں ہے۔ ایشور نے بڑی کلا کاری اور ترکیب سے یہ قدرت بنائی ہے اسلیے اسکے اس چمن میں کوئی ہستشیپ نہی کر سکتا۔ یہ پران جو ہر جیو میں نرنتر چل رہے ہے انکو روکنے کی کسی میں ہمت نہی ہے، پرماتما نے جنم اور مرتیو اپنے ہی ہاتھ میں رکھے ہے کوئی بھی ایک سانس نہ گھٹا سکتا ہے اور نہ بڑھا سکتا ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اس جگت میں جتنے بھی پرانی ہے ان سب کا جیون اس مالک کے ہاتھ میں ہے۔ اس سنسار روپی باغیچے میں مالک نے جو پھول اگالیے ہے ان سب میں کسی کے بھی ہستشیپ کرنے کی ہمت نہی ہے۔ ہم نے اس مالک کے رہسیہ میں ہستشیپ کیا ہے اس کارن ہمیں اس سنسار میں چلنا پڑے گا۔ انکی بہن رونے لگی اور کہنے لگی کہ آپ یہ کیا کہتے ہے۔ ایسی اشبھ وانی مکھ سے نہیں نکالو۔ انکی بہن اب 43,4 ورش کی ہوئی تھی۔ انکے پاس بیٹھے کر کہنے لگی کہ اس سنسار میں آپ ہی میرا سہارا ہے۔ پتاجی سرل سوبھاؤ کے ہے۔ میں آپکے بنا رہ نہی سکتی۔ میں آپ سے ونتی کرتی ہوں، کہ کہ آپ اپنے پران ابھی نہی تیاگیں۔ چھوٹی بہن کو اس پرکار ولراپ کرتے دیکھ کر انکا دل بھر آیا اور آنکھے ڈبڈبا گئی۔ اسی سمے انکو بہن کی شادی کا دھیان آیا۔ اور اسے کہنے لگے تم مت رووو۔ ویسے تو ہم ابھی اپنا شریر چھوڑ دیتے پرنتو برابر میرا تیرے پرتی کرتویہ رہا ہوا ہے۔ وہ رن مجھے چکانا ہے۔ تم رونا بند کرو۔ بھگوان سب بھلی کرینگے۔ پربھو کو یاد کرو۔ چنتا چھوڑ کر سب اس پر چھوڑ دو۔ تیرا کام نہ چنتا غم سے، ہری نام سمر دم دم سے، توں ہے ہری کا ہری ہے تیرا، میرا کام نہیں عالم سے، تیرا کام نہی رام چنتا سے، ہری نام سمر دم دم سے۔ اب دونو بہن بھائی پریم سے پربھو کو پکارنے لگے کہ اس کشٹ کی گھڑی میں تم آکر سہایتا کرو۔ آپ دیالو ہے آپ کا نام ہی ہے، دین دیال سو آپ ہم بچوں پر دیا کرو۔ ایسے کہ کر یہ بھجن گانے لگے۔ بھجن (سور تلنگ) پربھو توکھے پربی پکارین تھا، سک منجھاں تھا شیام سمبھارین۔ .4پربھو توکھے پربی پکارین، راہ نہارے سک ماں، سارین، ہے ہے ہنجو ہارین کرشن ۡذٓا ظریفؔ--- ...2پربھو توکھے پالک جانی، مالک جانی کھلک جانی، نین کھنی ت نہارین کرشن--- .3پربھو تنہجوں نام دیالرو، آہے کرپالو دین رکھوالوں، دھیان تنہجو دھارین کرشن--- .4پربھو تنہنجو اجھو سجانی، پریم رسائے بولی وانی، مادھو تن میں کرشن--- (ارتھ): سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ ہے پربھو! پربی آپ کو بڑے سنیہہ سے پکار رہے ہیں۔ ہے پربھو آپکے پربی آپکے آنے کی راہ دیکھ کر تھک گئے وے آپکے یاد میں آنسو بہا رہے ہے۔ ہے پرماتما، آپکے پربی آپ کو مالک و جگ کا رچیتا اور پالن ہار سمجھ کر آپکی پرتیکشا کر رہے ہے۔ ہے پربھو، آپ کا نام دیالو ہے اور آپ ہے بھی دیالو دین دکھیوں کے رکھوالے، اسلئے وے سدا آپ کو یاد کر رہے ہیں۔ ہے کرشن تمہارے پربی یہ جانتے ہے کہ آپ کا گھر انکے دل میں ہے استرلیے وے پریم سے آپ کو یاد کر کے دل میں ڈھس:بڈھ رہے ہیں۔ بہن مولی کی پکار بھگوان کے ہردے تک پہنچ گئی۔ مالک نے کنیا کی ونتی سویکار کر لی۔ اب سوامی جی دھیرے دھیرے ٹھیک ہوتے چل گئے۔ بہن کو سانتو نا دی کہ اب تم کوئی بچار مت کرو مالک نے تیرے بھاگیہ سے مجھے زندگی دی ہے۔ اب ہم اپنا پھجر اوشیہ پورا کرینگے۔ اسکے پشچات انکو سدا اپنے بہن کے رشتہ کی چنتا رہتی تھی۔ سوچتے تھے کہ کوئی یوگیہ ور مل جائے تو بہن کی شادی کر اس رن سے مکت ہوکر، اپنے مالک کو جاکر رجھاؤں۔ اس بیچ سویں تو کیرتن بھجن کرتے رہے۔ کبھی کبھی تھوڑے دنوں کے لیے لکی اور سادھ بیلا کا رٹن بھی کرتے رہے۔ آخر پربھو کی کرپا سے یہ کرتویہ پورن کرنے کا دن بھی آ گیا۔

بہن کے یوگیہ ور مل گیا۔ اپنی بہن کی شادی بڑی دھوم دھام سے شری موتی رام ٹیکچندانی سے کروا کر نشچنت ہو گئے۔ ایک کرتویہ نبھانے کے بعد انہیں سب سچے کرتویہ کا دھیان آیا۔ سو اب سیدھے شری راپچو رام کی دربار میں پھں:چہ۔ انہیں نویدن کیا کہ اب دیر مت کرو۔ کیسے بھی کر کے پورن ستگرو کا درشن کرواؤ۔ بھکت راپچورام انہیں لیکر سیدھے نئے ہالہ میں آئے جہاں ستگرو سوامی ٹیؤنرام کے گرو دادہ آسورام جی رہتے تھے۔ وے درویش سنسکرت اور پارسی کے پنڈت تھے۔ سوامی جی کو کہا بھائی! ہم آپ کو یوگیہ ستھان پر لے آئے ہیں۔ یہاں رہ کر آپ سنسکرت اور پارسی کا ابھیاس بھی کیجئے اور اسکے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی دیدار کرتے رہیے۔ سوامی ٹیؤیرام جی دو چار دن میں یہاں اپنے ستگرو کے درشن کرنے آتے رہتے ہیں۔ تمہیں اپنے ستگرو کا درشن ہوتا رہیگا انکا بھکت راپچورام کی بات بہت اچھی لگی۔ ودیا ادھئین کے ساتھ ستگرو مہاراج کی کرپا ہونے کی آس بڑی تھی۔ دادہ آسورام جی کے ستھان پر رہ کر انہوں نے دل و جان سے انکی سیوا کی۔ جب سیوا ونمرتا اور لگن سے دادہ صاحب خوش ہوئے تو سوامی جی نے انہیں نویدن کیا کہ صاحب! اپنی رحمت کی نظر کیجیے تاکہ سیکھ لوں دیو وانی، سنسکرت اور ودوانوں کی بھاشا پارسی۔ میرے اندر اتنی بدوی تو نہیں ہے، کنتو اپنا بالک سمجھ کر دیا درشٹی کیجیے۔ دادہ صاحب اس زمانے کے سنسکرت ایوں پارسی کے بڑے ودوان تھے۔ اس سمے چاروں طرف انکے ودوتا کی دھاک تھی۔ مادھو کی ونتی سویکار کر انہیں نہال کر دیا۔ کہا کہ یہاں بیٹھو اور یہ شلوک سنو-: "تونگری بہ دل است، نہ بہ مال، برجگی و اکلر است، نہ بہ سال۔" مادھو اس شلوک کا ارتھ ہے کہ ساہوکاری دھن پر نربھر نہی ہے پرنتو وہ نربھر ہے دل پر۔ دنیاں میں وہ دھنوان ہے جس کا دل بڑا ہے۔ اسی پرکار آیو میں بڑے ہونے سے کوئی بڑا نہی کہلایگا پرنتو بڑا وہ ہے جسمیں عقل ہے۔ ان شبدوں نے انکے دل پر گہرا پربھاؤ ڈالا۔ سمجھنے لگے کہ دادہ صاحب گیان کے ساگر ہے۔ اسلیے یہاں رہ کر گیان کی گنگا میں گہری ڈبکی لگا کر اپنے آپ کو یوگیہ بنانا ہے۔ دل میں من لگا کر سنسکرت اور پارسی کا ادھئین کرتے تھے اور رات کو بھجن کرتے تھے۔ وہاں ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی اپنے گرو کے درشن کرنے آتے رہتے تھے اور سوامی جی انکے درشن کا خوب پرسنہ ہوتے تھے۔ ایک دن اوسر پاکر انکے پیچھے نکل پڑے۔ دلن و جان سے انکی سیوا کرنے لگے تاکہ رحمت کی نظر ڈالے۔ انکا ستسنگ بھی سنتے تھے اور بھجن بھی گاتے تھے۔ جب گھر والوں کو پتہ چلا کہ مادھو پھر ڈب پر جا کر تگاریاں اٹھا رہا ہے، سو سب آئے انہیں لینے کے ترلیے۔ سویں ستگرو مہاراج جی کے سامنے درشن جھکا کر کھڑے رہے۔ آدر اور مریادہ کے کارن کچھ بھی نہی کہہ سکے اور ووش ہوکر گھر والوں کے ساتھ اپنے گھر لوٹ آئے۔ شریر بھلی یہاں تھا کنتو دل تو پریتم سے جڑا ہوا تھا۔ من پر بہت اداسی تھی کچھ بھی اچھا نہی لگ رہا تھا۔ ورہ میں گاتے رہتے اور آنسو بہاتے رہتے تھے۔ بھجن ماں ت دو ہو کیو آ کہیو، نہ تھو شیام اچے سکھ دھام اچے، منہجو جیئُنو اجایو جیریوں ۔ .4ماں تپرجھی پیرو نہ پا تو، مونساں شیام نباہی نا تو۔ پیئی پندھو پچھاں ماں ت روجو لچھاں، روآں واٹ واجھایو لیریاں .2ماں تپلی پتنی شیامو پکاریاں روئی آبو اکھینی ماں ہاریاں۔ نتھو تام ونے گھرو ونے، داڈھو سک ستایو جیریاں . .3داڈھو ورہ وچھوڑو بھاری، دہے شیام ویو ت مراری۔ کیاں کیئں ہانے، ٹکا کنہجے ٹاننے، نڈں نیہں لگایو جیریاں ذا ظریفَ--- ...4ماں ت مادھو دو ہو بکھشایاں، پنہجے پاندو گچیء میں پایاں۔ سکھی مونسا ملی کیو منتھ ملی، سندر شیام سرچایو جیریوں ذا ظریفَ--- ارتھ: سوامی جی نے اس بھجن میں اپنے پریتم کے لئے ورہ کو ویکت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے کونسا دوش کیا ہے .جو میرے شیام میرے پاس نہی آتے ہے انکے بنا میرا جیون ویرتھ ہے۔ میں نے سوچ کر اس راہ میں پاوں نہی رکھا۔ ہے شیام! آپ میرے ساتھ پریت کا ناتا نباہو۔ میں آپ کے آنے کی پرتیکشا میں تڑپھ رہا ہوں، اور آپکی راہ دیکھتے دیکھتے ویاکل ہو رہا ہوں، ۔ میں پل پتر شیام کو پکار رہا ہوں، انکے ورہ میں نینوں سے اشرو بہا رہا ہوں، ۔ مجھے انکے بنا نہ کھانا اچھا لگتا ہے۔ نہ ہی گھر اچھا لتا ہے۔ مجھے اسکی یاد نے بہت ستایا ہے۔ میرے سے شیام بچھڑکر مجھے بھاری ورہ کا درد دے گیا ہے۔ اب میں کیا کروں اور کہا جاؤں میں نے ان سے پہلی بار پیار کا ناتا جوڑا ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں اپنے دوشوں کے لئے شما مانگو آپ سب میرے ساتھ چلکر ونیہ کر میرے شیام کو مناؤ۔ نینوں میں نیند نہیں، چت میں چنتا لگی ہوئی تھی گرو کرنے کی۔ بنا پورن گیان کے نرگن کو جانکاری نہیں ہو سکیگی۔ پھر انجھو دیش تک کیسے پہنچینگے۔ اندر کے دوار کھولنے کی چابی تو گرو کے پاس ہے۔ گرو کرپا سے ہی آتمک گیان پراپت ہوگا۔ نام دوارہ ہی اس آتما کا پرماتما سے میل ہوگا اور یہ آتما سنسار کے بندھنوں سے چھوٹ کر مکت ہوگی۔ اس سچ کھنڈ کی منزل تک پہنچنے کے لئے قابل گرو کے مارگدرشن کی آوشیکتا ہے۔ گرو دوارا دیا گیا نام اس پتوار کے سمان ہے جو آتما روپی ناؤ کو کنارے پر پہنچایگی۔ آتما سنسار روپی کھارے ساگر میں رہ کر اس سواتی بوند کی پیاسی ہے۔ وہ پیاس گرو ہی بجھائیگا۔ سو اس بار اڑھ نشچیہ کیا کہ گرو چرنوں کی شرن لیں گے۔ پھر واپس بالکل نہی لوٹینگے۔ اب بھلی سمپورن

بندھ گاؤں واپس لوٹانے کا پریتن کرے۔ بس دو دن پشچات ایک راتری کے ٹنڈے آدم چلنے کی تیاری کی۔ پرماتما کو یاد کر نکل پڑے منزل کی اور۔ چلتے چلے اور یاد میں گاتے چلے۔ بھجن (سور وہاگو) انھیٔ دیش میں کیر بجائے گیان گیان ..4بلو ستگرو جے دری کاہے، دے سیس بھیٹا لاہے، شانت سروپ میں کیر سمائے - گیان گیان گیان ...2سچو گیان گروء کھا پاجی، سب بھولا بھرم بھلاجی، کرم جی ریکھا کرو مٹائے گیان گیان گیان .3لہو گیان ساں گھرو توں آدی، جی کو مادھو آہے بنیادی، مکتی پد ساں کی رو ملائے - گیان گیان گیان (ارتھ): سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ منشیہ جیون کی ایک سچی اور سہی منزل ہے -پرماتما کی پراپتی۔ اس تک پہنچنے کے لیے گیان کی آوشیکتا ہے۔ اور یہ سچا گیان کیول گرو دوارا ہی پراپت ہو سکتا ہے۔ اسلیے تم ستگرو کے دوار تک بڑھتا چل۔ تم ستگرو کے آگے اپنا سیس اتار کر بھینٹ کرو تاکہ ستگرو گیان دیوے جسکے دوارہ تم شانت سوروپ میں سما جاؤ۔ ستگرو سے سچا گیان پراپت کر اپنے من کے سب بھرم اور سندیہ مٹاؤ، پھر ستگرو گیان کے دوارا تمہارے کرم کی ریکھا ہی مٹا دینگے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ گرو دوارہ پراپت گیان سے تم وہ آدی گھر ڈھنڈوڈھ لو جو تمہاری اصلی منزل ہے۔ پھر تم اس گیان دوارہ مکتی پد کو پراپت کر لوگے۔ بھجن گاتے چلے اور ساتھ ساتھ گرو کو بھی یاد کرتے چلے۔ ایسے کرتے کرتے آخر آکر ٹنڈے آدم گرو کی دربار میں پہنچے ۔ اس سمے ستسنگ چل رہا تھا۔ ستگرو مہاراج جی کو ڈنڈوت پرنام کر ستسنگ میں بیٹھ گئے۔ پرنتو آج ستسنگ میں من ہی نہیں لگ رہا تھا۔ من میں تمنا تھی کامل ملاہ کے ملنے کی۔ چت میں چنتا تھی کہ کاش دیا کر اپنا لیوے اور کر لیوے اپنا۔ ستسنگ پورن ہوا۔ سب پربھی ایک ایک کر ماتھا ٹیک کر روانا ہو گئے۔ ستگرو مہاراج جی وراجمان تھے۔ اب انکی سمپورن درشٹی سادھ مادھو پر تھی۔ مادھو کا ہردے زور زور سے دھڑکنے لگا۔ کیسا نہ الوکک درشیہ تھا۔ مہوبت ملنے کی گھڑی آخر آ گئی۔ ہمت کرکے سوامی جی آکر ستگرو مہاراج جی کے چرنوں پر گرے اور ونتی کی کہ اب آشریہ دیکر اپنی شرن میں لے لیجیے۔ اب کتنا تڑپھاینگے؟ اپنے چرنوں کا داس بنائیے۔ سوالی بن کر سوال لیکر آیا ہوں، گرو کرنے۔ آج گرو منتر دیکر اپنا سیوک بنائیے۔ اب اس در سے بالکل نہ ہدونگا۔ ہاتھ جوڑ کر انہیں واروں وار ونتی کرنے لگے۔ بھجن (سورا تلنگ) گروپنلے چرننی جو دے دھیان، آش رکھی ماں در تے آیسی، آتم جو دے گیان ...4ستگرو تنہجے درتے سوالی، آش رکھی ماں آیسی والی، مالک تھی مہرابان--- .2 چرن کمل ماں چت میں دھیایاں، تاپ کلیش سبھی پاپ مٹایا پایا پد نربان--- .3ستگرو تنہجی صورت پساں ماں، من میں پنھجے مورت دساں ماں، اہو کری احسان---- ...4مادھو من ساں ستگرو دھیایاں پتر پتر کھن میں درشن پایاں، اہو دے توں دان گروپنھجے چرننی جو دے دھیان۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ ستگرو مہاراج جی! آپ اپنے چرنوں کا دھیان دیجیے۔ میں آس لیکر آپکے دوارہ پر آیا ہوں، ۔ مجھے آتم گیان دو۔ ستگرو مہاراج جی میں آس لیکر آپکے دوارہ پر سوالی بن کر آیا ہوں، ۔ ہے میرے مالک! آپ میرے اوپر کرپا کیجیے۔ میں آپکے چرن کمل کا من میں دھیان کر سب تاپ کلیش مٹانا چاہتا ہوں، اور نربان پد پانا چاہتا ہوں، ۔ ہے ستگرو مہاراج جی میں سدا آپکی صورت دیکھنا چاہتا ہوں،۔ اور من میں آپکی تصویر دیکھوں یہی احسان میرے اوپر کیجیے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ میں اپنے من میں ستگرو مہاراج جی کو یاد کرنا چاہتا ہوں، ۔ اور ہر پل آپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں، ۔ یہی دان آپ مجھے دیجیے۔ ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کا اتنا پریم دیکھ کر انہیں اٹھاکر اپنے گلے میں لگا لیا۔ انہیں کہا کہ بیٹے، گرو کرنا آسان بات نہی ہے۔ یہ مارگ بہت کٹھن اور کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ تم اسے سرل مت سمجھو۔ اس راہ پر چلتے چلتے بڑی بڑی مصیبتیں سامنے آیینگی۔ تمہیں بہت سی پریکشائے دینی ہوگی۔ پریت رکھ کر انت تک نبھانا ہوگا۔ پیر پیچھے نہی ہٹانا ہے۔ یدی انگد کے سمان پاؤں مضبوط رکھا تو رچکر لعل ہو جاو گے۔ تمہیں منزل ملے گی۔ ایسے سمجھاتے ہوئے انہیں یہ بھجن سنایا۔ بھجن ناہی سکھیوں مہبط مارگ، پرجھی پیر توں پائی پریتم۔ ...4واٹ کٹھن تھئی پریم پنتھ جی، نا ہے کانڈر جی جائی پریتم، نینھو لگھنو توڑ نبھائو، مکھن شیکھ بچائی پریتم۔ .2کئی نیہی بنی سنیہی، رہیا پوڑ پچھتائی پریتم۔ جیئڑے مرنو، مری جیئنو، کرنو سیس پھدائی پریتم۔ .3راہ انہیء تے رت جننندیو، نینھں جو نیجو لگائی پریتم، سورہ گھرندا مور نہ مڑندا، مادھو ہیئیں ہنڈائی------ ارتھ: ستگرو مہاراجی نے اس بھجن میں سوامی جی سے کہا ہے کہ یہ پرماتما سے پریم کرنے کا مارگ سگم نہیں ہے اسلیے تم سوچ سمجھ کر اس راہ پر پاؤں رکھنا۔ یہ پریم کا پنتھ بہت کٹھن ہے۔ اس پر نربلن کا کوئی ستھان نہی ہے۔ پریم کرکے اور انت تک نبھانا مکھن کی سلاخوں کو پکانے کے برابر ہے۔ اس پریم کی راہ پر کئی پربھی بن کر آئے پرنتو بعد میں وے پچھتائے۔ اس راہ پر جیتے جی مرنا ہے اور مر کر جینا ہے۔ اس راہ پر سیس قربان کرنا ہے۔ اس راہ پر رکت کی ندیاں ہے۔ تم اپنے اندر سنیہہ کا تیر لگاؤ۔ اس راہ پر بہادر اور ہمت والے ہی چل سکتے ہیں، وے کبھی نہی رکینگے۔ مادھو یہ بات تم اپنے دل میں بٹھا لو۔ سوامی جی نے ہاتھ جوڑ کر ستگرو مہاراج سے ونتی کی کہ میں دین آپکے

شرن آیا ہوں، -- در غم سے سگم بنانے والے بھی آپ ہی ہے۔ یہ راہ بھلی کٹھن ہے کنتو اس کٹھن راہ پر چلنے کی شکتی بھی آپ ہی دینگے۔ آپکی کرپا سے اس راہ کے شول بھی میرے لیے پھول بن جائیں گے۔ میرے سر پر آشیرواد کا ہاتھ رکھیے تو میں ان سب پریکشاؤں کو پار کر جاؤں۔ دکھ درد سہوں پر نہ کہوں | میں آج سب کچھ آپکے چرنوں میں ارپن کرتا ہوں، | آج کے پشچات میرا کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کا ہے۔ یہ جیون روپی نوکا ہے آج آپکے سپرد کرتا ہوں، ۔ آپ ہی سنسار روپی ساگر سے پار ترگائینگے۔ اس سنسار روپی ساگر میں بھیانک لہریں ہے، انیک گہرے بھنور ہے، اسلیے وحی نوکا پار پہنچیگی ۔ جس کا ملاح چتر ہوگا۔ مجھے اب کوئی بھی خطرا نہیں ہے۔ آپ ہی میرے اندر جوت لگاکر اندر اور باہر کے اندھکار کو دور کرینگے۔ ستگرو کے دوارا ہی پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں۔ میری آپ کو بار بار یہی ونتی ہے کہ اس داس پر سدیو اپنی کرپا درشٹی رکھینگے۔ یہ آسیس کیجیے کہ آٹھوں پہر دل میں اپنا ہی دھیان رہے۔ یہ کہ کر ستگرو مہاراج کے چرنوں میں سیس جھکا کر اس شبد دوارہ ونتی کی۔ بھجن (سور تلنگ) ستگرو توکھے سیس نمایاں، چرن کنول تنجا چت میں گھیایاں۔ . .4ستگروتنجے در تے سوالی، دین دیالی آہییں تون والی، پاند کچھیء گلنی پایاں، ستگر توکھے سیس نمایاں۔ ...2ستگروتنجو بھرپلو بھنڈارو، آہیں باجھارو کھلیلو دوارو، کنو کرپا جو چاہیاں، ستگرو توکھے سیس نمایاں۔ .3ستگرو مونتے پریم پیار جو، رہے دیا جو ہتھ میا جو، کرممنی کوٹ کٹیاں، ستگرو توکھے سیس نمایاں۔ ...4ستگروتوکھے کیاں سو بار پرنام، جوڑیں ہتھ سیس نمایاں۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ ستگرو مہاراج مے تیرے چرنوں میں سیس جھکاتا ہوں، اور چت میں سدا تیرے کمل کا دھیان کرتا ہوں، ۔ ستگرو مہاراج میں دوار پر سوالی بن کر آیا ہوں، ۔ آپ دین دیال ہے اور میرے مالک ہے۔ میں ونیت بھاؤ سے آپ کو سیس جھکاتا ہوں، ۔ ستگرو مہاراج آپکے بھنڈار سدا بھرے ہوئے ہیں آپ دیالو ہیں اور آپکے دوار سب کے لئے سدا کھلے ہوئے ہیں۔ میں آپکی کرپا کا ایک کن آپ سے سیس جھکاکر مانگتا ہوں، -- ستگرو مہاراج آپ میرے سر پر پیار کا و اپنی دیا کا ہاتھ رکھینگے تو میرے جنم جنم کے کرم کٹ جاینگیں۔ ستگرو مہاراج میں آپ کو سو بار پرنام کرتا ہوں، ہاتھ جوڑکر ونتی کرتا ہوں، کہ مجھے سمتی دیجیے تاکہ میں انت تک اس ناطے کو نبھاؤں۔ مادھو کے سنیہہ و شردھا کے وچن ستگرو مہاراج نے خوش ہوکر انکے سر پر آشیرواد کا ہاتھ رکھا۔ انہیں کہا کہ مادھو! ہم تمہاری ونمرتا اور ونیت بھاؤ پر اتی پرسنن ہے اور تمہیں ایک رہسیہ کی بات بتاتے ہیں جسے سدا یاد رکھنا۔ سچے گیان پراپت کرنے کی چابی ہے شردھا اور گرو کا آدر۔ مہا بھارت میں ایکلویہ کی اگادھ گرو بھکتی کا پرسنگ ہے۔ اسکی گرو بھکتی سنسار کے ادوتیہ ہے جس کا اور کوئی مساتر نہی ہے۔ گرو سے دور رہ کر کیول گرو کی مورتی کی ستھاپنا کر اسنے دھنر ودیا میں وہ پد پراپت کیا جس کا سنسار میں اور کوئی ثانی نہی ہے۔ ہم تمہے وہ پورانک کتھا وستار سے سناتے ہیں-: درشٹانت:- گرو دروناچاریہ کوروں اور پانڈووں کے راجگرو تھے۔ شستر ودیا میں انکا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ایک دن جب وے انکو شستر ودیا دے رہے تھے تو ایک بھیل بالک انکے پاس آیا۔ اسے راجکماروں کو ودیا پاتے ہوئے دیکھ کر شوق پیدا ہوا اور اسنے ارج کی کہ اسے بھی تیرنداجی سکھائی جائے۔ گرو دروناچاریہ نے کہا، "کہا یہ شہجادے اور کہاں تو ایک غریب کنگال کا لڑکا! میں تمہے شستر ودیا پردان نہیں کر سکتا۔" اسے لڑکے نے گرو کے پاؤں پکڑ کر بہت ونتی کی کنتو گرو دروناچاریہ نے ووشتا پرکٹ کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔ اب پریم پریم ہی ہوتا ہے۔ اسنے کیا کیا؟ گرو دروناچاریہ کے سوروپ کا دھیان کرنا شروع کر دیا۔ دھیان کر کر انکو اپنے اندر پرکٹ کر لیا۔ انکے نام کا شردھا سے سمرن کر پرتیدن تیرنداجی کا ابھیاس کرتا رہتا۔ اب اس (دروناچاریہ کی مورتی) نے اسکو تیر اندازی سکھا دی۔ گرو دروناچاریہ ایک دن سب راجکماروں کی پریکشا لے رہے تھے۔ انہوں نے آگیا دی کہ یہ کتا بھونک رہا ہے اسکے مں:ہ میں اس پرکار تیر مارو کہ اسکا بھونکنا بند ہو جائے۔ سب نے باری باری سے تیر چلائے پرنتو سب بیکار گئے۔ اس بھیل کے لڑکے نے جب آکر تیر مارا تو کتے کا بھونکنا بند ہو گیا۔ اب گرو دروناچاریہ آشچریہ چکت تھے کہ یہ ایک بھیل کا لڑکا راجکماروں سے آگے کیسے بڑھ گیا۔ اسے بلاکر پوچھا کہ تیرا گرو کون ہے؟ تونے یہ تیرنداجی کی شکشا کس سے لی ہے؟ اس بالک نے کہا کہ یہ ودیا مینے آپ سے ہی سیکھی ہے، آپکے انکار کرنے پر آپکی صورت کو اندر پرکٹ کرکے شردھا اور بھکتی کے دوارہ مینے یہ سب پراپت کیا ہے۔ درشٹانت بتاکر ستگرو مہاراج کہنے لگے کہ گیان روپی خزانے کو پانے کی چابی ہے شردھا اور وشواس۔ گرو سے وحی ششئے جان پراپت کر سکے گا جسکے دل میں گرو کے لئے گہری شردھا ہوگی۔ بنا شردھا جان کی کلپنا بھی نہیں کر سکتے۔ گرو کتنا بھی مہان گیانی کیوں نہ ہو، پرنتو یدی ششئے کے دل میں گرو کے لئے گہری شردھا نہیں ہوگی تو وہ گرو سے کچھ نہیں پراپت کر سکے گا۔ پرنتو یدی ششئے کے دل میں گرو کے لئے شردھا ہے تو وہ گیان کا اکھٹ خزانا پراپت کر سکے گا۔ تم نے دیکھا کہ ایکلویہ گرو کے پرتی گہری شردھا اور اٹوٹ وشواس کے دوارہ گرو کی انوپستھتی میں بھی وہ کچھ پراپت کر سکا جس سے وہ سدا کے لیے

امر ہو گیا۔ یہ سب سن کر سوامی جی گہرے سوچ میں پڑ گئے۔ اب ستگرو مہاراج نے پوچھا کہ مادھو تم یہ ورت نبھا سکوگے؟ یہ سن کر سوامی جی ستگرو مہاراج کے چرنوں میں گر پڑے اور اس دوہے دوارہ اپنی شردھا کے پھول ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں ارپت کیے وے نر اندھ ہے، جو گروکو کہتے اور، ہری رٹھے گرو ٹھوڑ ہے، گرو روٹھے ناٹھی ٹھوڑ۔ دوہا پورا کر نویدن کیا کہ ستگرو مہاراج! میں نے بھگوان تو نہیں دیکھا ہے، پرنتو بھگوان روپی گرو کا درشن اوشیہ کیا ہے، اور میرا وشواس ہے کہ یدی اس جنم میں بھگوان کا درشن ہوا تو وہ آپکی کرپا سے آپکے دوارہ ہی ہوگا۔ میری بس ایک ہی تمنا ہے کہ آپکے چرنوں کا واس ملے۔ آپکی کرپا پراپتی ہی میرے جیون کا دھییہ ہے اور اسے پراپت کرنے کے لئے میں جیون بھر تپسیا کرتا رہوں گا۔ سویہ سدھ ہوتے ہوئے بھی ستگرو کے پرتی کتنی ونمرتا اور سمرپن تھا انکے ہردے میں۔

ستگرو مہاراج انکی پرتی شردھا اور سنیہہ دیکھ کر بہت پرسنہ ہوئے اور اس بھجن دوارہ انہیں گیان دیا۔ بھجن (سور ٹوری) آہیں آتم روپ توں پنہنجو پان، ست چت اکھنڈ پنہنجو روپ سجان۔ .4دیہہ ستھولن توں کارن ناٹھی، سوکشم دیہہ نہ سادھارن آہیں، سبھکھاں نیارو توں نارائن آہیں، کرٹھ بھرمنی جو توں دل ماں بھان---- .2پنچکوشکھاں نیارو آہیں، پر ماتم روپ توں پیاروں آہیں، سبھ جگ جو توں سدارو آہی، کھول اکھیوں پنہنجو پان پچھان---- .3 جاگرت سپنو ششوپت ناہی، وشو نہ تیجس پراگیہ آہیں، ساکھی روپ توں سبھ جو سائی، جانو اندر میں ہیؤ اہجان---- ...4تو نئی وشو جو کرتا آہیں، پوشن وارو بھرتا آہیں، پرلے روپ پنی ہرتا آہیں، مادھو ہی سبھ تنہنجو مان۔ ارتھ: ستگرو مہاراج اس بھجن میں گہرے رہسیہ کی بات کہتے ہیں۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ تم سویں پرماتما کے انش آتم سوروپ ہو، تم اپنا ستیہ سوروپ اکھنڈ روپ پہچانو۔ تم دیہہ ستھول نہیں ہو دیہہ کارن نہیں ہو، نہ ہی سوکشم دیہہ اور نہ سادھارن دیہہ ہو تم سب سے نیارے سویں نارائن ہو اسلیے تمہارے من میں جو بھرم ہے انہیں نکالو۔ تم ان پانچ کوشوں سے نیارے ہو۔ تم اس پیارے پرماتما کے روپ ہو۔ سارے جگ کے تم سہارے ہو اسلیے اپنی آنکھیں کھولو اور اپنے آپ کو پہچانو۔ جو تم جاگرت میں ہو، وہ تم نہیں، تم سوپن میں جو دیکھتے ہو وہ بھی تم نہیں ہو، تم سشوپت بھی نہی ہو نہ تم وشو ہو نہ تیجس ہو نہ ہی پراگیہ ہو۔ تم تو کیول سب کے ساکشی روپ ہو۔ یہ بات تم اپنے اندر جانو۔ تم ہی وشو کے کرتا ہو اور تم ہی اسکا پوشن کرنے والے ہو۔ پرلے کرنے والے مالک بھی تم ہی ہو۔ ہے مادھو یہ شکتی سب تمہاری ہے۔

ستگرو مہاراج گیان کے ساگر تھے۔ اب اپنے ششے پر اتی پرسنہ تھے اور خوش ہوکر انہیں گیان روپی گنگا میں خوب ڈبکیا کھلا رہے تھے۔ کہنے لگے ہے پتر۔ تم چونده ترپٹی، تین دی ہوں، تین جیووں اور پانچ کوشوں سے نیارے درشٹا روپ ان سب کے جانے والے تمہارے اندر ہے۔ ہم توتمہے کیول تمہارا سچا سوروپ دکھاینگے تاکہ تم اپنے آپ کو پہچان سکو اور اپنے آپ کو پہچاننے سے ہی مکتی ملے گی۔ اسے ہی آتم گیان کہتے ہے۔ پورن ستگرو اپنے ششے کو کیول آتم جان پراپت کرنے کا راستے بتاتے ہیں۔ سوامی جی ستگرو مہاراج سے پوچھنے لگے کہ ستگرو اپنے ششے کو وہ راستا پہچانا کیسے دکھاتے ہیں۔ تب ستگرو مہاراج نے یہ سمجھانے کے لیے ایک درشٹانت بتایا۔

درشٹانت:- ایک بار ایک شیرنی بچہ پیدا کر کے آپ شکار کو چلی گئی۔ پیچھے سے بھیڑے چرانے والا پالی آ گیا۔ اسنے بچہ کو اٹھا لیا اور بھیڑ کا دودھ پلا کر اسے پال لیا۔ اب وہ شعر کا بچہ بڑا ہو گیا۔ اتفاق سے ایک شعر وہاں آ گیا، اسنے دیکھا کہ ایک شعر کا بچہ بھیڑوں کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ وہ اس شعر کے بچہ کے پاس گیا اور کہا تو تو شعر ہے۔ بچہ نے کہا "نہیں میں تو بھیڑ ہوں،" شعر نے پھر کہا، شعر نے پھر کہا، "نہیں تو شعر ہے۔" شعر کے بچہ نے پھر وحی بات دہرائی کہ نہی، میں بھیڑ ہوں، ۔ اس شعر نے کہا میرے ساتھ ندی پر چل۔ جب ندی کے کنارے پر پہنچے تو شعر نے کہا کہ پانی میں دیکھ تیری اور میری شکل ایک ہے۔ شیرنی کا بچہ کہتا ہے، ہاں! پھر شعر نے کہا، میں گرجتا ہوں، تو بھی گرج۔ شعر گرجا، ساتھ ہی شعر کا بچہ بھی گرجا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھیڑیں بھاگ گئی اور پالی بھی بھاگ گیا۔ اب اس شعر کے بچہ کو گیان آیا کہ میں بھی اس بڑے شعر کے سمان ہی ہوں، ۔ یہ دیکھ کر بڑے شعر کو بہت پرسنطع ہوئی کہ آج میں نے ایک بھولے ہوئے آپنے نج سوروپ سے ونچت شعر کو اپنا واستوک سوروپ دکھایا ہے۔ اسی پرکار پورن ستگرو سچے آتم گیان دوارہ اپنے ششے کو اپنا سچا آتم سوروپ دکھاتے ہیں۔ اور یہ سمجھاتے ہیں کہ وہ اس مالک کا انش ہے۔ اندریا بھیڑے ہے، پالی یا چرواہا من ہے۔ جب کبھی جگیاسو کو پورن گرو ملتا ہے تب وہ اسے کہتا ہے تو آتما ہے اور پرماتما کا انش ہے۔ تو اندر جاکر اپنے آپ کو پہچان اور پرکھ۔ جب پورن ستگرو کے مارگ درشن میں آتما اپنے آپ کو پہچان لیتی ہے۔ تو من اور اندریوں سے چھٹکارا پال لیتی ہے۔ یہ کہہ کر پھر ایک شبد دوارہ آتم گیان کا رہسیہ سمجھانے لگے۔ بھجن (سور ٹوری) آہ ست چت آنند روپ تنہجوں، ہی اکھنڈ روپ انوپ تنہنجو۔ ...4ہی پھرنی جیںء سنسار اتھئی، بانیوں جگ میں جی کی جسار اتھئی سبھ کلپتی جو وہنوار اتھئی آہے ست روپ سوروپ تہنجو۔ ...2برہم میں اوم اچار تھیو تہی ماں کرتا روپ کرتار تھیو سبھ مایا جوت پسار تھیو تنہں میں انو

روپ اروں تہنجو ...3ہن مایا ماں مہ تتو بن یا تنی تتونی ماں ای گن تھیو تنی گننی پنہجا انش رچیا ...4آہ مادھو سبھ میں سار سچو آہے برہم روپ نر دھار سچو آہے ککھ پن میں کارتر سچو سو بھوپنی جو نہ بھوپ تہنجو۔ (ارتھ):- اس شبد میں ستگرومہاراج جی نے سمجھایا ہے کہ تم ست چت آنند روپ ہو۔ تمہارا اکھنڈ اور انوپ روپ ہے۔ یہ سنسار چکری کے سمان ہے۔ سنسار کے اندر جو کچھ تم دیکھتے ہو یہ سب جھوٹھی مایا ہے۔ تمہارا جو سچا آتما روپ ہے وحی ستیہ سوروپ ہے۔ سب سے پہلے ۳ کا اچارن ہوا۔ اس سے کرتا روپ کرتار بنا۔ اسکے بعد مایا کا نرمان ہوا۔ اس میں تمہارا انروپ ہے۔ اس مایا سے یہاں تتو بنے۔ انہیں تتووں میں سے گن بنے۔ ان گنوں نے اپنے انشوں کی رچنا کی ان انشوں میں انو روپ تمہارا ہے۔ ان سب میں سچا سار وہ برہم روپ پرماتما ہی ہے۔ وہ پرماتما سب کا آدھار ہے۔ اس پتے پتے میں سچے کرتار ہے۔ وحی پرماتما تمہاری آتما کا سوامی ہے۔ ستگرو مہاراج جی نے انہیں سوکشم گیان بتا کر گرو منتر کا دان دیا۔ منتر دیکر ستگرو مہاراج جی کہنے لگے مادھو! یہا رہ کر تمہیں کچھ نیموں کا پالن کرنا ہوگا۔ ان نیموں کا پالن کرنے سے تمہے پورن پد کی پراپتی ہوگی۔ مجھے پرسنطع ہوئی ہے کہ تمہارے اندر پورن ششے کے سبھی گن اتپن ہو گئے ہے۔ بس اب ان نیموں کا پالن کرتے کرتے تم سنسار کے بندھنوں سے مکت ہوکر ودیا مکت بن کر ایک دن پرم پد کو اوشیہ پراپت کروگے۔ پرنتو یہ سب سچی کرنی سے ہی سمبھو ہوگا۔ یدی کرنی سچی نہیں ہے تو کتھنی بیکار ہے۔ پھر اس نام لینے سے کمائی سپھل نہی ہوگی۔ ایسا کہہ کر ستگرو مہاراج جی نے انکو ایک درشٹانت سچی کرنی کا بتایا-: درشٹانت:- ایک گاؤں میں ایک پہنچے ہوئے سنت پدھارے۔ انکی کیرتی چاروں دشاؤں میں پھیل گئی۔ دور دور سے دکھی پرانی انکے درشن اور آشیرواد کے لئے آنے لگے۔ کوئی بھی سوالی انکے دوار سے خالی نہی لوٹا۔ یہ سن کر ایک ماں اپنے بیمار بیٹے کو لیکر انکے شرن میں آئی۔ اس دربل بالک کو دیکھ کر سنت جی نے دل میں دیا آ گئی۔ اس ماں کو بلاکر پوچھا کہ اس بالک کو کونسا کشٹ ہے۔ وہ رواںسی ہوکر بولی مہاراج سب ویدیہ حکیموں کو دکھایا پرنتو کوئی بھی دوا اثر نہی کرتی۔ بیماری کا کسی کو پتہ ہی نہی چلتا۔ بس بالک دنوں دن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ سنتوں نے ماں سے پوچھا کہ یہ بالک کیا کیا کھاتا ہے۔ مہلا نے اتر دیا ''مہاراج! جو گھر میں بنتا ہے وہ سب کھاتا ہے پرنتو سارا دن گڑ پر مار ہے گڑ کا پیچھا ہی نہی چھوڑتا'' سنتوں نے مہلا کی بات سن کر اسے سات روز بعد آنے کے لئے کہا۔ مہلا 'ستیہ وچنا' کہہ کر جاتی رہی۔ مہلا نے ایک ایک دن گن کر کاٹے۔ آخر وہ شبھ دن آیا۔ اسنے پربھات کو اٹھ کر سنان کیا اور بالک کو لیکر سنتوں کی اور چل پڑی اور آخر منزل پر پہنچ گئی۔ سب کے چلے جانے پر سنت جی نے ماں کو بچہ سہت بلایا۔ بالک کو اپنے پاس بٹھاکر اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ بیٹے! آج کے پشچات گڑ بالکل نہی کھانا۔ بالک نے سنتوں کے چرنوں میں جھک کر یہ پرن کیا کہ آج کے بعد گڑ کو ہاتھ نہی لگاؤنگا۔ یہ سب دیکھ کر مہلا کے من میں ایک شنکا اتپن ہوئی ۔ سوچنے لیگی کہ سنت جی نے بالک کو نہ کوئی دوائی دی نہ کوئی پھنکی کیول بالک کو کہا کہ گڑ مت کھانا۔ یہ بات تو سنت جی پچھلی بار بھی کہہ سکتے تھے بیکار میں مجھ وردھا کو دس کوس کا چکر کٹوایا۔ مہلا کے چہرے پر شنکا کے بھاؤ دیکھ کر سنت جی اسکے من کے بھاؤ سمجھ گئے، کہا کہ ماں! تمہیں کوئی شنکا ہو تو پوچھو۔ ہم اسکا سمادھان کرینگے۔ اس پر مہلا بولی، میں یہاں سے دس کوس دور رہتی ہوں، ۔ پچھلے سپتاہ جب میں آپکے پاس آئی تھی تو آپنے مجھے سات روز پرشچات آنے کے لیے کہا تھا۔ میں نے سوچا شاید آپ بالک کے لئے کوئی اوشدھی تیار کرنا چاہتے ہے۔ کنتو آپنے تو اسے کچھ بھی نہی دیا۔ کیول کہا کہ آج کے بعد گڑ مت کھانا۔ سو یہ نصیحت تو آپ اسے پچھلے سپتاہ بھی دے سکتے تھے۔ پھر آپنے مجھ وردھا کو دس کوس کا چکر کیوں کٹوایا۔ اس پر سنت جی نے اتر دیا کہ ماتاجی! جب آپ پہلی بار اس بالک کو لیکر میرے پاس آئی تھی تب مینے اسکی بیماری کا کارن سمجھا تھا۔ بیماری کا کارن گڑ تھا اور گڑ چھوڑنے کے بنا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم نے یہ نصیحت اسے دینی چاہی، پرنتو اس دن بھوجن میں ہم نے گڑ کھایا تھا ایسی ستھتی میں ہم اسے گڑ نہی کھانے کی نصیحت کرتے تو اسکا اثر بالکل نہی ہوتا، کیونکہ بنا کرنی کے کتھنی بیکار ہے۔ ہم نے پورا سپتاہ گڑ کھانے سے پرہیز کی ہے۔ اور اسکے بعد ہی بالک کو گڑ کھانے سے منع کیا ہے۔ اسلیے ہماری کرنی کا کتھنی پر پربھاؤ ہوگا اور بالک اب گڑ بالکل نہی کھایگا اور ایشور کی دیا سے اوشیہ ٹھیک ہوگا۔ یہ بات سن کر مہلا کے دل میں سنت کے لئے پہلے سے زیادہ شردھا اور آدر پیدا ہوئے۔ یہ درشٹانت بتا کر ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی سے کہا کہ بیٹے اس راہ میں سچی کرنی سے ہی منزل پر پہنچ سکیں گے۔ اس بات کو بھلی پرکار سمجھانے کے لئے بھجن سنایا بھجن (سور ہسینی) رہنی ساں یوگی سدھیء کھے کھا پائین، پھرناں سب مٹائے برہم میں سمائین۔ .4دھرے دھیان دتر میں اوم جے اکھر جو، پرانی کھے روکے ٹک میں ٹکائین۔ ...2وہنی سے ویراگی پدم سدھ آسن تے، ورتیء کھے ت دوارے دسوے لگائین۔ .3سنی ساز سہنو انہد جے آواز جو، شبد سان سرتی موڑے ت ملائین۔ ...4سدھیء

سان سادھ مادھو مدراؤں اکھنڈ جوت انجھو اندر میں جگائیں۔ (ارتھ): ستگرو مہاراج جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ شدھ آچرن سے یوگی جن سدھی کو پراپت کرتے ہیں۔ اس پرکار رہنی سے بھرم بھلاکر وے برہم سے سما جاتے ہے۔ دل میں # کا دھیان کر پرانوں کو روک کر دھیان تیسرے نیتر میں لگاتے ہے۔ وے سدھ پروش پدماسن یا سدھ آسن میں بیٹھ کر اپنی ورتی دسویں دوار میں لگاتے ہیں۔ وے انترمکھ ہوکر انتراتما کے سندر سا جو انہد کو سن کر اپنی صورت کو موڑکر شبد کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ وے سدھی کے ساتھ مدراؤں کو سادھ کر اپنی انتراتما کے انجھو کی اکھنڈ جوت جگاتے ہیں۔ سوامی جی ہاتھ جوڑر کر نمرتاپوروک سامنے بیٹھے تھے اور انکے دوارہ دیا گیا گیان پریم پوروک گرہن کر رہے تھے۔ ستگرو مہاراج انکا سنیہہ ایوں شردھا دیکر انہیں گیان روپی گنگا میں گہری ڈبکیاں دلا رہے تھے۔ ستگرو مہاراج فرمانے لگے کہ انسان میں دو پرکار کی شکتی ہے۔ ایک شریرک دوسری مانسک۔ جو کاریہ اندریوں دووارا کیا جاتا ہے اسے شریرک شکتی کہا جاتا ہے۔ جو کاریہ من اور گیان اندریوں سے کیا جاتا ہے اسے مانسک شکتی کہا جاتا ہے۔ اس شریرک شکتی کو پراپت کرنے کے لئے یہ آسنہ کرنے چاہیئے۔ سہاسن، پدماسن، اردوپگماسنن، مستیندراسن، اردوومستیندراسن، سرواگ آسننن، شیرشاسننہ، پشچموتان آسننہ، اردو پشچموتان آسن۔ ان آسننوں کو نیمپوروک کرنے سے شریر نروگ ایوں سوستھ رہیگا اور سوستھ شریر میں ہی سوستھ من نواس کرتا ہے۔ اس شریر کو ایشور کی دی ہوئی امانت سمجھ کر اسے سوستھ رکھنا چاہیئے۔ اس شریر روپی مندر میں ایشور روپی آتما نواس کرتی ہے۔ اسلیے شریر کی شدوی اور شکتی کے لئے پریتن کرنا آوشیک ہے۔ شریرک شکتی کے ساتھ ساتھ مانسک شکتی کے وکاس کے لئے ان نیموں کا پالن کرنا چاہیئے۔ (۱) پورن برہم چریہ ارتھات من، کرم اور وچن شدھتا (۲) چوبیس گھنٹوں میں کیول ایک بار بھوجن کرنا۔ (۳) شدھ بھوجن کرنا ارتھات سادہ اور پوتر بھوجن کرنا۔ (٤) نشیلی وستوئیں جیسے کہ تمباکو، شراب آدی بھول سے بھی پر یوگ میں نہ لانا۔ (۷۵) اپنے شریر اور وستروں کو سوچھ رکھنا (٦) جبان کو سدا پوتر رکھنا، کبھی بھی اپریہ شبد نہی بولنا (۷) اپنے من کے وچاروں کو سدا پوتر رکھنا۔ کبھی بھی خراب وچاروں کو اندر آنے کی اجازت نہی دینا (۸) یتھا سمبھو شبھ ایوں ستکرم کرنا (۹) سنسارک پدارتھوں کی چاہت نہیں کرنا۔ (۱۰) من کو اوشوسنیہ سمجھ کر ساودھان رہنا اور اپنے بس میں رکھنا (۱۱) پراتکال چار بجے اٹھ کر دھیان ایوں سمرن کرنا۔ اپروکت اپائے بتانے کے پشچات ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کو ایک نو انچ لمبا و چار انچ چوڑا کاغذ لانے کے لئے کہا اور اس پر نمن لکھت منتر کالی سیاہی سے لکھنے کی اعضا دی۔ ''میری اچھا شکتی پربل ہے، میں اس شکتی کے بل سے سمست کاریہ پورن کر سکتا ہوں، ۔'' پرتی دن ایک منٹ کے لیے اس کاغذ کو کھول کر دیکھتے رہنا اور آنکھے بند کر جتنا ہو سکے من کو ایکاگر کر اپروکت منتر کہتے رہنا۔ اسکے بعد کاغذ لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لینا اور دن رات جب تک جاگتے رہو تب تک ایک ایک گھنٹے کے بعد اس کاغذ پر لکھے منتر پر ایک ٹک دھیان لگا کر اس منتر کو کہتے رہنا۔ سوتے سمے چار منٹ دھیان لگاکر چالیس بار یہ منتر کہ کر پھر سو جانا۔ اسکے ساتھ چندرما اور سوریہ پر بھی دھیان لگانا۔ سوریہ کے ادے اور است ہوتے سمے جب سوریہ گول دکھتا ہے اس سمے اس پر دو منٹ دھیان لگانا پرنتو پلک نہی جھپکنا۔ پرارمبھ میں تھوڑا تھوڑا دھیان لگانا پھر بڑھانا۔ اسی پرکار چندرما پر بھی دھیان لگانا۔ پرنتو چندرما پر کیول شکل پکش میں ہی دھیان لگانا۔ دھیان لگانے کے آدھے گھنٹے تک آنکھوں پر پانی مت لگانا۔ اس منتر کی مہمہ بہت بڑی ہے۔ جس سمے یہ منتر سدھ ہو جائیگا تب تمہارے اندر اپار شکتی اتپن ہو جائیگی اور اس شکتی سے تم ہر کاریہ کو سمپورن کر سکونگے۔ اس منتر سے تمہاری سنکلپ شکتی مضبوط ہو جائیگی اور اس سنکلپ شکتی دوارہ تم اپنی منزل تک پہنچ سکوگے۔ جو تم چاہو گے اسے پراپت کر سکوگے اور جو تم بننا چاہیگے ویسے ہی بن جاو گے۔ اسکے بعد اپنے من کو برہم سوروپ بنانے کے لئے ان یوگ مدراؤں کا ابھیاس کرتے رہنا۔ مدرائیۓ بھی پانچ پرکار کی ہوتی ہے۔ (۱) کھیچری (۲) بھوچری (۳3) چاچری (٤) اگوچری (۵) انمنی۔ انہیں نمن لکھت ودھی سے سادھا جا سکتا ہے۔ (۱) رسنا کو اوپر تالو سے لگاکر دھیان لگانے سے کھیچری مدرا کو سادھ کر بس میں کیا جا سکتا ہے۔ (۲) اڑا اور پنگلا ناری سے پران اپان وایو دوارہ پراناپام کر بھوجری مدرا کو سادھا جا سکتا ہے۔ (۳) نیتروں دوارہ برکٹی سے دھیان لگاکر چاچری مدرا کو سادھا جا سکتا ہے۔ (٤) اپنے کانوں کو بند کر انہد شبد دوارہ اگوچری مدرا کو سادھا جا سکتا ہے۔ (۵) دسوے دوار میں دھیان لگاکر انمنی مدرا کو سادھا جا سکتا ہے۔ مدراؤں کا گیان دینے کے پشچات ستگرو مہاراج جی کہنے لگے کہ منتر یوگ کا دھیان اس طرح کرنا۔ پہلے سدھ آسننن میں بیٹھ کر آتم سوروپ میں دھیان لگاکر گرو منتر ڈھائی گھنٹے یکتی اور ودھی سے سوچھ ستھان پر بیٹھ کر سمرن کرتے ہوئے ان دس انہد اواجوں کو سننا۔ (۱) شرنکھ (۲) سارنگی (۳) بین (٤) چنگ (۵) ستار (٦) مودنگ (۷) بھیرو (۸) پاءل (۹) سنگھ گرجنا (۱۰) بادل۔ ان آواجوں کو سننے کے لئے پہلے سدھ آسننہ باندھ کر بیٹھنا تاکہ سارا شریر سیدھا اور گردن بھی سیدھی رہے۔ نگاہ ناک کے اگر بھاگ پر لگاکر پراناپام

کرنا۔ ناک کی ایک طرف کی ناسکا سے پران دھیرے دھیرے اوپر چاکر تھوڑی دیر شکتی انوسار روک کر دوسری اور کی ناسکا سے دھیرے دھیرے اتارنا۔ یہ دھیان رکھنا کہ جتنا سمے ساس اوپر چڑھانے میں لگے اتنا ہی سمے سانس نیچے اتارنے میں بھی لگنا چاہئیے۔ اس پرکار پرانایام کر اپنی صورت اس میں لگاکر اندر میں مہامنتر کے ارتھ کا بچار کرنا۔ اس یوگ کو کرنے سے من آتم سوروپ میں لین ہو جائیگا۔ ستگرو مہاراج کہنے لگے کہ ہم تمہیں راج یوگ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ راج یوگ اس طرح کرنا | اس یوگ کے آٹھ انگ ہیں (4یم (2)نعم (3)آسنئن (4)پرانایام (5)پرتہار (6)دھارنا (7)دھیان (8)سمادھی یم کے پھر دس لکشن ہیں (4اہنسا (2)ستیہ بولنا (3)چوری یا جھوٹھ کپٹ نہ کرنا (4)برہم چریہ کا پالن کرنا (5شما (6)دھیرج (7)دیا (8)آرجیہ (9)کم کھانا (40)شوچ۔ نعم کے نمرلکھت دس لکشن ہیں۔ (4تپ (2)سنتوش (3)ستگرو ست شاستروں و ایشور میں شردھا (4)دان (5)ایشور کا سمرن (6دھیان (7)دھیریہ [8]اڑھتا (9)شرون، جاپ۔ لے یوگ کے لئے دو مکھیہ آسن ہیں (4سدھ آسننہ (2)پدم آسننہ سدھ آسنن اس پرکار کیا جائیگا سب سے پہلے پالکتھی مار کر زمین پر بیٹھنا چاہئیے۔ اسکے بعد بائیں پاؤں کی ایڑی کو کھینچ کر اندر رکھنا چاہئیے، اسکے بعد داہیں پاؤں کی ایڑی کو اوپر رکھنا چاہیئے اور میرودنڈ کو سیدھا رکھ کر بیٹھنا چاہئیے۔ پدم آسننہ میں اس پرکار بیٹھنا چاہئیے سب سے پہلے زمین پر مرگھچھالا کمبل یا آسن بچھا کر اس پر پالکتھی مار کر بیٹھنا چاہئیے۔ اب بایاں پاؤں دائی جانگھ پر رکھ کر دایاں پاؤں اٹھا کر بابیں جاندھ پر رکھ کر بیٹھنا چاہئیے۔ اب دونوں ہاتھ پیچھے کر بانیے ہاتھ سے دایے پاؤں کے انگوٹھے کو اور داہیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کے انگوٹھے کو پکڑنا۔ اس کو پدم آسننہ کہتے ہیں۔ اس پرکار یوگابھیاسن کا گیان دیکر ستگرو مہاراج کہنے لگے کہ یوگ کا نعم سے نتیہ پرتی ابھیاس کرنے پر ہمارا من برہم سوروپ بن جائیگا اور ہم اپنی ہی انتر آتما میں گہرا اندر جاکر پرماتما کے درشن کر مکتی پراپت کر سکتے ہیں۔ یہی منشیہ دیہہ دھارن کرنے کا ادیشیہ ہے۔ پرماتما نے ہمیں یہ شریشٹھ منشیہ جامہ، جسے اشرپھے مخلوقات کہتے ہیں، اسلیے دی ہے کہ ہم نام کا سمرن کر پرماتما کو پراپت کر سکیں۔ یہ سب کیول اسی منشیہ جیون میں سمبھو ہے۔ یدی ہم نے اس جنم کو مایا جال میں پھنساکر مورکھتا سے ویرتھ گنوا دیا تو پھر ہم پچھتاینگے اور پھر پچھتانے سے کچھ بھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے ستگرو مہاراج نے ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت : ایک بڑا غریب دوکاندار تھا۔ اسکا گجارا نہیں ہوتا تھا۔ اتفاق سے ایک مہاراج اسکے پاس آئے۔ اس دوکاندار نے بڑے پریم سے انکی سیوا کی۔ جب مہاتما پرسننہ ہوئے تو ارج کی میں غریب ہوں، ۔ میرا گجارا نہی ہوتا، آپ مجھ پر کرپا کرو۔ مہاتما مہربان ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ میرے پاس پارس ہے، میں تمہیں تین مہنے کے لئے دیتا ہوں، ۔ اتنے سمے میں چاہے جتنا سونا بنا لینا۔ مہاتما تو کرپا کرکے چلے گئے، لیکن جیو کے اپنے بھاگیہ بھی کچھ ہوتے ہیں۔ یہ دوکاندار بازار گیا۔ پوچھا کہ لوہے کا کیا بھاؤ ہے؟ لوہے والوں نے کہا پہلے تو پانچ روپیے من تھا اب نا روپیے من ہے۔ کہتا ہے ”مجھے یہ گھاٹے کا سودا نہیں کرنا۔“ مورکھ کو اتناپتہ نہی کہ ایک من سونے کا کتنا روپیہ ہوتا ہے۔ کہتا ہے ”جب پانچ روپیے من ہوگا تب کھریدوں گا۔“ گھر لوٹ آیا۔ دوسرے مہین پھر بازار گیا اور پوچھا لوہے کا کیا بھاؤ ہے؟ دوکاندار نے کہا، ”لالاجی، اب تو اٹھارہ روپیے من ہے۔“ کہتا ہے، ”جب پانچ روپیے من ہوگا تب کھریدوں گا“تیسرے مہینے پھر بازار گیا اور پوچھا کہ لوہے کا کیا بھاؤ ہے؟ لروہے کا بھاؤ پہلے سے بھی بڑھ گیا تھا خالی ہاتھ واپس آ گیا۔ اتنے میں تین مہینے گوجر گئے۔ ادھر مہاتما نے سوچا کہ چلو چلیں اور جاکر اپنا پارس لے آییں۔ اس دوکاندار نے تو عالیشان مکان بنوا لئے ہو نگے۔ لیکن جب آیا تو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وحی ٹوٹی ہوئی دکان، وحی پراسا سا مکان۔ مہاتما اپنا پارس لیکر چلے گئے۔ یہی مثال ہم پر گھٹاتی ہے۔ منشیہ جنم پارس ہے۔ مہاتما پرماتما ہے، جس نے ہم پر کرپا کرکے ہمیں منشیہ جنم دیا ہے۔ ہمارے اندر پرماتما اکال پروش ہے۔ اگر ہم منشیہ جنم میں آکر اندر نہ گئے اور پرماتما کا ساکشاتکار نہی کیا تو ہم سے ادھک کھوٹے بھاگیہ والا کون ہے درشٹانت بتانے کے پشچات ستگرو مہاراج سواجی جی کو اندریوں کا گیان کرانے لگے۔ .4سثھولدیہ پانچ تتوں ایوں پچیس پرکرتیوں کی بنی ہوئی ہے۔ ...2سوکشم دیہہ پانچ تتوں کی بنی ہوئی ہے۔ پانچ گیان اندر یا پانچ کرم اندریاں، پانچ پران، سولواں من اور سترویں بدھی۔ پانچ گیان اندریاں ہے۔ .4 کان، .2 آنکھے، .3 ناک، .4 زبان، 5 توچا پانچ کرم اندر یا ہے۔ .4 منہ، .2 ہاتھ، .3 پاؤں، .4 مل موتر تیاگنے والی دو اندر یا۔ پانچ پران ہے۔ .4 پران .2 اپان .3 سمان .4 ادان .5 وی ان۔ .4پران وایو ہردے میں رہتی ہے، رات دن میں اککیس ہزار چھ: سو شوانس لینے کا کام کرتے ہیں۔ .2اپان وایو مول میں رہتی ہے مل موتر ایوں گندی وایو کو باہر نکالتی ہے۔ .3سمان وایو نابھی میں رہ کر بھوجن میں رس نکال کر ناڑیوں دوارہ سارے شریر میں پہنچاتی ہے۔ .4ادان وایو کنٹھ میں رہ کر جو ہم بھوجن کھاتے ہیں جل پیتے ہیں انکو الگ الگ نلریوں میں بھیجنے کا کام کرتی ہے۔ .5وی ان وایو سمپورن شریر کے جوڑو میں رہ کر جاڑوں کو ہلانے ڈلانے

کا کاریہ کرتی ہے۔ کچھ مہاتما اپ پرانوں کا ذکر کرتے ہے وے اس پرکار ہے۔ .4کورم 2.کریکٹ ۳۔ناگٹ ۔ 4.دیودیت 5.دھننج ..4کورم آنکھوں کے پلکوں میں رہ کر پلکوں کو ہلانے ڈلانے و کھولنے بند کرنے کا کاریہ کرتا ہے۔ .2کریکٹ ناک میں رہ کر چھینک دینے کا کاریہ کرتا ہے۔ .3ناگٹ مکھ میں رہ کر ڈکار دینے کا کاریہ کرتا ہے۔ ...4دیودتکنٹھ میں رہ کر اب اسی دینے کا کاریہ کرتا ہے۔ .5دھننجیہ سمپورن شریر میں رہ کر چیٹ لگنے کا یا پھوڑا پھنسی ہونے پر انگ کو پھلانے کا کاریہ کرتا ہے اور مرتیو کے پشچات بھی شریر کو فلانے کا کاریہ کرتا ہے۔ اس پرکار پورن ستگرو سے پورن گیان پراپت کر پورن ششے بالکل جھومنے لگا اور خوش ہوکر اپنے ستگرو کی ستتی کرنے لگا۔ بھجن (سوراتلنگ) صد وار وجع بلہاری ماں تستگروتاں سو واری .4ستگرو پورے گیان بتایو سبھ ہندھی پورن گیان لکھایو کھولے بیجد جی چوباری ...2ستگرو پورے جوت جگائی، سم ہندھی ساگی صورت لکھائی، ٹوڑے اودھا موہ جی جاری .3ستگرو پورے پاتی سرائی، جنم جنم جی میٹے اونداہی، ہنی گیان سندی ت کٹاری--- .4تن من مادھو پتر میں ٹھاریوں، لائے انبھئی جی ت خماری، صد وار وجع بلہاری ماں تستگروتاں سو واری--- (ارتھ):- اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ میں اپنے ستگرو پر سو بار بلہاری جاؤں۔ پورن ستگرو نے اندر کے پٹ کھول کر پورن گیان پردان کیا ہے۔ ستگرو نے اندر میں گیان کی جوت جگا کر سب جگہ پرماتما کے درشن کروا کر اودیا اور موہ کی جال کو توڑ دیا ہے۔ ستگرو مہاراج نے گیان کی سلائی لگاکر اگیان کے اندھکار کو مٹا کر اندر میں گیان کی کٹار لگا دی ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں ستگرو مہاراج نے گیان روپی پیالہ پلا کر تن من کو شیتل کر انبھڑ کی خماری چڑھا دی ہے۔ ستتی کرتے کرتے جیسے انکا من ہی نہیں بھر رہا تھا۔ بھلا بھرتا بھی کیسے؟ بڑی مشکل سے جاکر ونتی سویکار ہوئی اور متر گئی کرپا کی کنی۔ پورے سات ورش چلتے چلتے نکل گئے۔ آنا جانا برابر جاری تھا۔ سیوا میں کسی پرکار کی کمی نہی رکھی تھی۔ من مضبوط کر پاؤں پیچھے نہی ہٹایا تھا۔ پھر ایسے لعل ہی تو اتنی مستی اور ہستی رکھنے کے حقدار ہے۔ پرنتو اس سپھلتا میں بھی نمرتا تھی۔ سوامی جی گرو گیان پراپت کر ستگرو مہاراج کو واروں وار پرنام کر کہنے لگے کہ میرے بڑے بھاگیہ جاگے ہیں جو آپنے کرپا کر اپنے چرن کملوں میں مجھے سویکار کیا ہے اور میرے اندر گیان روپی جوت جگا کر اندھکار روپی اگیان مٹایا ہے۔ آپ بڑے کرپالو ہے جو سہارا دیکر اوپر اٹھایا ہے۔ اس پر ستگرو مہاراج سوامی کی اتنی ونمرتا اور ونیت بھاؤ دیکھ کر کہنے لگے کہ مادھو ہم تم پر اتی پرسنہ ہے اور تمہارا سنیہہ اور شردھا دیکھ کر ہم نے تمہیں اپنا بنایا ہے۔ سنت اور بھگوان تو بھولے ہے۔ بھکت کی سچی بھاونا دیکھ کر وے سب کچھ لٹا دیتے ہیں۔ اس سچی بھاونا سے بھگوان کو پراپت کرنے کا ایک درشٹانت بتاتے ہیں۔ درشٹانت:- ایک گاؤں میں ایک مندر تھا اس مندر میں بھگوان رام و سیتا جی کی مورتی ستھاپت کی ہوئی تھی۔ اس مندر کی سیوا ایک سشیل و جانی براہمن ودھی ودھان ایوں شدھتا سے کرتا تھا۔ اس پوجا پاٹھ میں اسکا ششے اسکی سہایتا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد کسی کاریہ وش اس براہمن کو گاؤں کے باہر جانا پڑا۔ جانے سے پورو اسنے اپنے ششے کو بلا کر بھگوان کی پوجا، آرتی و بھوگ لگانے کی ودھی بتاتے ہوئے کہا کہ بیٹا! ایک بات کا خاص دھیان رکھنا کہ سنان دھیان کر سب سے پہلے بھگوان کو بھوگ لگانا اور بھگوان کے بھوجن کرنے کے پشچات ہی تم بھوجن کرنا۔ براہمن دیوتا کے جانے کے پشچات وہ بھولا بھکت رات بھر یہی سوچتا رہا کہ گرو مہاراج نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ بھگوان کو کیا کیا پسند ہے۔ آخر دل میں سوچ کر نشچت کیا کہ صبح حلوہ، پوری، راتری میں کھیر بنائینگے۔ یہ پکوان مجھے بھی پسند ہے اور بھگوان بھی اوشیہ خوشی سے کھائینگے۔ صبح ہوتی ہی صفائی سے سنان کر بڑے چاؤ سے بھگوان کے لیے بھوجن تیار کیا اور آرتی سجاکر بھگوان پر بھوگ لگاکر ارداس کی کہ ہے بھگوان! یہ بھوجن میں نے آپ کے لئے بڑے سنیہہ اور شردھا سے بنایا ہے، آپ کرپا کر اسے سویکار کیجئے۔ کچھ سمے بعد پردا ہٹا کر دیکھا تو بھوجن ویسے کا ویسا پڑا تھا۔ دل میں بڑا ڈر لگا کہ نہ جانے کون سی گلتی ہوئی ہے کہ بھگوان بھوجن ہی نہیں کرتے ہیں۔ بھگوان کو باروں بار پرارتھنا کر بھوجن کرنے کی ونتی کرنے لگے۔ اسے بھی بھوک ستانے لگی پرنتو گرو کی آگیا آ النگھن کیسے کریں؟ گرو مہاراج نے آگیا کی تھی کہ پہلے بھگوان کو بھوجن کراکے پھر اسکے بعد تم بھوجن کرنا۔ ایسے کرتے کرتے رات ہو گئی۔ سوچا کہ یہ بھوجن تو ٹھنڈا ہو گیا ہے اب پھر گرم گرم کھیر بناکر بھگوان کا بھوگ لگاؤں۔ یہ کھیر تو پستہ، بادام اور کیسروالی بناؤں بھگوان اوشیہ ہی لیں گے۔ کھیر بناکر بھگوان پر بھوگ لگاکر بڑے پریم سے انہیں بھوگ لگانے کے لئے نویدن کرنے لگا۔ تھوڑے دیر بعد بعد جھانک کر دیکھا تو کھیر ویسی کی ویسی پڑی تھی۔ اب اسے یہ چنتا ستانے لگی کہ گرو مہاراج بہت ناراض ہوگے کہ میں نے بھگوان کو بھوکھا رکھا، اس چنتا میں وہ اپنی بھوک ہی بھول گیا۔ سارا دن ان جل گرہن نہ کرنے کے کارن اسکا شریر کمزور ہو گیا، پرنتو پھر بھی جیسے تیسے نئے سرے سے بھوجن تیار کر بھگوان کو بھوجن کرنے کے لئے ونتی کرنے لگا۔ ایسا کرتے کرتے تین دن بیت گئے اب گرو کے لوٹنے کا سمے آ گیا۔ سو دین

من ہوکر بھگوان سے ونتی کرنے لگا کہ یدی آپ بھوجن گرہن نہی کرینگے تو گروجی ناراض ہوکر پتہ نہی کونسی سجا دینگے۔ سو یدی آپ راضی ہوکر بھوجن گرہن نہی کرینگے تو میں آپ کے چوکھٹ پر سر پھوڑ کر جان دے دونگا۔ اب بھگوان سے رہا نہیں گیا، بھکت کا ایسا سچا اور نشکپٹ بھاؤ دیکر آکر ساکشات پرکٹ ہوئے بھکت بھگوان کے درشن کر گد گد ہو گیا۔ اسکے آنکھوں سے خوشی کے آسوں بہنے لگے جن سے پوتر چرن دھل گئے۔ بھرے ہوئے گلے سے انہیں الہنا دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے اس بھولے بھکت کو اتنا کیوں ستایا؟ میرے سے یدی کوئی گلتی ہو گئی ہو تو مجھے شما کریں۔ پرنتو پہلے آپ بھوجن گرہن کریں نہیں تو گروجی مجھ پر سخت ناراض ہو نگے۔ شما مانگ کر کہنے لگا کہ آج آپ کو یہ ٹھنڈا بھوجن ہی کرنا پڑے گا کیونکہ تین دن تک ان جل گرہن نہ کرنے کے کارن میرے اندر اٹھنے کا سامرتھیہ بھی نہیں رہا ہے۔ بھگوان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اب تم کوئی بھی چنتا مت کرو ہم آ گئے ہیں اپنے آپ سب کچھ سمبھالینگے۔ یہ کہ کر بھگوان نے سیتا جی کو رسوئی تیار کرنے کے لیے کہا، اور پریہ لکشمن سے جنگل سے پانی اور لکڑی لانے کے لئے کہا۔ تھوڑے سے سمے میں سوادشٹ بھوجن تیار ہو گیا۔ سب نے ملکر پریم سے کھایا۔ اس پرکار بھگوان بھکت کی سیوا میں لگ گئے۔ تھوڑے دنوں کے پشچات اسکے گروجی کام کاج کر لوٹ آئے اور اس سے حال چال پوچھنے لگے کہ بیٹے بھگوان پر بھوگ تو نعم سے لگاتے تھے۔ اس بھولے بھکت نے بتایا کہ آپکے بھگوان نے پہلے تین دن خوب تنگ کیا، پرنتو میں بھی جدی ہوں، انہیں نویدن کیا کہ یدی بھوجن نہیں کرینگے تو آپکے چوکھٹ پر سر توڑکر جان دے دونگا اور یہ پاپ آپ پر پڑے گا۔ بس بھگوان اس دھمکی سے ڈر گئے اور درشن دیا و میری خوب سیوا کری۔ ماتا سیتا سوادشٹ بھوجن تیار کرتی ہے۔ شری لکشمن جی جنگل میں سے لکڑیں لاتے ہیں، بھگوان رام سویں پانی بھر کر لاتے ہیں اور ہم سب ملکر بھوجن کرتے ہیں اب بھی سب اپنا اپنا کام کر رہیں ہیں۔ آپ سویں چلکر دیکھ لو۔ گرو جی یہ سن کر وسمیہ میں پڑ گئے۔ سوچنے لگے کہ شاید میرے ششے کو کچھ ہو گیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔ بھتنا بھگوان کی مورتی یہ سب کاریہ کیسے کریگی؟ سو اپنے ششے کو کہا کہ چلکر یہ سب مجھے دکھاؤ۔ یہ بھولا بھکت اتساہ سے اپنے گرو جی کو رسوئی میں لے گئے جہاں سیتا ماتا بھوجن بناتی تھی۔ پرنتو وہاں تو سب نادارد تھا۔ بیچارہ یہ دیکھ کر وسمیہ میں پڑ گیا۔ اپنے گرو کو وشواس دلانے لگا کہ یہ سب ستیہ ہے اس میں کوئی بھی اتشیوکتی نہیں ہے۔ تب گرو جی نے کہا کہ یدی تم سچے ہو تو ایک بار مجھے اپنے بھگوان کے درشن کرواؤ۔ سو یہ بھولرا بھکت بھگوان کی مورتی کے آگے کھڑا ہوکر درشن کے لئے گڑ گڑانے لگا۔ بھگوان نے اپنے بھولے بھکت کی لاج رکھنے کے ترلیے پرکٹ ہوکر اسکے گرو کو بھی درشن دیا۔ یہ دیکھ کر گرو گد۔گد ہوکر کہنے لگا کہ آج اس بھولے بھکت کے بھاگیہ سے میرا بھاگیہ کھل گیا جو ساکشات بھگوان کے درشن ہوئے ہیں۔ پوجا پاٹھ کرتے کرتے عمر گزر گئی پرنتو کچھ بھی پراپت نہیں ہوا۔ اب میں نے سمجھا ہے کہ بھگوان بھاؤ کے بھوکھے ہیں۔ جس سمے یہ آتما مچھلی کی طرح بنا جل کے بھگوان کے لئے تڑپتی ہے اس سمے ہی بھگوان کے درشن ہوتے ہیں۔ یہ درشٹانت بتاکر ستگرو مہاراج جی سوامی جی سے کہنے لگے کہ ہم نے جو گیان تمہیں بتایا ہے وہ تب سپھل ہوگا جب دن میں گہرا بھاؤ پیدا ہوگا۔ اندر میں پرماتما کے پانے کے لئے تڑپ پیدا ہوگی۔ ستگرو مہاراج جی کے امرت وچن سن کر سوامی جی کہنے لگے کہ ایسا گہرا بھاؤ بھی آپ کی کرپا سے اتپن ہوگا۔ میںنے آج اپنا سب کچھ آپ کے چرنوں میں ارپت کیا ہے۔ میرے بڑے بھاگیہ ہے جو آپ جیسے کامل ستگرو کو پایا ہے۔ یہ کہہ کر خوشی میں یہ بھجن گانے لگے۔

بھجن (سور تلنگ) واہ واہ اجو درشن تھیوں شری مہاراج جو بھاگ جاگیا کرم پھلیا، مکھ ڈٹھو سرتاج جو ..4تاپئی سنتاپسا ہیء جان ساری تھی جلے تھی ویئی سیتل اے سندر پاے گیان گنو راج جو۔ ...2آش ہوئی مجھے اندر میں شت ملراں ہک بار ماں اجو ایندوں سبی پنیوں درشن پاے دیو راج جو۔ .3ہتھ بدھی ہانے نمی مادھو کیاں پرنام تھو شل رہے منجھے متھاں ہتھڑو گروء جے باجھ جو۔ (ارتھ):- سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ میرے بھاگیہ جاگے ہیں اور کیے ہوئے کرموں کا پھل ملا ہے جو ستگرو مہاراج جی کے درشن ہوئے ہے۔ تاپ اور سنتاپ سے یہ جان جل رہی ہے۔ ستگرو مہاراج سے گیان پراپت کر یہ پل میں شیتل اور سندر ہو گئی، میرے من میں یہ ابھلاشا تھی کہ ایک بار میں اپنے ستگرو سے اوشیہ ملوں ۔ آج دیوراج ستگرو مہاراج کے درشن کر سبھی آشائیں پورن ہو گئی۔ سوامی جی ستگرو مہاراج سے ہاتھ جوڑ کر یہ ونتی کرتے ہے کہ میرے سر پر سدا آپ کی کرپا کا ہاتھ بنا رہے۔ بس اس پرکار ستتی کر ہاتھ جوڑ کر ستگرو مہاراج جی کے چرنوں پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ یہ آشیرواد کا ہاتھ سدا سر پر رکھنے کی کرپا کیجیے تاکہ میں آپ کے بتائے نیموں کا پوری طرح سے پالن کر ششے کے کرتویہ کا پالن کر سکوں | اب اس داس کو مندر کی کسی سیوا کرنے کی آگیا دیجیے۔ جس سے اس سیوا کو کرتے کرتے جیون سپھل ہو سکے۔ ستگرو مہاراج جی مسکرا کر کہنے لگے کہ مادھو تمہیں کونسی سیوا بتائے؟ اس پر

سوامی جی نے بڑی ونمرتا سے انہیں ارج کی کہ میں اس پوتر یگی میں سیوا کرنے والے سنتوں کے بیچ میں اپنے آپ کو شری رامچندر بھگوان کے کرپا پاتر گلہری کے سمان سمجھتا ہوں، یہ کہہ کر ستگرو مہاراج جی کی سیوا میں یہ درشٹانت پرستت کیا۔ درشٹانت:- جب سمندر پار کرنے کے لئے نل، نیل، جاموںت اور انیہ مہاویر شری رام کا نام لکھ کر بڑے بڑے پتھر سمندر میں ڈال کر پل بنا رہے تھے اس سمے بھگوان شری رام انکے پاس کھڑے رہ کر دل ہی دل میں انکے پریشرم ایوں لگن کو سراہ رہے تھے۔ تب انکی درشٹی اچانک ایک گلہری پر پڑی جو بار بار سمندر میں ڈبکی لگاکر اور آکر ریت پر لیٹتی ریت پر لوٹ پوٹ ہوکر سمندر میں ڈبکی لگتی۔ گلہری صبح سے شام یہی کاریہ کرتی رہی۔ آخر بھگوان رام سے رہا نہیں گیا سو گلہری کے پاس پہنچ کر اسے پیار سے اپنے ہاتھ پر رکھ کر پوچھنے لگے کہ بھائی؟ تم صبح سے شام تک ریت میں سے سمندر میں سمندر میں سے ریت میں لیٹ کر کیا کر رہی ہو؟ اس پر گلہری نے ونمرتا سے ہاتھ جوڑکر بھگوان شری رام کو نویدن کیا کہ ہے بھگوان آج سبھی پرانی، آپ کے سیوک ماتا سیتا تک پہنچنے کے لئے پل بنانے کا پوتر کاریہ اپنی یتھا شکتی کر رہے ہیں۔ میں آپ کا ننھا سا جیو ہوں، میرے دل میں بھی آپ کے لیے اپار شردھا ہے سو سوچا کہ میں بھی اس پنیت کاریہ میں آپ کی یتھا شکتی سیوا کروں۔ سو میں ہر بار سمندر سے ڈبک لگاکر اپنے آپ کو گیلا کرآکر ریت میں لیٹتی ہوں، ۔ گیلا ہونے کے کارن ریت کے جو کن میرے بالوں مے چپکتے ہے، وے اس بار سمندر میں کود کر ڈال آتی ہوں، ۔ سوچتی ہوں،۔ کہ کہیں تھوڑا پانی ایسا کرنے سے نیچے اترے اور میری سیوا سویکار ہو جائے۔ بھگوان شری رام گلہری کی بھکتی بھاؤ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسکے اوپر آشیرواد کا ہاتھ رکھ کر اپنے شرن میں لے لیا۔ یہ کہہ کر سوامی جی نے ہاتھ جوڑکر انہیں نویدن کیا کہ جو بھی سیوا ملے گی وہ پوتر بھاونا سے دل و جان سے کرونگا۔ ستگرو مہاراج نے فرمایا کہ مادھو! جو سیوا دوسرے سنت آشرم میں رہ کر کر رہے ہے، وحی سیوا تمہیں بھی کرنی ہوگی۔ اسکے ساتھ بھنڈارے کی دیکھ ریکھ کا کاریہ، تمہاری شردھا اور سنیہہ دیکھ کر تمہارے اوپر رکھ رہے ہیں۔ بس کیول ستگرو مہاراج کے آگیا کرنے کی دیری تھی۔ سوامی جی آشرم کی سیوا میں دل و جان سے لگ گئے۔ دن رات دل میں یہی چنتا لگی رہتی تھی کہ سیوا سویکار ہو اور انکے پیار اور رحمت کی نظر سدا بنی رہے۔ اب سوامی جی آشریہ میں رہ کر آشرم کے سمست کا مو میں بھاگ لینے لیگے۔ صبح یوگ وششٹ نروان پرکرن کی کتھا ہوتی تھی، جو بڑے دھیان سے سنتے تھے۔ اسکے پشچات سبھی سنت آشرم کی سیوا میں لگ جاتے تھے۔ سوامی جی سر پر تگاری اٹھاکر آشرم کے نرمان کاریہ میں خوب دل سے سیوا کرتے تھے۔ یہ سیوا کرنے کے بعد سیدھا بھنڈارے کی سیوا میں لگ جاتے تھے۔ بھنڈارے کی نجرداری کا کاریہ بہت ساودھانی سے کرتے تھے۔ بھوجن کے پشچات کنڈی (کیر) کے پیڑ کے نیچے بیٹھ کر تپسیا کرتے تھے۔ سایںکال آشرم میں نعم سے ستسنگ ہوتا تھا۔ ستگرو مہاراج جی باری باری سے سبھی سنتوں سے ست سنگ کرواتے تھے۔ جب سوامی جی کی باری آتی تھی تب وے بڑے پریم سے سندر ستسنگ کرتے تھے۔ انکے گلے میں سرسوتی کا واس تھا سو اب بھجن گاتے تھے تو اب مگدھ ہو جاتے تھے۔ سویں بھی بھجن گاتے ہوئے ایسے کھو جاتے تھے کہ انہیں سدھ بدھ ہی نہیں رہتی تھی۔ اس سمے انکے چہرے سے ایک الوکک تیز دمکتا تھا۔ دنوں دن انکے راگ میں رس پیدا ہونے لگا۔ گلے میں مٹھاس کے ساتھ ساتھ زبردست بلندی بھی تھی۔ جس سمے وے بھجن گاتے تھے اس سمے دور دور سے پربی آکرشت ہوکر انکے پاس آتے۔ دھیرے دھیرے سوامی جی اپنی سنت منڈلی میں دوسروں سے نیارے دھو تارے کی طرح بھننہ دکھنے لگے۔ جیسے آکاش میں انیک تارے ہیں، پرنتو ان تاروں میں دھرو تارے کی چمک و مہتو بالکل نیارا ہے اسی پرکار آشرم میں سب کے ساتھ رہتے ہوئے بھی انکا ستھان بالکل الگ تھلگ بنتا جا رہا تھا۔ ستگرو مہاراج کی کرپا درشٹی بھی دنوں دن بڑھتی جا رہی تھی۔ جب راتری کو سب لوگ جاکر وشرام کرتے تھے تب سوامی جی مالک کو رجھانے کے لئے جھاڑیوں میں جاکر نام کا سمرن کرتے تھے اور یوگ ابھیاس میں انکی پرارمبھ سے ہی روچی تھی۔ یہاں ستگرو مہاراج جی کے یوگیہ مارگ درشن میں اس دشا میں تیزی سے قدم بڑھانے لگے۔ یوگ ابھیاس کرتے کرتے انہیں عجیب انبھو ہونے لگے۔ دھیرے دھیرے انہیں کچھ سدھیاں پراپت ہونے لگی۔ آنے والی گھٹنا کی انہیں پہلے ہی جانکاری ہو جاتی تھی۔ جس ویکتی کو وے یاد کرتے تھے وہ کھنچکر اپنے آپ انکے پاس آ جاتا تھا۔ انکے زبان میں سرسوتی واس کرنے لگی۔ جو کچھ زبان میں سے نکلتے وحی ہو جاتا تھا۔ اس وچتر گھٹناؤں کا ذکر جب ستگرو مہاراج سے کرتے تھے تب وے کہا کرتے تھے کہ بیٹے! مالک کے دوار پر تیری ونتی سویکار ہوئی ہے۔ پرنتو منزل ابھی بہت دور ہے۔ یہ سب تو اس رنگی کے رنگ ہے۔ تم دیکھتے چلو پرنتو ان میں اپنے کو نہیں بھلانا ہے اور ان سدیوں کا ذکر کسی سے مت کرنا۔ یہ تمہاری جمع پونجی ہے۔ کسی سے ذکر کرنے سے کمائی گھٹ جاتی ہے اور ان سدویوں کا پر یوگ کرنے سے ہم منزل سے دور چلے جاتے ہے۔ جب کوئی ان سدیوں

کا پر یوگ کر کرامات دکھاتا ہے تب اس میں اہنکار بھر جاتا ہے اور جیسے ایک میان میں دو تلواریں نہی سما سکتی ہے ویسے ہی خودی اور کھدا کبھی ساتھ نہی رہ سکتے۔ خودی بندے کو کھدا سے جدا کرتی ہے۔ اسلیے بیٹے یدی اس مالک کو پانے کی اندر میں ابھلااشا ہے تو ان سب سے کنارا کرنا۔ جب سچی کمائی کر منزل پر پہنچونگے اور پرماتما سے ساکشاتکار ہوگا تب یہ سب سدیاں تمہیں جھوٹ ھے کنچوں کے سمان معلوم ہونگی اور وے تمہارے پیچھے اپنے آپ آئیگی۔ یہ ردویاں سدھیاں تو مالک کے طرف سے بھیجی ہوئی پریکشائیں ہے۔ جو سادھک لالچ سے دور رہ کر پریکشا میں پاس ہوگا وحی منزل پر پہنچ کر سچے مالک کا سچاپیار پابیگا۔ اس بات کو ہم اس درشٹانت دوارہ کھول کر سمجھاتے ہے۔ یہ کہ کر ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کو نمن درشٹانت بتایا۔ ارشٹانت:- یہ بات گرووٗں کے چھٹھی پاتشاہی کی ہے۔ اس سمے گرو ہر گووند رائ گدی پر وراجمان تھے۔ انکا صاحب زادہ بابا اٹل انکو بہت پریہ تھا۔ بابا اٹل گرو مہاراج پتا صاحب کے آگیا کاری سپتر تھی۔ گرو کرپا سے نام کی کمائی کر منزل پر آگے بڑھ رہے تھے۔ گرو صاحب ہرگووند راے پرتیدن شاہی دربار میں بابا اٹل سے رہراس کا پاٹھ سنتے تھے۔ بابا اٹل کی ابھی بالیاوستھا، وے فرصت کے سمے اپنے متروں سے گلی ڈنڈا کھیلتے تھے، ان متروں میں موہن انکا گھنشٹھ متر تھا۔ ایک دن سایںکال کھیلتے کھیلتے سندھیا ہو گئی۔ بابا اٹلی باری لے رہے تھے اور موہن باری دے رہا تھا۔ پرنتو اندھیرا ہونے کے کارن کھیل بند کرنا پڑا۔ اور یہ نرنیہ کیا گیا کہ کل کھیل جاری رہیگا۔ بابا اٹل باری لیگے اور موہن باری دیگا۔ دوسرے دن کھلے کے سمے بابا اٹل موہن کے گھر موہن کو باری دینے کے لئے بلانے گئے۔ وہاں انکے سگے اور پڑوسی اکٹھے ہوکر رو رہے تھے۔ بابا اٹل نے جب موہن کے لئے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ راتری کو سانپ کے اسنے کے کارن موہن کی مرتیو ہو گئی۔ بابا اٹل نے کہا کہ ایسا ہو نہیں سکتا۔ بنا باری دیئے موہن نہیں جا سکتا۔ اتنا کہہ کر وے زمین پر سوئے ہوئے موہن کے پاس پہنچے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے "اٹھ بھائی موہن! اٹھ کر مجھے باری دو، یہ کیا سوانگ رچایا ہے۔ بابا اٹل کو اتنا کہنا تھا اور موہن ایسے اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے کسی نے گہری نیند سے جگایا ہو۔ یہ کرشمہ دیکھ کر سب کی دانتوں تلے اگنلیاں آ گئی۔ مرا ہوا آدمی بھی کبھی جیوت ہوا ہے؟ بابا اٹل موہن کو ایسے کھیل پر لے گئ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ سب لوگ آشچریہ سے دیکھتے رہ گئے۔ مرت موہن کے بابا اٹل دوارہ جیوت کرنے کی خبر سارے شہر میں بجلی کے سمان پھیل گئی۔ یہ سماچار پھیلتا -پھیلتا گرو ہر گووندرائے جی کے کان تک پہنچ گیا۔ انہیں بہت افسوس ہوا کہ بابا اٹل یہ کرامات دکھاکر مالک کے حکم کے آگے آئے ہے۔ گرو مہاراج جی نعم انوسار سایںکال رہراس کے سمے شاہی دربار میں پہنچ گئے اور وہاں بابا اٹل کے آنے کی پرتیکشا کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد بابا اٹل ہاتھ منہ دھو کر جیسے دربار میں پرویش کرنے لگے ویسے ہی گرو مہاراج جی نے انہیں وحی کھڑے ہونے کی آگیا دی اور کہنے لگے کہ تم شاہی دربار میں آنے کے ادھیکاری نہیں ہو۔ تم نے آج موہن کو جیوت کر جو کرامات دکھائی ہے وہ مالرک کے حکم کی اواگیا ہے۔ اس کرامات کو دکھانے سے تم مالک کے حکم کے آڑے آئے ہو۔ ایسا کرنے سے ہماری کمائی ختم ہو جائیگی۔ اب دوش کرنے کی سجا ہمیں بھگتنی ہوگی۔ اس دوش کا ہرجانہ بھرنے کے لئے تمہے یا مجھے یہ چولا تیاگنا ہوگا۔ اب یہ فیصلہ ہم تم پر چھوڑتے ہے کہ چولا کون چھوڑے۔ بابا اٹل یہ فتویٰ گردن جھکا کر سنا رہے تھے۔ تھوڑا سوچ کر گرو مہاراج جی کو نویدن کیا کہ دوش کرنے والے کو سزا بھوگنی چاہیئے۔ مینے دوش کیا ہے، مالک کے رہسیہ میں ہستشیپ کیا ہے۔ بس ایک بار چرن سپرش کرنے کی آگیا دیجیے۔ گرو مہاراج نے خوشی سے اسے وداع کیا۔ بابا اٹل آگیا لیکر سیدھے ندی کے کنارے پہنچے ۔ وہاں ندی مے سنان کر کشوں کی سیجا بچھا کر سو گئے اور مالک سے ونتی سویکار کی۔ جیوتی جوت سما گئی۔ وہا گرو مہاراج کے گھر میں بابا اٹل کے نہ آنے کے کارن تلاش شروع ہو گئی۔ گرو مہاراج نے یہ سہسیہ کسی سے نہی کھولا تھا۔ سو آخر بابا اٹل کو ندی کے کنارے آکر ڈھونڈ نکالا، پرنتو بابا تو مالک سے مل چکے تھے۔ انکا انتم سنسکار کیا گیا۔ یہ قربانی کرنے پر انکی کمائی بنی رہی۔ انکی یاد میں سندر دربار بنوائی گئی اور بابا جی کو وردان دیا گیا کہ-: "بابا اٹل پکی پکائی گھل" انکے دربار پر چولھا بالکل نہی جلتا ہے، سب مالک کی کرپا سے تیار ہوکر ٹرکوں میں آتا رہتا ہے اور سدا بھنڈارے ہوتے رہتے ہے۔ ستگرو مہاراج یہ درشٹانت بتاکر سمجھانے لگے کہ مادھو! تم میرے انیہ ششیوں سے بالکل نیارے ہو۔ تمہاری سچی بھکتی، شردھا اور لگن کے کارن تمہے یہ سدویاں پراپت ہوئی ہے۔ پرنتو منزل پر پہنچنے سے پہلے اپنے آپ کو ان ردویوں سدھیوں میں بالکل مت الجھانا منزل پر پہنچنے کے بعد تم خود کہونگے-: تو بھی شیام، میں بھی شیام شیام، شیام میں لین، سرت ساگر میں ولین۔ جب یہ آتما پرماتما کے چرنوں میں لین ہو جائیگی تب کوئی بھی بھید نہی رہیگا۔ تمہاری اچھا اسکی اچھا ہوگی اور اسکی اچھا تیری اچھا ہوگی۔ پھر تیری ہر اچھا کرامات ہوگی، پرنتو اسکے لئے-: خود کو کر بلند اتنا کہ ہر رضا سے پہلے خود خود بندے سے پوچھے کہ میری رضا کیا ہے۔ اس پرکار دھیرے دھیرے کامل

گرو کے مارگ درشن میں دھیان اور سمرن کرنے لگے۔ اس دشا میں ادھک سے ادھک تیزی سے قدم اٹھاتے گئے۔ اب انہیں نام کے سمرن اور منتر جاپ میں مٹھاس محسوس ہونے لگی۔ اب نہ کیول صبح شام سمرن کرتے تھے، پرنتو چوبیسوں گھنٹے انکے روم روم میں رام رمنے لگا۔ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے ایک نام کی دھن لگی ہوئی تھی۔ فرصت کے سمے یہ بھجن گاتے تھے۔ بھجن پر نو چانہی جے پبھوء کھے، ت کری ویراگ ویراگی۔ چھدے سبھی دور دنیاں جا، مانج ماگو ویراگی۔ .4 کتھئ پاپنی ساں کارو، ادا تو ہن اچھی دل کھے تمیئے چھدی مندائیء جو، دل تاں داگو ویراگی۔ ...2مایا جے موہ میں فاسی، کیو تو پان کھے قابو، تمایا جے موہ کھے دے توں، برہ جی آگی ویراگی۔ «کرمنی میں 5 .3وشیہ جی واسنا وسی تھی، بدھو تو پا: ت کوٹے چھدی قبولیت موں، وشیہ جو راگو ویراگی۔ ...4ویراگ جے ورونہ میں ویہی، قارع کڈھو کلپنا جیئماں ت مادھو تونمانی من میں، سچو سہاگو ویراگی۔ (ارتھ): سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ یدی تم پرماتما کے درشن کرنا چاہتے ہو تو تم اس سنسار سے ویراگیہ لیکر ویراگی بن جاؤ۔ پھر تم اپنی منزل پر پہنچ کر آنند پراپت کروگے۔ تم نے پاپوں سے اپنی اس سوچھ دل کو کالا بنا دیا ہے۔ تم اپنے دل سے برائی کا دا$گ مٹا دو۔ مایا جال اور موہ میں تم نے اپنے آپ کو پھانس لیا ہے۔ مایا جال اور موہ میں تم نے اپنے آپ کو پھانس لیا ہے۔ تم اپنے من میں ورہ کی آگ جلا کر مایا موہ کو جمع دو۔ وشیہ واسنا کے وش میں آکر تم نے اپنے آپ کو کرمو کے چکر میں باندھ لیا ہے۔ اب بھلی پرکار سمجھ کر تم ان کرموں کے کوٹ کو کاٹ ڈالو۔ سوامی جی کہتے ہے کہ ویراگیہ کی راہ پر چل کر تم اپنے من میں سے سب سنشیہ نکال دو تو تم اپنے اندر ہی پرماتما کے درشن کر سچا آنند پراپت کر سکو۔ اب سجاگی میں بھی سمادھی تھی۔ ہاتھ کاریہ میں اور من محبوب سے جڑا ہوا تھا۔ سیوا کرتے سمے بھی من منتر سے جڑا ہوا تھا۔ کبھی دل کی دھڑکن سے اسکا راگ سنتے تھے۔ تو کبھی سانس کے آروہ اور اوروہ سے منتر جاپ کرتے تھے۔ تن کو تپا کر تپسیا کر رہے تھے۔ شریر کی انکو سدھ بد ہی نہیں رہتی تھی۔ انکو یہ انبھو ہونے لگا کہ یہ آتما پرماتما کی پیاسی ہے اور پرماتماک سے ملنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ یہ پیاس گھٹنے کے بجائے بڑھ رہی تھی۔ جب یہ پیاس صحن کرنے سے بہار ہو جاتی تو یہ انبھو ہونے لگتا تھا کہ یہ آتما اور شریر بالکل الگ ہے۔ یہ بندھن تو شریر سے جڑے ہوئے ہیں۔ دکھ سکھ کا سمبندھ بھی شریر سے جڑا ہوا ہے۔ آتما اور شریر دودھ اور پانی کے طرح ملرے ہوئے ہے۔ انکو الگ الگ کرنے کے لئے ہنس والی ترکیب چاہیئے۔ جب یہ ترکیب ہاتھ آ جائیگی تو اس سنسار کے بندھن اپنے آپ ٹوٹ جائیں گے۔ یہ رہسیوگھاٹن گرو کرپا سے ہی سمبھو ہے۔ اسی لیے تو سوامی جی نے سنسار کے مایا جال کو تیاگ کر ستگرو مہاراج جی کی شرن لی۔ چھدے جگ جنجال عاشق چڑھنی اچھ تے ہوری کھیلین پیؤ سا لائے گیان گلال بدھنی بیائی دھرے، سوامی سبدھ سال کہں کھے چونی نہ ہالو ازگڑبی اصرار جو چلنی الٹی چالی آہے ہن سنسار کھوں لنگھے پاری سمندر کھوں چھن میں مارے چھال ہیٹے وہنی من ماں، سامی سبھی خیال رہنی لعل گلال سندا پہنجے حال میں۔ ارتھ:- پرماتما کے پیارے بھکت اس سنسار کے مایا جال کو چھوڑکر اپنی منزل کی اور بڑھتے ہیں اور گیان پراپت کر پرماتما کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ وے اندر میں گہرے جا کر اس انہد شبد کو سن کر سچے آنند کو پراپت کرتے ہیں۔ پرنتو اس گہرے راج کو وے کسی کو بھی نہی بتاتے ہیں۔ وے اس سنسار کے چلن سے بالکل وپریت چل کر چھلانگ لگاکر اس سنسار روپی ساگر کو پار کر جاتے ہے۔ وے اپنے من میں سے سبھی بچار ہٹاکر اسکے ساتھ اپنی صورت جوڑکر اپنی دھن میں مست رہتے ہیں۔ اس پرکار سوامی جی سارے سنسار کو چھوڑکر ستگرو مہاراج کے چرنوں میں آنندمے جیون بتانے لگے۔ ادھر انکے پتاجی کو یہ چنتا ہونے لگی کہ سادھ جیسے اپنی بہن کی شادی کرکے نکلے ہیں تو واپس لوٹ کر جھانکا تک نہی ہے۔ کیسے نرموہی ہے؟ بہن کی شادی پر بھی چاچا جی جاکر سمجھا بجھا کر لے آئے تھے اور ایک رات رہ کر پربھات کو نکل پڑے۔ ایک ہی اکلوتا بیٹا ہے اسکے وچھوہ میں من اداس ہو رہا ہے۔ سیکڑوں منتیں مانگ کر پیر فقیر پوجکر مینے یہ لعل پایا۔ سو شن میں مجھ سے بچھڑ کر الگ ہو گئے۔ کل کو یدی مر جاؤں تو کریا کرم کون کریگا؟ پتاجی کہنے لگے کہ سنا ہے کہ جاکر سنت ٹیؤنرام جی کا ششے بنا ہے اور وہاں بیٹھ کر دن رات سنتوں کی سیوا کر رہا ہے۔ جاکر مناؤں، شاید میری ہین دشا دیکھ کر ترس کھاکر لوٹ آوے۔ اس پرکار بچار کرتے کرتے نکل گئے ٹنڈے آدم کی اور۔ پتر کے پریم کے ستایے ہوئے راہ چلتے چلتے آکر پہنچے ٹنڈے آدم دربار پر۔ دربار میں پہنں:چتے ہی انکی نگاہ سیدھی مادھو پر پڑی۔ انہیں ریت کی تگاریوں کو ڈھوتے ہوئے دیکھ کر انکا دل بھر آیا اور آنکھوں میں پانی آ گیا۔ سوچنے لگے کہ یہ سچ مچ فقیر بن گیا ہے۔ فقیر مانع سچا درویش۔ فقیر شبد میں چار اکشر ہے۔ پھ کا ارتھ پھکر، غریبی، ونمرتا۔ ک ہے کنابت، شکر واہ واہ، ایسے بھی مالک واہ واہ ویسے بھی مالک واہ واہ۔ یہ ہے یقین اور وشواس۔ '*' ہے ریاضت اور بندگی۔ یہ راہ پیڑا والی ہے۔ اس راہ پر ایسے بہادر اور سچے درویش ہی چل سکتے ہے۔ پر پتا ہونے کے ناطے پیار اور

موہ وش وے صحن نہی کر پا رہے تھے۔ سو سیدھے آکر پہوں:چہ ستگرو ٹیؤنرام جی مہاراج کے پاس۔ ستگرو ٹیؤنرام جی مہاراج کو ہاتھ جوڑکر ونتی کر کہا کہ بیٹے کا ہاتھ واپس دے دو۔ ایک پتر پرماتما نے بکشا وہ بھی نچھوہ دیکر آکر شرن میں بیٹھا ہے۔ میرے مرنے پر کریا کرم کون کریگا، دیپک کون جلائیگا اور پتروں کو پانی کون دیگا؟ ستگرو مہاراج جی نے کہا کہ بابا! یہ باہر کا دیپک ایک دن جلاؤ تو دوسرے دن بجھ جائے۔ یہ تیرا مادھو وہ گیان روپی دیپک جلائیگا جو یگ یگانتر جلتا رہیگا۔ ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کو بلوا کر پتا جی سے ملوایا اور کہا بھائی مولچند! آپ بڑے قسمت والے ہے جو ایسا بھکت سپتر ایشور نے بکشا ہے۔ یہ کیول اپنا ہی نہیں، پرنتو انکے پیچھے انیک قل تیر جائیں گے۔ یہ ہندی سندھ کا مارگ درشک بن ہزاروں کی راہ روشن کریگا۔ آپ کو ایسے سپتر پر غرو ہونا چاہیئے، جسکے ہردے میں ہری نام کے سوائے اور کوئی بات ہی نہی ہے۔ یہ کہہ کر انہیں اس شبد دوارہ سمجھانے لگے۔ بھجن (سور وہاگ) جہں قل میں پیدا تھیو بھگت سچو بھگوان جو سو قل سدا آباد آ، سپاتر سندے ستتان جو۔ ...4جہں میں وسے ستنام جی، بھکتی سدا بھرپور تھی، سو قل پہنچے اے گام تے، جھنڈو جھلائے شان جو۔ .2امر پیالرو پریم جو، پی تو بھرے جنہی پریم سال سو پریم سا ہر دو، تھدھو کندو ہر انسان جو۔ _ .3جنہی میں وسے تھی سچی جوتی سندے جگدیش جی تنہں لعل جے ت للراٹ میں چمکو رہے نیشان جو۔ ...4مادھو من یا جنہی میں سچی، سو لعل ورلو لکھبنی میں تنہں جے متھاں سبھ کو کرے قربان پن ہی جی جان جو۔ (ارتھ):- جس قل میں بھگوان کا سچا بھکت پیدا ہوتا ہے اس سپاتر کا قل سدا آباد رہیگا۔ جس قل میں بھگوان کا بھکت پیدا ہوتا ہے اور جس بھکت کے من میں بھگوان کی بھکتی بھرپور ہے اس بھکت کے نہ کیول قل کا پرنتو اسمپورن گاؤں کے شان کا جھنڈا سدا اونچا رہیگا۔ جس نے پریم کا امر پیالہ پریم سے بھر کرپیا ہے وہ ہر انسان کا پریم سے ہردے شیتل کر دیگا۔ جس بھکت کے اندر جگدیش کی جوت جگتی رہتی ہے اسکا للرناٹ سدا اس الوکک پرکاش سے چمکتا رہتا ہے۔ ستگرو مہاراج جی کہتے ہیں کہ جسمیں سچی مہمہ ہوتی ہے وہ لاکھوں میں ایک ہوتا ہے۔ ایسے سچے بھکت کے اوپر سب اپنی جان بھی قربان کر دیتے ہیں۔ بھجن کہنے کے پشچات ستگرو مہاراج جی انکے پتاجی سے کہنے لگے کہ بھائی! ہم نے تمہارے سامنے حقیقت رکھی ہے اب آپ مالک ہے۔ یہ مادھو آپ کے سامنے کھڑا ہے یدی یہ آپکے ساتھ جانے کے لئے راضی ہو ہو تو ہم اسے آگیا دینے کے ترلیے تیار ہیں۔ اب پتاجی سوامی جی کو اپنی وردھاوستھا کا واسطہ دیکر گھر چلنے کے لئے راضی کرنے لگے۔ پرنتو مادھو انکو سمجھا کر تسلی دینے لگے۔ وے کہنے لگے کہ بابا! میرے بھاگیہ کھلے ہے جو ستگرو مہاراج جی جیسے درلبھ گرو جی ملے ہے۔ یہ اوتاری پروش بھاگیہ سے جگت کے کلیان ہیتو یگوں کے پشچات پرتھوی پر جنم لیتے ہے۔ یہ مہاپروشوں تو پاس کے سمان ہے۔ جن کا جسکے سر پر آشیرواد کا ہاتھ لگ گیا وہ سونا بن گیا۔ میں یہ سنہری اوسر اپنے ہاتھ سے جانے نہی دینا چاہتا۔ آپ مجھے آگیا دیجیے کہ ان چرنوں میں بیٹھ کر اپنا جیون سپھل بناؤ۔ بابا! یہ رام کرشن پرم ہنس جیسے پوتر چرن ہے، جن چرنوں میں بیٹھ کر نریندر وویکانند بن کر دیش ودیش میں سناتن دھرم کا جھنڈا پھہراکر سدا سدا کے لئے امر ہو گیا۔ یہ سوامی ورجانند جیسے چرن ہے جن چرنوں کی رج کے پرتاپ سے مول شنکر نے سوامی دیانند سرسوتی بن کر وشو میں ستیہ کا پرکاش پھیلایا۔ یہ پوتر چرن سنت روداس جیسے ہی کراماتی ہے جسکے سپرش سے میرا نے پریم دیوانی بن کر سارے سنسار کو پریم ساگر میں ڈبو دیا۔ یہ الوکک چرن گرو سندیپن جیسے ہی چمتکاری ہے جن کے آشیرواد سے بھگوان کرشن نے سارے سنسار کو گیتا کا وہ الوکک گیان کروایا جسکی برابری آج سنسار کی کوئی بھی وستو نہی کر سکتی ہے۔ اب پوجیہ پتا صاحب! آپ ہی فیصلہ کیجیے کہ ایسے الوکک چرن تیاگ کر میں اپنے آپ کو جھوٹھا مایا جال میں کیسے پھساؤنگا؟ ستگرو مہاراج جی بالک مادھو کی ایسی اگادھ گرو بھکتی و اٹوٹ شردھا دیکھ کر دل ہی دل میں گد گد ہوکر سوچنے لگے کہ بالک اپنے گرو کا نام اوشیہ روشن کریگا۔ ہم نے جو ہنڈیاں چڑھائی ہے اسکا ڈھکن بیشک یہ اتاریگا۔ اب ستگرو مہاراج پتاجی کو سمجھا کر کہنے لگے کہ بھائی! تم جد چھوڑ دو۔ جس کاریہ کو سمپن کرنے کے ترلیے ایشور نے تمہیں یہ لعل بخشا ہے، اسکو چھوڑ دو مالک کی اس راہ میں، تو کلیان کریں کروڑوں کا اور شان بڑھاوے ماتاپتا، قل و گرو کا۔ اتنا کہ کر ستگرو مہاراج جی نے پتا صاحب کو سمجھانے اور سانتونا دینے کے لئے جگت گرو شنکراچاریہ کا درشٹانت دیا۔ اشٹانت:- ستگرومہاراج جی کہنے لگے کہ آج مادھو کا تیاگ اور اڑھ نشچیہ دیکھ کر ہمیں جگت گرو شنکراچاریہ کا درشٹانت یاد آ رہا ہے۔ اس الوکک بالک نے بھی بچپن میں اپنی ماتا امبیکا سے جد کرکے سنّیاس لیا تھا۔ بالک شنکراچاریہ کا من بھی بالکل مادھو کے سمان سنسار میں لگتا ہی نہی تھا۔ وے ہمیشہ کہتے تھے کہ ماں! میں سنیاسی بن کر ایشور کو پانا چاہتا ہوں، ۔ انکی ماں یہ سن کر، دو:کھی ہوکر کہتی تھی کہ بیٹا! تیری یہ عمر تو کھانے اور کھیلنے کی ہے۔ یہ ویراگیہ اور سن یاس کی باتیں تمہیں اس کچی عمر میں شوبھا نہی دیتی ہے۔ اسکے سوائے تم یدی گھر چھوڑ کر سنیا سی بن جاو گے تو میرا کیا ہوگا؟ اس جہاں میں

تیرے سوائے میرا اور کون سا سہارا ہے؟ بالک نے اتر دیا کہ ماں! ہم سب کا سچا سہارا پرماتما ہے۔ وے میرے پرم پتا تمہارے رکھوالے بنینگے، پرنتو انکی ماتاجی کو یہ سب باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ایک دن دونوں، ماں بیٹے ندی پر سنان کرنے گئے۔ سنان کرتے کرتے بالک زور زور سے چلانے لگا، مگرمچھ! مگرمچھ! ماں نے گھبرا کر پوچھا کہ بیٹے ! مگرمچھ کہاں ہے؟ بالک نے اتر دیا کہ مرگمچھ میرا پاؤں پکڑ کر مجھے اندر گھسیٹ رہا ہے۔ انکی ماں زور زور سے رونے لگی اور بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگی کہ مالک! جیسے آپنے مصیبت میں گج کی گراہ سے رکشا کی تھی ویسے آج میرے بالک کی مگرمچھ کے منہ سے رکشا کرو۔ اس پر بالک کہنے لگا کہ ماں! یدی تم مجھے سنیا سی بننے کی اجازت دے دو گی تو مجھے مگر چھوڑ دیگا۔ ماں گہرے سوچ میں پڑ گئی۔ آخر سوچ کر دل میں کہا کہ بھگوان اسے بڑی عمر دیوے پھر بھلے میرے پاس رہے یا دور۔ سو دلن پر پتھر رکھ کر بیٹے کو سنیا سی بننے کی ازاجت دے دی۔ یہ سن کر بالک شنکراچاریہ ہنستا کودتا ندی سے باہر دوڑتا ہوا آیا۔ اورآکر ماں کے چرن پکڑے اور ماں کے چرنوں پر سر ٹیک کر ان سے آشیرواد مانگنے لگا۔ وچن کے انوسار ماں نے دو:کھی ہوکر آشیرواد دیا کہ بیٹا! جس میں تیری خوشی اس میں میری بھی خوشی۔ ایشور تمہارا رکھوالا ہوگا۔ ماں نے آگیا لیکر بالک نکل پڑا کامل گرو کی تلاش میں کیوں کہ اس راہ میں بنا کامل گرو کے انسان پتوار ناؤ کے سمان ہی جو سنسار روپی ساگر میں تھپیڑے کھائیگی پرنتو منزل پر کداچت نہی پہنچ:چیگی ۔ آخر ''جن کھوجیا تن پائیا۔'' اسے کامل گرو مل گیا اور ستگرو کی کرپا سے اسنے وہ پد پایا جوآج سنسار اسے جگت گرو شنکراچاریہ کے نام سے پکارتا ہے۔ اسنے بھگوان کی ایسی بھکتی کی کہ سدا کے لئے امر ہو گئے۔ اسنے بھارت کے چاروں دشاؤں میں چار مٹھ ستھاپت کیے جہاں سے آج بھی سناتن دھرم کا پرکاش سارے بھارت میں پھیل رہا ہے۔ اب بھائی موہچند! تمہی بتاو کہ انکی ماتا جھوٹھی مایا موہ میں پھنس کر بالک کو سننیا سی بننے کی ازاجت نہی دیتی تو کیا وہ اس امرتو کے پد کو پراپت کر سکتے تھے؟ کیا جگت انہیں جگدگرو کے نام سے یاد کرتا؟ سنیا سی بن کر جو انہوں نے پایا اسکی کوئی برابری نہیں ہے۔ آج کروڑوں بالک پیدا ہوتے ہیں اور جیون کی سبھی اوستھائیں پار کر اس دنیاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ آج انکا ناموں نشان بھی نہیں ہے۔ کون یاد کرتا ہے؟ کوئی برلا ایشور کی اثیم کرپا سے سنسار کے بندھنوں سے مکت ہوکر مکتی پد کی پراپت کر سدا کے لئے امر ہو جاتا ہے۔ ستگرو مہاراج کے وے وچن سن کر پتا کو اپنے پتر کے ترلیے من میں ناز ہونے لگا، پرنتو من میں مایا اور موہ کے کارن نراشا بھی ہوئی، پرنتو جیسے تیسے دل پر پتھر رکھ کر گھر لوٹ آئے۔ اعضا لینے سے پورو سوامی جی نے پتاجی سے آشیرواد لی اور پھر سے سیوا کے کاریہ میں جٹ گئے۔ انکے پریشرم مردوانی اور پروشارتھ نے سب کو پرسنن کر لیا تھا۔ ستگرو مہاراج کے چرنوں میں رہ کر دنوں دن رچ کر لعل ہوتے جا رہے تھے۔ ایک تو پہلے جنم کے سنچت شبھ کرم، دوسرا اس جنم میں بچپن سے کی ہوئی تپسیا ایوں سادھنائیں، تیسری ستگرو مہاراج کی اثیم کرپا نے ان میں اپار شکتی پیدا کر لی تھی۔ جو مکھ سے نکالتے وحی گھٹ جاتا۔ یہ گھٹنا سن 4936 کی ہے۔ ٹنڈے آدم کی ڈب پر چیتر کا میلہ لگ رہا تھا۔ منگھن رسوئیا کسی کاریہ سے باہر نکلا۔ ڈب کے باہر ایک کیر کا پیڑ تھا۔ وہ الجھ کر جاکر اس پیڑ سے ٹکرایا۔ اسکا پاؤں کانٹوں سے زخمی ہو گیا۔ وہ بیچارہ لنگرتا لنگڑاتا بھنڈارے کی اور جا رہا تھا۔ اس سمے سوامی جی بھنڈارے کے پاس کھڑے تھے۔ ان سے پوچھا ''بھائی مینگھا! تم لنگڑا کر کیوں چل رہے ہو؟ ''آخر تمہیں کیا ہوا ہے؟'' دکھی ہوکر مینگھا بولا سوامی جی اس کنٹیلی جھاڑی کے کانٹوں نے بری طرح زخمی کر دیا ہے۔ اب آپ کرپا کر ستگرو مہاراج سے کہہ کر یہ کنٹیلی جھاڑی کٹوا دیویں تاکہ جان چھوٹ جائے۔ اس پر سوامی جی نے کہا ''بھائی مینگھا یہ کیر (کنڈی) کو پیڑ کیسے کٹائینگے۔ اس پیڑ کے نیچے بیٹھ کر ہم نے تپسیا کی ہے۔ اس پیڑ نے ہمیں ستگرو مہاراج سے ملنے میں مدد کی ہے، پرنتو تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے ستگرو مہاراج جی کا منتر بول کر ہم اسے کانٹوں سے مکت کرتے ہے۔ ستگرو مہاراج جی کی کرپا سے اس میں چھایا تو رہیگی پرنتو کانٹے سدا کے لئے غائب ہو جاینگے۔ اسی سمے کنڈی (کیر) کے پاس جاکر ست نام ساکشی کہہ کر یہ بھجن کہا۔ بھجن اجلکھاں وٹھی اے کنڈی، تو میں کنڈا نہ تھینداسادھنی جا شیوہ دھاری موروں منڈا نہ تھیندا .4تھیندا بھنڈارا بھاری، رہندا بھی شیوادھاری بلندے چلندے ٹلندے، کدہی ٹنڈا نہ تھیندا۔ .2لگندا رہندا میلہ، لیندا سویں شرددھالو چڑھندی یوں رہند یوں دیگی یوں ، غم بھی ہنڈا نہ تھیندا۔ .3رہندی تو میں بی چھایاپچندیوں مراد من جوں پھلندا رہندا پھلڑا، ٹیڑا ٹنڈا نہ تھیندا۔ ...4ستگرو دنی سمجھانی، مادھو سمجھ واری سدکی سدائی ساوا، نمنڈ ننڈھا نہ تھیندا اجو خاں وٹھی اے کنڈی، تو میں کنڈا نہ تھیندا۔ ارتھ:- اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ اے کنڈی! (کانٹوں والی جھاڑی) آج سے تیرے اندر یہ چبھنے والے کانٹے نہی ہو نگے اور سنتوں کے سیوادھاری کبھی بھی لنگڑے نہی ہو نگے۔ اس ستھان پر سدا بھنڈارے ہوتے رہینگے اور سیوادھاری بھی سدا سیوا کرتے رہینگے۔ پرنتو چلتے، پھرتے گھومتے وے کبھی بھی لنگڑے نہی ہو نگے۔ اسلیے آج

کے بعد تیرے اندر یہ چبھنے والے کانٹے نہیں رہینگے۔ اس ستھان پر میلے لگتے رہینگے اور سینکڑوں شردھالو سدا آتے رہینگے۔ یہاں بھنڈارے کی دیگ سدا چڑھتی رہیگی پرنتو کسی کو کوئی تکلیف نہی ہوگی۔ اے کنڈی آج سے تیرے اندر کانٹے بالکل نہیں ہو نگے۔ تیرے اندر کانٹے تو نہیں ہو نگے، پرنتو تیرے اندر چھایا اوشیہ رہیگی اور سب کے من کی مرادیں پوری ہوتی رہیگی۔ سب پھول کے سمان پھولتے پھولتے رہینگے، پرنتو کوئی بھی لولا لنگڑا نہیں ہوگا۔ آج سے تیرے اندر کانٹے تو نہیں رہینگے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ ستگرو مہاراج جی نے یہ سمجھایا ہے کہ وشواس رکھنے والے سدا ہرے بھرے و سمپن رہینگے اور جھکنے والے کبھی چھوٹے نہیں ہو نگے۔ کنڈی! آج سے تیرے اندر کانٹے نہیں رہینگے۔ اس دن کے پشچات اس کنڈٹیلے جھاڑ میں سے کانٹے ہی سوکھ گئے اور وہ بالکل ہری بھری و صاف ہو گئی۔ پریمیوں نے آکر یہ وارتا ستگرو مہاراج جی کو سنائی کہ سادھ مادھو نے ست نام ساکشی کا منتر پڑھ کر اس کنڈی (کنٹیلی جھاڑ) کو ایسا وردان دیا ہے جو اس میں سے کانٹے ہی غائب ہو گئے ہیں۔ ستگرومہاراج نے انکی اتنی بھکتی دیکھ کر بچار کیا کہ سادھ مادھو اب اچھی منزل پر پہنچ گیا ہے۔ ایسی تو سادھنا کی ہے کہ اس میں سدھی آ گئی ہے۔ اب انہیں یوگیہ سمجھ کر سدا اپنے ساتھ ستسنگ کے سمے رکھتے تھے تاکہ ان میں ستسنگ کرنے کی یوگیتا اور بھی بڑے اور آگے چلکر ان میں نکھار آئے تاکہ یہ سب کے مارگدرشک بن سکیں۔ دھن شیوہ ایں دھن تو شیوک، شیوہ جنہجی پوے قبول، ہر دل کھے سو جانے سجانے، پورنپرکھو سو سبھ جو مول۔ اب ستگرو مہاراج بھرمن پر بھی سوامی جی کو لے جاتے تھے۔ انہیں ہری دوار، رشکیش اور اترا کھنڈ کے سبھی تیرتھ بھی کروا کر آئے۔ وہاں پر انکی بہت سے سنتوں اور یوگیوں سے بھینٹ ہوئی اور اس منزل کے انیک انبھو ہوئے۔ اس پرکار ابھیاس کرتے کرتے سوامی جی کامل پروش بن گئے۔ پرنتو مہاراج جی کے آگے تو وحی ونمرتا اور انونیہ ونیہ تھی۔ کبھی بھی اہنکار اتپن نہی ہوا۔ ونیت بھاؤ سے من میں یہ کہتے رہتے تھے-: سادھو نہ سدائجی، ہیء ترکنی تکھی اتھیئی، ہن بھرم بھلایا کیترا، اہا پڑ سرتاں لاہجی سمجھی توں سامی چوے منہ مٹھیء پائجی لوک نہ لکھائجی، ت واکپھو تھییں ورونہ جو۔ ائیں چرکھوں چوری، جیئں بھونڈ بھنکی ناتھئے اٹھئی پھر اجیبنی کھے، ادب ساں ای اوری باہری تکی م توری، کتی ت ملی کاندھ سا۔ ارتھ: سوامی جی اپنے من کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہے کہ تم اپنے آپ کو سادھو مت کہلانا، کیونکہ یہ پھسلن بہت تیز ہے، پتہ نہی اس راہ پر کب کسی کا پاؤں پھسل جائے۔ اس بھرم نے پتہ نہی کتنوں کو بھلایا ہے۔ اسلیے تم اس بات کو اپنے دماغ میں سے نکال دینا۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اس بھکت کی راہ پر سوچ سمجھ کر پاؤں رکھنا اور تم جو تم بھگوان کا سمرن کرو اسکو تم لوگوں کو مت دکھانا تاکہ تمہیں اس آنند کا پتہ لگ سکے ایسے بھکتی روپی چرخہ چھپ کر دھیرے چلاؤ کہ اسکی چوں چوں تک آواز نہ ہو ارتھات جو تم بھگوان کا سمرن، دھیان و بھکتی کرو وہ گپت ہو جس کا کسی کو بھی آبھاس نہ ہو۔ آٹھوں پہر شردھا اور ادب سے اس پرماتما کا نرنتر سمرن کرتے رہو پرنتو اس میں لوگ دکھاوا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس پرکار یدی سمرن کروگے و پرماتما کا دھیان کرونگے تو تم پرماتما سے اوشیہ ملونگے۔ اس پرکار اپنے آپ کو پکاتے پکاتے سوامی جی کی کرنی جیسے سدھ پرشوں جیسی بنتی جا رہی تھی۔ وے ستگرو مہاراج کے من کو بھا گئے۔ ستگرو مہاراج کے کرپا کی جیسے ان پر ورشہ ہونے لگی۔ ستگرو مہاراج اب ان سے پرتی دن ستسنگ کی سیوا لینے لگے۔ انکے بھجنوں میں ستگرو مہاراج کی سیکھ سمایی ہوئی تھی اور ہر بھجن میں سے تیاگ اور ویراگیہ جھلکتا تھا۔ بھجن (راگ بھیروی) چھو تھیوں مونکھے جھلیو، ماں تھیندیسی جوگیانی وہ جو پانی بھرہندیسی بھیزی چھوتھیوں موں کھے جھالیو------------ .2آیسی آس کرے دیہی ابانی، پکھر .3لکھیو لیکھو پورب جنم جو، اکھر سجانی پڑھندسی بانی اجو راتری وہانی، چھو تھیوں مونکھے جھتریو---------- ابانی ہوئی سا دادانی سائی منجھے ساہ کھے ت سیبانی، چھو تھیوں مونکھے جھتریو--------- ...3طعنہ لوکنی جاتام تھی بھایاں دی نہ دہاڑی کین سا کومانی وجع بھو ساگر ماں ت ادانی، چھو تھیوں مونکھے جھلیو------- ...4کے ٹیؤں اجو رتو تھی رواں ماں، ای بنی ہانی، نینہ گگی نمانی، دری ت گروء جے آہے وکانی چھو تھیوں مونکھے جھتریو---------)ارتھ سوامی جی اس بھجن میں اپنی آتما کو استری روپ اور پرماتما کو پروش روپ مان کر اسے پراپت کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ میں جوگن بن کر ورہ کا پانی بھرونگی۔ اپنی سہیلیوں سے کہتے ہیں کہ آپ مجھے اس راہ پر چلنے کے لئے کیوں روکتی ہیں؟ یہ تو میرے پورو جنم کے پنیہ ہے جو مجھے آتما کا گیان ہوا ہے بہت سمے گوجر گیا ہے اب میں سمرن کے دوارہ انہیں انتر آتما میں ڈھونڈھ لونگی۔ میں ستگرو مہاراج کے دیش میں پرماتما کو پانے کی آس لیکر آئی ہوں،۔ یہ جو ستگرو مہارات کی اثیم کرپا مجھ پر ہوئی ہے جس سے میں پرماتما کو پا سکونگی یہ مجھے اتپریہ ہے اور میرے شو اس شو اس میں بھر گئی ہے۔ پرمارتھ کی راہ پر چلنے والوں پر لوگ طعنے کستے ہیں وے مجھے بڑھیا بھوجن سمان لگتے ہیں۔ ان سے پرماتما کی پریت گھٹنے کے بجائے خوب بڑھ گئی ہے اور میرا دل کرتا ہے کہ اس سنسار ساگر سے اڑ کر

جاکر اس پرماتما سے ملوں۔ پرماتما کے ورہ میں رکت کے آنسوں بہا رہی ہوں۔ میرے اندر انیک برائیاں ہیں، پرنتو میں کیول اس پرماتما کو چاہتی ہوں۔ پرماتما میری سچی پریت دیکھ کر میری برائیاں معاف کرینگے۔ میں نے اپنے آپ کو ستگرو مہاراج کے در پر پورن سمرپت کر دیا ہے۔ مجھے آپ کیوں روکتی ہے میں تو جوگن بن کر ورہ کا پانی بھرونگی۔(ست سنگی بھی پرتیدن انکے شکشا پرد وچن ایوں بھجن سن کر انکی اور آسکت ہوتے چلے گئے۔ بہت سے پربی تو اتنے پربھاوت ہو گئے جو انہیں اپنے یہاں ستسنگ کرنے کے لئے نویدن کرنے لگے۔ پرنتو ستگرو مہاراج جی کی آگیا بنا کوئی بھی قدم اٹھانا کٹھن ہی نہیں کنتو اسمبھو تھا۔ سوامی جی کی ایسی گرو بھکتی اور مریادہ دیکھ کر ستگرو مہاراج اب سوچنے لگے کہ مادھو اب کافی یوگیہ ہو گیا ہے اور انکی یوگیتا نے کافی پریمیوں کو اپنی اور آکرشٹ کر لیا ہے اور اب یہ پریمیوں کو اکیلے ہی نام رس پلا سکتا ہے۔ سن 938 میں ہری دوار میں کمبھ کا میلہ لگ رہا تھا۔ ستگرو مہاراج جی اس میلے پر سوامی جی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اس اوسر کو اچت جان کر ویساکھی کے دوس 3 اپریل سن 938 کو ستگرو مہاراج سوامی جی کو ہر کی پوڑی پر لے گئے۔ وہاں پر شویت وستر تیاگ کر لاکر انہیں لاہوتی لباس (گیڑ وستر) پہنا کر دیکشا دیکر آشیرواد دیا کہ مادھو! تم اس راہ پر اکیلے چلکر لاکھوں کا مارگ درشن کرنے کے یوگیہ بن چکے ہو۔ تمہارا ایشور میں اٹوٹ وشواس اور بے مثال گرو بھکتی ہمیشہ تمہاری راہ روشن کرتی رہیگی۔ تمہیں اب پرماتما کے سوائے اور کسی بھی سہارے کی آوشیکتا نہی ہے۔ ہری دوار سے گیڑ وستر پہناکر ستگرو مہاراج انہیں سیدھا ہیدراباد والی دربار پر لے آئے اور انہیں کہا کہ سادھ! اب تم یہاں رہ کر دربار بھی سمبھالوں اور پلاؤں پریمیوں کو ست نام ساکشی کا امرت۔ تم اب بہت پریمیوں کے لاڈؤلے بن چکے ہو اور کئی پربی تمہارے مارگ درشن کی راہ تاک رہے ہے۔ اب یہاں رہ کر ستگرو دوارہ دیئے گئے گیان کا پرچار کرو۔ حیدرآباد والی دربار پر رہ کر سوامی جی پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلانے لگے۔ دن پرتی دن انکے شردھالوؤں کی سنکھیا بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ سنیہہ و شردھا وش وے انکے لئے پھولوں کی مالائیں، پھل فروٹ اور مٹھائیاں لانے لگے۔ ایک دن شردھالوؤں کی ایک ٹولی انکے لئے فروٹ کے ٹوکرے اور مٹھائیوں کی پیٹیاں لیکر آئے۔ یہ ساری بھینٹ آکر انکے چرنوں میں رکھی، پرنتو انہوں نے یہ ساری بھینٹ ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں رکھنے کی آگیا دی۔ پریمیوں نے انکی آزانسار سارا پرساد جاکر ستگرو مہاراج کے چرنوں میں رکھا۔ مہا منڈلیشور جی نے اپنے شششے کا شان بڑھانے کے لئے کہا کہ بیٹے تم تو سادھ مادھو کے پربی ہو۔ یہ پرساد چل کر انکو ارپت کرو۔ اتنے میں سوامی جی وہاں پہنچ گئے۔ ہاتھ جوڑ کر انہیں نویدن کیا کہ ستگرو مہاراج یہ سب آپ کے پربی ہے۔ آپ کرپا کر انکی بھینٹ سویکار کریں۔ سب ستگرو مہاراج کے چرنوں پر گر پڑے۔ ستگرو مہاراج جی نے خوش ہوکر انہیں خوب آشیرواد دیا۔ کہنے لگے کہ سادھ مادھو! کہنے لگے کہ سادھ مادھو! تم نے گرو کی اتنی اجت اور مان رکھوایا ہے سو تمہارے پربی بھی سدا ہرے بھرے رہینگے۔ نمن سے کتنی آشیرواد متر گئی! ''نندی نوازے، کھاوند ہزما نوکری کیائی پہنچے قرب سا ای بنی کھا آجی کنجی رہی کان کا منتھ مہتاجی نہ جانا راجی تھیڑو کہڑو گالھی تے'' ارتھ:- پرماتما نے اپنی رحمت سے اس ناچیز کو اپنے چرنوں میں شرن دیکر اپنے پریم سے سبھی برائیوں سے مکت کر لیا۔ اب کسی بھی گجر نہی رہی۔ میں نہیں جانتا کہ پرماتما کس بات پر راجی ہو گئے، کیونکہ میرے اندر تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ انکی اثیم کرپا ہے۔ کر چھ دن حیدرآباد میں رہنے کے پشچات ستگرو مہاراج جی جب ٹنڈوں آدم جانے لگے تب سوامی جی ہاتھ جوڑکر کہنے لگے کہ مہاراج! آپکے سوائے میرا کون ہے، یہ اکیلا رہنا بہت کٹھن ہے۔ یدی آپ یہاں رہینگے تو یہ داس بھی یہا رہیگا۔ ستگرو مہاراج جی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ہم تو یہاں آتے جاتے رہینگے، تم کسی پرکار کی چنتا نہیں کرو۔ ستگرو مہاراج کی آگیا ستیہ وچن جان کر انکی انوپستھتی میں سوامی جی دربار کو اچھی طرح سمبھالتے رہے۔ پریمیوں کو پریم بڑھنے لگا۔ سوامی جی کی مہمہ دیکھ کر کئی پربی ان سے نام لیکر انکے شششے بن گئے۔ اس پرکار ستسنگ روپی دیپک نرنتر جلتا رہا۔ کبھی کبھی ستگرو مہاراج جی منڈلی سہت آکر سنگت کو پریم روپی وچنوں کو ورکھا سے نہال کر دیتے تھے۔ وہاں سے ستگرو مہاراج جی سوامی جی کو اپنے پریمیوں کی نویدن پر کبھی کراچی، کبھی نوشہرے اور کبھی دوسرے ستھان پر بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ 4940 میں میجسٹریٹ شری بھگت صاحب نے جو اس سمے وکیل تھے اپنا بنگلہ بنوایا۔ بھگت صاحب کی ماتاجی ستگرو مہاراج جی کی شششیہ تھی سو مکان کے مہورت پر انہوں نے ستگرو مہاراج جی کے ساتھ سوامی جی کو نمنترن دیا۔ سوامی جی نے اس شبھ اوسر پر ستسنگ کیا اور گرو بھکتی کے بھجن گایے۔ سارا پریوار سوامی جی کے ستسنگ اور بھجنوں پر جھومنے لگا اور خوب موج مچ گئی۔ انکے ستسنگ کا کراچی کے پریمیوں پر اتنا پربھاؤ پڑا کہ انیک پرمی انکو نام دینے کے لئے نویدن کرنے لگے۔ اس پر ایک دن ستسنگ کرتے ہوئے پریمیوں کو سمجھایا کہ نام لینے سے پہلے ستگرو کی سیوا کر اپنے ہردے کو نرملن بناؤں کیونکہ نام روپی بیج کیول نرمل ہردے میں ہی پھل سکتا ہے۔ جب

جگیاسو کا ہردے نرمل ہو جاتا ہے اور وہ پورن سمرپت ہو جاتا ہے، تب ستگرو اسکے سر پر اپنی کرپا کا ہاتھ رکھ کر نام دان کر نہال کر دیتا ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے انہوں نے یہ درشٹانت دیا۔ درشٹانت:- بخارا کے شہزادے کو پرمارتھ کا شوق ہوا۔ وہ فقیروں کی تلاش میں رہنے لگا۔ اسکی سیج سوامن پھولوں سے سجتی تھی۔ ایک دن اسنے اپنے مہلر کی دوسری منزل کے اوپر سے دیکھا کہ دو آدمی گھوم رہے ہیں۔ پوچھا بھائی! کون ہو؟ انہوں نے کہا، ہم مسافر ہے۔ کیسے آئے؟ کہنے لگے کہ ہمارا اونٹ کھو گیا ہے۔ تب شہزادے نے کہا، کبھی اونٹ محلوں میں آتے ہے؟ جواب ملا کبھی پرماتما بھی سوا من پھلوں کی سیج پر ملتا ہے؟ اتنا سنتے ہی ویراگیہ آ گیا۔ اپنے ملک کے فقیروں کے پیچھے پرماتما کی تلاش مے پھرنے لگا۔ لیکن تسللی نہ ہوئی۔ ہندوستان میں آیا، بہت ڈھن:ڈھا، لیکن تسللی نہ ہوئی۔ آخر وہ کاشی میں کبیر صاحب کے پاس پہنں:چا۔ کبیر صاحب کے آگے اجر کی کہ مجھے ششئے بنا لو۔ کبیر صاحب نے کہا کہ تو بادشاہ ہے! میں ایک غریب جلاہا۔ تیرا میرا گجارا کیسے؟ اجر کی کہ بادشاہ بن کر تیرے دوار پر نہیں آیا ہوں، | ایک غریب منگتا بن کر آیا ہوں، ۔ پرماتما کے لئے مجھے شرن میں لے لو۔ خیر! عورتیں نرم دل کی ہوتی ہے، ماتا لوئی نے، جو کہ کبیر صاحب کی پتنی تھی، شپھارش کی تو اسے رکھ تریا۔ اب جلاہوں کے گھر کیا کام ہوتا ہے؟ نالیاں بٹنا اور طعنہ تاننا۔ چھ: سال گوجر گئے۔ مائی لوئی نے ایک دن کبیر صاحب سے اجر کی کہ یہ بادشاہ اور ہم جلا ہے جو ہم کھاتے ہے وحی یہ کھاکر چپ رہتا ہے۔ اسکو کچھ دو۔ کبیر صاحب نے کہا کہ ابھی ہردے نرمل نہیں ہوا۔ مائی لوئی نہ کہا، جی! اسکی کیا پرکھ ہے؟ روکھی سوکھی کھا کر یہ ہماری سیوا کرتا ہے۔ حکم سے انکار نہی کرتا۔ اسکا ہردے کیسے نرمل نہی؟ قریب صاحب کہنے لگے، اچھا ایسا کرو۔ گھر کا کوڑا کرکٹ لیکر دت پر چڑھ جاؤ۔ میں اسکو باہر بھیجتا ہوں، ۔ جب یہ جانے لگے تو سر پر ڈال دینا اور پیچھے ہٹ جانا اور کان لگاکر سننا کہ کیا کہتا ہے؟ جب مائی لوئی اوپر گئی تو کبیر صاحب نے کہا، بیٹا مے کچھ باہر بھول آیا ہوں، اسے اندر لے آؤ۔ جب وہ باہر جانے لگا تو مائی نے کوڑے کرکٹ کا ٹوکرا سر پر ڈال دیا، اور پیچھے ہٹ کے سننے لگی۔ وہ بولا، 'سخت افسوس، اگر بخارا ہوتا تو جو کرتا سو کرتا۔ مائی لوئی نے آکر کبیر صاحب کو بتایا کہ جی! ایسا کہتا تھا۔ کبیر صاحب نے کہا کہ مینے جو تم سے کہا تھا کہ ابھی ہردے صاف نہی ہوا، نام دینے سے قابل نہیں ہوا۔ چھ: سال اور بیت گئے۔ ایک دن کبیر صاحب نے کہا کہ اب برتن تیار ہے۔ مائی لوئی نے کہا کہ جی، مے تو کچھ فرق نہی دیکھتی۔ جیسے آگے تھا، ویسا ہی اب ہے۔ کبیر صاحب کے گھر سادھو مہاتما آتے رہتے تھے۔ کئی بار ایسا موقع آتا تھا کہ کھانے پینے کو کچھ نہی ہوتا تھا تو چنے کھاکر سو رہنا پڑتا تھا۔ مائی لوئی نے کہا کہ جس طرح وہ پہلے ہمارے حکم سے انکار نہیں کرتا تھا، اب بھی اسی طرح ہے۔ جو کچھ ہم دیتے ہے کھاکر سو رہتا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا کہ اگر تو فرق دیکھنا چاہتی ہے تو پہلے تو گھر کا کوڑا کرکٹ لے گئی تھی اب جا اور گندگی، بدبو والی گلی سڑی چیجے اکٹھی کرکے لے جا۔ اب گلی سے نکلے تو سر پر ڈال دینا۔ مائی نے ایسا ہی کیا۔ جب شاہجادا باہر نکلا تو مائی نے وہ جو اکٹھی کی ہوئی گندگی تھی اسکے سر پر ڈال دی۔ شاہجادا ہنسا خوش ہوا، اسکا منھ لعل ہو گیا۔ وہ کہنے لگا، ''شاباش ڈالنے والے۔ تیرا بھلا ہو۔ یہ من اہنکاری تھا۔ اس کا یہی علاج تھا۔'' مائی لوئی نے آکر کبیر صاحب کو بتایا کہ جی! اب تو وہ ایسے کہتا ہے۔ کبیر صاحب نے کہا میں جو تم سے کہتا تھا اب کوئی کسر باقی نہیں ہے۔ کبیر صاحب جیسا سنت ست ستگرو شاہ زادے جیسا ششئے، جیوں جیوں نام دیتے گئے، آتما ساتھ ساتھ اوپر چڑھتی گئی۔ پھر کبیر صاحب نے کہا، ''جا! اب جہاں مرجی ہو جاکر بیٹھ جا، تیری بھکتی پوری ہو گئی ہے۔'' شاہزادہ ایک دن ندی کے کنارے بیٹھا گرڈی سی رہا تھا۔ اسکا وزیر شکار کھیلتا کھیلتا ادھر جا نکلا۔ بارہ سال میں شکل بدل جاتی ہے۔ کہاں بادشاہی پوشاک کہاں فقیری بانا۔ تو بھی اسنے شاہجادے کو پہچان لیا۔ پوچھا ''تم بادشاہ ابراہیم ادھم ہو؟ جواب دیا ''ہاں۔'' وزیر بولا کہ دیکھوں میں تمہارا وزیر ہوں، ۔ تمہارے جانے کے بعد مینے تمہارے بچوں کو تعلیم دی۔ شستر ودیا سکھائی، پر کتنا اچھا ہو کہ تو میرا بادشاہ ہو اور مے تیرا وزیر رہں<(۔ یہ سن کر ابراہیم نے جس سوئی سے وہ گرڈی سو رہا تھا، وہ سوئی ندی میں پھینک دی۔ کہنے لگا کہ پہلے میری سوئی لا دو، پھر میں تمہیں جواب دنن۔(گا۔ وزیر کہنے لگا مجھے آدھے گھنٹے کی مہلت دو میں تمہیں لاکھ سوئیا لا دونگا۔ کہنے لگا کہ نہی۔ مجھے تو وہیں سوئی چاہیئے۔ وزیر نے کہا، ''یہ تو اسمبھو ہے۔ اتنا گہرا پانی بہہ رہا ہے، وہ سوئی نہی مل سکتی۔ یہ سن کر شہزادے نے وہیں بیٹھے ہوئے پرماتما میں دھیان لگایا، ایک مچھلی س وئی منہ میں لیکر اوپر آئی۔ شاہ زادے نے کہا کہ مجھے تمہاری اس بادشاہی کو لیکر کیا کرنا ہے؟ میں اب اس بادشاہ کا نوکر ہو گیا ہوں، جس کے ادھین سارے کھنڈ برہمانڈ ہے۔ جا! لڑکے جانے یا تو جان۔'' نام بہت بڑی دولت ہے، جسکو پاکر پھنکیر سات بادشاہیوں کو لات مار دیتا ہے۔ نام کی کمائی کوئی مذاق ہے؟ گرو نانک صاحب نے گیارہ سال روڑو کا بچھونا کیا۔ گرو امرداس جی نے بارہ سال پانی ڈھویا۔ ہردے جتنا پوتر ہوتا، نام اتنا ہی جلدی اثر کرتا

ہے۔ سوامی جی نے ستسنگ کا بھگت صاحب کے کٹمب پر اتنا پربھاؤ پڑا کہ شری گودھومل کے بھائیوں شری پوہومل، شری پھیرومل اور شری چھوڈومل نے اپنے مکان کے شبھ مہوت پر ستگرو مہاراج جی کے ساتھ ساتھ سوامی جی کو بھی الگ سے نمنترن دیکر بلوایا تھا انکو بہت سمان دیا۔ ستگرو مہاراج جی کے جیوتی جوت سمانے کے پشچات بھگت صاحب کا سمپورن پریوار سوامی جی کو شردھا اور بھکتی سے پوجتے رہے۔ ایک ورش بیتنے کے پشچات ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی سے کہا کہ سادھ! تم اب چلکر پھلیلی پر الگ آشرم بناؤ۔ یہ آشرم اب سوامی گوالالال جی سمبھالینگیں۔ یہ سن کر سوامی جی کی تو جیسے پاؤں تلے زمین ہی کھسک گئی۔ سنتے ہی جیسے چکر آنے لگے۔ ستگرو مہاراج سے ونتی کر کہنے لگے کہ آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔ امرا پر دربار سے الگ کیا تو میں نے اسکو صحن کیا۔ اب تو آپ بالکل اپنے سے ہی الگ کر رہے ہیں۔ یہ جدائی برداست کرنے سے باہر ہے۔ میں اس پرکار سے الگ نہیں ہوؤنگا۔ مجھے آپکے سوائے کوئی اور راہ نظر نہیں آتی۔ اس پر ایک دم انہیں گلے لگا کر تسللی دیتے ہوئے کہا کہ بیٹے! تم ایسے اپنے آپ کو ہم سے جدا مت سمجھو۔ تم دل سے جدا ہو ہی نہیں سکتے۔ تم سدا ہمارے من میں بستے رہو گے۔ ہم جہاں تہاں سدا تمہارے سنگ ہے اور ہم جیسے حیدرآباد والے آشرم پر آتے جاتے رہتے تھے ویسے ہی یہاں پر بھی آتے جاتے رہینگے۔ یہ ہم تمہیں وچن دیتے ہیں۔ بلکہ ہم اپنے جیون کی انتم گھڑیاں تمہارے پاس ہی بتانے آئینگے اور تم اس سمے ہماری خوب سیوا کر گرو رن سے مکت ہو جانا۔ اتنی تسللی ملنے کے پشچات بھی سوامی جی کے من کی اداسی نہیں مٹی۔ جیون میں اتنے کشٹ دیکھنے پر بھی اتنے ہتاش اور نراش نہی ہوئے تھے پرنتو اس آدیش نے انکے من کو بہت مایوس کر دیا۔ ستگرو مہاراج جی انتریامی تھے سو انکے من کی پیڑا سمجھ گئے۔ انہیں تسللی دیکر کہنے لگے کہ مادھو! تم گھبراؤ نہی، تمہارے اندر ہم نے کوئی وشیش آبھا دیکھی ہے۔ وہ شکتی دیکھی ہے جسکے دوارہ تم وہ کاریہ کر سکتے ہو جو دنیاں دیکھتی رہ جائیگی۔ اسی کارن ہم نے تمہیں یہ آدیش دیا ہے۔ تمہیں شاید اپنے اس بل کا مہابلی ہنومان کی طرح آبھاس نہیں ہے۔ اتنا کہہ کر ستگرو مہاراج جی نے مہابلی ہنومان کے بل یاد دلانے والے درشٹانت کو سوامی جی کو بتایا۔ درشٹانت:: مہابلی ہنومان پون پتر تھا اور انمیں پون دیو کے سمان اتھاہ شکتی تھی۔ ایک دن جیسے ہی وہ ماں کے گود میں دودھ پی رہا تھا تو انکی نظر تیز چمکتے ہوئے سوریہ پر پڑی اور وہ سوریہ کو دیکھ کر ماں کے گود میں کودنے لگا اور آخر ایک جاردار چھلانگ لگا کر جاکر سوریہ تک پہنچا اور سوریہ کو دونو ہاتھوں میں بند کر دیا۔ بس شن پتر میں چاروں اور ادھنکار پھیل گیا۔ اس پر غصے ہوکر اندر دیو نے اس پر برہماستر پھینکا۔ جسکے لگنے سے ہنومان جی مورچھت ہو گئے۔ اپنے پتر کو اس پرکار مورچھت ہوتے دیکھ کر پون دیو کو بہت غصہ آ گیا اور اسنے سرے برہمانڈ میں ہوا روک دی۔ جس کارن چاروں اور تراہی تراہی مچ گئی۔ سب دیوتا گھبرا گئے اورآکر پون دیوتا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر حاجر ہو گئے۔ انہیں واروں وار ونتی کر کہنے لگے کہ وایو بنا پران پکھیرو اڑ جائیگا۔ استریے پرانی ماتر کے کلیان ہی تو آپ وایو کو آزاد کیجیے۔ ہم سب پون پتر ہنومان کو وردان دیکر کھڑا کرتے ہے، دیوتاؤں کے یہ مدھر وچن سن کر پون دیو راضی ہو گیا اور دیوتاؤں سے ہاتھ جوڑکر کہا کہ میرے پتر کو امر اجیت، شکتی کا ساگر اور چتر ہونے کا وردان دو اور یہ بھی وردان دو کہ میرے پتر رام بھکت اور انکے سدا پاس رہنے والا بلوان بنے۔ اس پر سبھی دیوتاؤں نے تتھاَستو کہہ کر ہنومان کو یہ سبھی وردان دیکر آشیرواد دیا۔ اسکے بعد پون دیو نے وایو کو آزاد کر دیا۔ اب ہنومان یہ سب وردان پراپت کر مہابلی بن گئے اور اپنے بل پر اتنا کر رشیوں میں جاکر انکے کرمنڈل توڑ کر پانی بہا دیتا تھا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں توڑ دیتا تھا۔ اس اتپات کے کارن رشیوں کو بہت کرودھ آیا۔ سو اسے شاپ دیا کہ ہے پون پتر ہنومان! تم نے طاقت کے مد میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے اسلیے تم اپنے بل کو بھول جاؤنگے پرنتو جب کبھی کوئی آپ کو اپنے بل کا سمرن کروایینگا تب آپ کو اپنے بل کا آبھاس ہوگا اور تم اس بل کے سہارے آشچریہ میں ڈالنے والے کاریہ کر سکونگے۔ جس سمے شری رامچندر بھگوان نل، نیل، سگریو ہنومان اور مہایوگی جامونت کے ساتھ ماتا سیتا کی کھوج میں سمندر تٹ پر پہنچے تب یہ پرشن اٹھا کہ یہ اتھاہ ساگر کون پار کریگا؟ اس پشو پیش میں کھڑے تھے کہ جامونت نے شری ہنومان سے کہا کہ "ہے مہابلی! اس وشال ساگر کو پار کرنے کی شکتی کیول آپ میں ہی ہے۔ کیول رشیوں کے شاپ کے کارن اپنی اپار شکتی کو بھول گئے ہے۔ اور میں تمہیں اس بل کا سمرن کروا رہا ہوں،۔ جو آپ میں پرارمبھ سے ہے۔ اب تم اس شکتی سے سات سمندر پار کر سکتے ہو۔" بس مہاویر ہنومان کو تو کیول اس بل کے سمرن کروانے کی دیری تھی وہ سنگھ گرجنا کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے ایسی چھلانگ لگائی کہ دباؤ سے وہ پہاڑ ہی پاتال میں دھنس گیا اور مہاویر ہنومان شری رام کا سمرن کرتا ہوا ایسے سمندر پار گیا جیسے وہ سمندر نہیں تھا کوئی نالہ تھا۔ اس پرکار درشٹانت بتاکر ستگرو مہاراج جی سوامی جی سے کہنے لگے کہ ہے مادھو! تیرے اندر بھی مہاویر ہنومان کے سمان وہ شکتی ہے جس کے بل سے تم

ایک چھلانگ لگاکر سبھی بندھنوں سے مکت ہوکر اس سنسار روپی بھو ساگر کو پار کر جاو گے۔ ہم نے تجھ سے اس الوکک شکتی، آتم پرکاش کے درشن کیے ہے جس سے تم اگیان روپی اندھکار کو ہٹاکر، گیان روپی پرکاش کو پھیلاکر لاکھوں دکھی پرانیوں کو راہ دکھاکر، دھرم کا جھنڈا پھیراؤنگے۔ اس شکتی اور پرکاش کے پھیلانے کے لئے تم جاکر اپنے آپ اپنے یوگیہ وشال آشرم کی ستھاپنا کرو۔ یہ سن کر سوامی جی ستگرو مہاراج جی کے چرن سپرش کر، ان سے آگیا لیکر، انکے آدیش کا پالن کرنے ہیتو بھاری من سے نکل پڑے پیدل ہی پیدل پھلیلی کی اور۔ چلتے چلتے یہ بھجن بھی کہتے رہے۔ بھجن (سور بھیروی) اوکھی سجھے تھی آگے راہ، داڈھی جاری زاری۔ .4گھاٹونا جھنگلو بیلو، اتاں آ بلننوں اکیلو۔ کانسے وجن جی بی واہ، داڈھی جاری جاری۔ ...2گوڑی سکھنی جی آ، راڑی رچھن جی آ، سنی سکی تھو وجے ساہو دادی زاری جا ؕذ ؕا ظریفَ۔۔ .3 واء تے ویری بیا، وڑھنی گھنیئی پیا، پیڑے سے کنی تھا پاہ، ڈاڑھی زاری جاری۔ ...4مادھو موت جی چاڑھی، داڑھی آ مشکل بھاری ناتھ توں کری پنھنجی نگاہ، دادی زاری زاری۔ اتھ:- سوامی جی نے اس بھجن میں کہتے ہیں کہ آگے کی راہ بہت کٹھن لگتی ہے۔ آگے بہت گھنا جنگل ہے اور وہاں سے اکیلے ہی جانا ہے، کیونکہ جانے کے لئے دوسری کوئی راہ نہیں ہے۔ اس جنگل میں شیروں کی گرجنا و ریچھوں کی چنگھاڑ ہو رہی ہے جسے سن کر سانس سوکھ رہا ہے۔ راہ میں اور بھی بہت سے بیری ہے جو لڑ رہے ہیں، جوپیلکر پران نکال رہے ہیں۔ سوامی جی کہتے ہے کہ یہ موت کی چڑھائی بہت بھاری ہے اس لئے میرے ناتھ! آپ اپنی کرپا درشٹی کرو میری آپ سے آگے یہی ونتی ہے۔ بھجن بھی گا رہے تھے اور ستگرو مہاراج کا سمرن بھی کر رہے تھے کہ کیسے میرے مالک سے دور چلے گئے۔ ستگرو مہاراج جی تو ایک پل کے لئے بھی میرے سے نہیں بھلایے جاتے اور کہنے لگے۔ مونکھے کہڑی خبر ائیں تھیندو آ سجو ساہ سجن میں ہنگھدوو آ غم ایندو آ لہی ویندو آ پر ہتے ت روگو پیئی باہی برے منھجو محبوب مونکھ تھیو آ پرے مونسا روح جونرہانیوں اجو کی رو کرے۔ ارتھ: مجھے کیا پتہ تھا کہ وِرہ میں ایسے ہوتا ہے؟ سارے پران پریتم میں ہوتے ہیں، غم آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ پرنتو یہاں تو کیول ورہ کی آگ لگ رہی ہے، میرے محبوب میرے سے دور چلے گئے ہیں اب میرے وہ آتما کی چرچا کون کریں۔ یہ وہ ورہ کی آگ جگی تھی جو بھکت شرومنی میراں کے دل میں کرشن کے لئے جگی تھی، رادھا کے دل میں پریہ کانا کے لئے جگی تھی، جو صور کے دل میں شیام کے لئے جگی تھی۔ یہ، وہ ورہ کی اگنی ہے جو بھکت کو سونے کے سمان تپا کر ایسے چمکا دیتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھول کر اپنی خودی کو مار کر اپنے محبوب سے آتم ساکشاتکار کراتی ہے۔ سنت کبیر نے اس روحانی راہ پر چلنے والوں کی چار منجلیں بتائی ہے۔ کبیر کے مت انوسار یہ آتما استری روپ ہے اور پرماتما اسکا پتی ہے۔ جب تک اس جیو کو پرماتما کا گیان نہی ہوتا ہے تب تک یہ آتما کن٨واری ہے، کاری ہے۔ یہ اسکی پہلی منزل ہے۔ جب جگیاسو کو پرماتما کا گیان ہوتا ہے اور اسے ستگرو دوارہ نام دان پراپت ہوتا ہے اور اسکا ناتا پرماتما سے جڑتا ہے تب اسکی کنچھواری آتما سہاگن بنتی ہے۔ اس کے پشچات جگیاسو کے دل میں پرماتما کو پانے کی پیاس جاگتی ہے، وہ پرماتما کو پانے کے لئے تڑپتا ہے اور پرماتما کو پانے کے لئے اس سنسار کو تیگا کر سیکڑوں کشٹ جھیلتا ہے۔ تپسیا کرتا ہے، یوگ سادھتا ہے، یہ ورہنی آتما کی تیسری منزل ہے۔ جب ورہ کی آگ میں کام کرودھ، لوبھی موہ، اہنکار جل کر سواہ ہو جاتے ہے اور جگیاسو اپنے آپ کو بھلاکر سب کچھ پرماتما کے چرنوں میں ارپن کر دیتا ہے اسکے اندر میں جوت جاگتی ہے اور وہ اپنے اندر ہی اس پرکاش کے دوارہ پرماتما کے درشن کرتا ہے۔ پھر سب بھید سماپت ہو جاتے ہے اور آتما پرماتما ایک ہو جاتے ہیں، اور یہ آتما ستی ہو جاتی ہے۔ یہ چوتھی منزل ہے۔ ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کو اپنے سے جدا کر اپنے ہردے میں ورہ کی آگ لگائی تھی۔ ان سے یہ بچھڑنا برداشت نہی ہو رہا تھا۔ اس پرکار ستگرو مہاراج جی کو یاد کرتے کرتے آکر پھلیلی پر پہں:چہ۔ من میں ایک بے چینی تھی کہ گانٹھ میں ایک پائی بھی نہیں ہے اب یہ آشرم بنے گا کیسے؟ من میں کہنے لگے کہ اب ستگرو مہاراج جی اس سنکٹ میں سدھامے کے اوپر کرشن کے سمان آکر سہائے ہو۔ بھکت سدھاما بھی میری طرح اسہائے بن کر ستو کی سوغات لے کر بھگوان شری کرشن کے پاس سہایتا کے لئے گیا تھا، تب بھی بھگوان شری کرشن نے زاہری تو کوئی سہایتا نہی کی، نہ پیسہ دیا، نہ ہی تسلی دی، پرنتو اندر ہی اندر ایسی رحمت کی کہ سدھامیں کے پہں:چنے سے پہلے ہی محل چوبارے بن گئے، نوکر چاکر آ گئے۔ جو زمین پر گرے ہوئے تھے وے اسکی کرپا سے چڑھ کر آکاش پر پہنئؤچ گئے۔ اب بھی اس داس پر ایسی دیا کریں تاکہ لاج رہ جائے۔ ایسے من کو ڈھاڑھس بندھا کر کہنے لگے کہ مادھو! گھبراؤں نہی جن ستگرو مہاراج جی نے جدا کیا ہے، سہایتا بھی وے ہی کرینگے۔ اور آکر اس سفر کو سپھل بنائینگے۔ اس پرکار دل میں پرارتھنا کرنے لگے۔ بھجن (راگ پہاڑی) سہیلو، سہیلو سہیلو کجائں، پربھو انت ویلو سہیلو کجائی۔ .4دکھیاں ڈیہں سوامی اچنی جے دکھنی جا دکھنی میں نہ داتر دہیلو کجائیں۔ ...2ہمیشہ ہری شل رہے دھیان ہی، وروہں وارو پربھو نہ ویلو کجائیں۔

.3 سی صور سکھتیاں جیپاں ماں سدا، نہ گارے گنتیء میں گہیلو کجائی۔ ...4اچے موت مادھو جے منجھے متھاں۔ پربھو انت ویلے توں میلے کجاڈیں۔ ارتھ:- اس بھجن میں سوامی جی بھگوان سے پرارتھنا کر کہتے ہے کہ ہے پربھو! میرا انت سہیلا کرنا۔ یدی میرے اوپر کشٹ آوے تو مجھے اکیلے مت چھوڑ دینا، پر آکر اس کشٹ کی گھڑی میں میری سہایتا کرنا۔ ہے پربھو، سدا من میں تیرا دھیان رہے، ایک پل کے لئے بھی آپ کی یاد دتر سے نہی جائے۔ میں دنیاں کے سب درد اور کٹھنائییاں سہ کر بھی آپ کا سمرن کرتا رہوں ۔ آپکے بنا میں چنتا میں چور ہو جاؤنگا۔ میرے اوپر جب موت آئے تب بھی میری دل میں کیول آپ کا ہی دھیان اور سمرن ہوتاکہ میں آپ سے سدا کے لئے ملکر ایک ہو جاؤں۔ ستگرو مہاراج جی کا سمرن کرتے کرتے دین من میں آکر منزل پر پہنچے۔ منزل بھی در غم تھی۔ نہ درو، دیوار تھی نہ چھت نہ تھا چھپر، نہ ہی چھایا تھی۔ نیچے زمین تھی اور اوپر کھلا آسمان تھا پر آشکنی دھرنو دھریو، در دوسنی جے، سمجھیاؤں سامی چوے اگے پوڈ مرنو ہی کایا جو کر نو بیٹے ویٹھا من موں۔ ارتھ: پرماتما کے چاہنے والے نے اپنے پریتم کے گھر پر دھارن دیا یہ سمجھ کر کہ آگے پیچھے مرنا تو ہے ہی سو اس شریر کا موہ من سے نکال کر سب کچھ اسکے چرنوں میں سمپت کر دیا۔ سوامی جی کے لئے یہ گھڑی پریکشا کی گھڑی تھی۔ ستگرو مہاراج کے اترکت انہیں اور کوئی بھی سہارا نہیں دکھتا تھا۔ اس وکت انہیں پرہلاد بھکت کی پریکشا کی گھڑی یاد آ رہی تھی۔ جس سمے ہرناکشیپ نے لوہے کا ستمبھ گرم کر پرہلاد بھکت کو اس گرم جلتے ہوئے ستمبھ کو النگن کرنے کا حکم دیا، اس سمے آگ جیسے لعل لوہے کو دیکھ کر اسکا دل دہل گیا۔ پرماتما نے چیونٹی کا روپ دھارن کر اس آگ جیسے ستمبھ پر چلکر کمزور پرنتو سچے بھکت کو تسلی دیکر ہمت بندھوا کر ابھے دان دیا تھا۔ اسی طرح ستگرو مہاراج جی بھی کوئی دیا درشٹی کریں تاکہ اس کشٹ سے پار ہو جاؤں۔ جی کی منجھی جہان، سوتاریء تکے تنجے لت$پھ جی لطیف چوے سو وٹی کمی کان ادل چھٹاں نہ آؤں، کو پھیرو کجی پھجلر، جو ستر کجی ستار، آؤؤں ای بنی اگھاڑی آہیاں ڈھکیں ڈھکن ہار، دیئی پادوپنہ جو۔ ارتھ: ہے پرماتما! جو بھی اس سنسار میں ہے وہ سب تمہارے سہارے چل رہا ہے۔ آپکے پاس دیا کی کمی نہیں ہے۔ میں یدی انصاف مانگو تو چھوٹ نہیں سکتا اسلیے میں تم سے دیا کی بھیکھ مانگتا ہوں، ۔ ہے دیالرو تم مجھ پر دیا کرنا کیونکہ میں تو برائیوں سے بھرا ہوا ہوں، ۔۔ آپ ان برائیوں کو دیا کی مہر ڈال کر ڈھکنا۔ ایسے اپنے پریتم کو کہی رہے تھے۔ اب کچھ پریمیوں کو پتہ چلا کہ سوامی جای نے یہاآکر الگ آشرم بنانے کے لئے الخ جگایا ہے سو سب آکر سوامی جی کے شرن میں پہنچ:ے ۔ ان اس نے سوامی جی کا خوب سواگت کیا اور کہنے لگے کہ یہ ہمارے دھنیہ بھاگیہ ہے جو آپ ہماری لبستی میں آشرم بنانے کے لئے پدھارے ہے۔ آپ کا آشرم بننے سے ہمارا لوک پرلوک دونوں سپھل ہو نگے۔ آپ کرپا کر ہم پر دیا اشٹی رکھیے اور ہمیں اپنی سیوا کا اوسر پردان کیجیے۔ آپکی سیوا کر ہم اپنے آپ کو دھنیہ سمجھینگے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ سب آپ کا ہے۔ آپ تو کیولر حکم کرلیے۔ ان پریمیوں میں شری کیشوداس جو پلس میں کرمچاری تھے وہ بھی اپنی دھرم پتنی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ لگاتار سوامی جی کی اور شردھا سے دیکھ رہے تھے۔ دھیرے دھیرے ایک ایک کرکے سب پربی سوامی جی کی آگیا لیکر اپنے گھر جانے لگے پرنتو یہ شردھالو بھکت جوڑا بیٹھا رہا۔ جب دیکھا کہ سب پریمیوں کے جانے کے بعد سوامی جی اکیلے ہے، تب آگے بڑھ کر انکے چرنوں میں پانچ ہزار روپیے رکھے۔ یہ بھینٹ رکھ کر انہیں نویدن کیا کہ سوامی جی آپ یہ تچھ بھینٹ سویکار کریں اور آشرم کا کاریہ آرمبھ کریں۔ باقی مالک آکر سہائے ہو نگے۔ بھکت کیشوداس کی یہ بھینٹ سویکار کر سوامی جی گدگد ہو گئے۔ بھکت کیشوداس کو آشیرواد دیکر کہنے لگے کہ بھائی! تم نے اتنی بڑی بھینٹ ہمیں کیسی دی! اس پر بھکت کیشوداس نے نویدن کی کہ سوامی جی میں تو اپنا پرانا رن چکا کر ارن ہو رہا ہوں، ۔ اس پر سوامی جی نے آشچریہ سے پوچھا بھائی! کیسا رن! ہمیں کھول کر بتاو۔ اس پر کیشوداس جی بولے کچھ سمے پہلے ہم دونو سب طرف سے نراش ہوکر ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی کے پاس گئے اور نویدن کیا کہ ہماری سونی گود بھر دو۔ ہم آپ کے چرنوں میں پانچ ہزار روپیے کی بھینٹ چڑھاینگے۔ ستگرو مہاراج جی نے آشیرواد دیکر کہا کہ جب تمہاری گود بھر جائے تو ہماری امانت، جب ہمارے پرتیندھی آپ سے اپنے آپ لینے آئے تو انہیں دے دینا۔ وہ بھینٹ ہمیں دینے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ انکے آشیرواد سے ہمیں پتر رتن پراپت ہوا ہے۔ ہماری آس پوری ہو گئی۔ جب آپ کے پدھارپن کا سنا تو ہم نے سمجھا کہ ستگرو مہاراج نے اپنی بھینٹ سویکار کرنے کے لئے اپنا پرتیندھی بھیج دیا ہے اور ہم اپنا وہ پرانا کرج اتارنے کے لیے آپ کی سیوا میں اپستھت ہو گئے۔ سوامی جی من میں سوچنے لگے کہ ستگرومہاراج انتریامی ہے اور انہوں نے یہ گپت کرپا، کرشن بھگوان کے سمان اس سدامیں روپی بھکت پر کی ہے۔ یہ سوچ کر ستگرو مہاراج جی کو دل ہی دل میں پرنام کرنے لگے۔ ستگرو مہاراج کی کرپا کی تھاہ ہی نہی ہے۔ اندر ہی اندر سب کاریہ راس کر دیتے ہیں۔ اس بھکت کی بھینٹ سویکار کرنے کے پشچات سوامی جی نے

آشرم کے نرمان کاریہ کو آرمبھ کر دیا۔ آشرم کے لئے بھومی تو سوامی جی نے پہلے سے لے لی تھی۔ باقی نرمان کاریہ کے لئے پانچ ہزار روپیہ اس زمانہ میں پریاپت تھے کیونکہ اس سمے پانچ ہزار کا مولیہ بہت تھا۔ آرمبھ میں تین کمروں والے آشرم کی یوجنا بنائی گئی۔ دھیرے دھیرے کاریہ کرتے ہوئے 94 میں آخر یہ آشرم بن کر تیار ہو گیا۔ دل میں نشچیہ کیا کہ آشرم کا شبھارمبھ ستگرو مہاراج کے کر کملوں دوارہ کروایا جائے۔ کیونکہ انکی اشیم کرپا سے ہی یہ آشرم بن کر تیار ہوا تھا۔ ستگرو مہاراج اس سمے کمبھ کے میلے پر پریاگ راج گئے ہوئے تھے۔ جب وہاں سے لوٹ کر سیدھے حیدرآباد آئے، تب سوامی جی نے انہیں ونتی کی کہ آپکی ہی آشیرواد سے آشرم بن کر تیار ہوا اب چلکر اپنے پوتر کر کملوں سے اسکا ادگھاٹن کرنے کی کرپا کریں۔ اسکے بعد ہی میں پرویش کرونگا۔ ستگرو مہاراج جی نے بڑے اتساہ اور ہرش کے ساتھ بڑھی دھوم دھام سے آشرم کا ادگھاٹن کیا۔ اس شبھ اوسر پر سبھی گرو بھائیوں کو نمنترن دیکر بلوایا گیا۔ ودھی ودھان سے ہون کرنے کے پشچات آشرم پر جھنڈا چڑھایا گیا۔ بھویہ برہم بھوج کی ووستھا کی گئی۔ سنت سماگم ہوا سنتوں کے پروچن ہوئے جیسے کہ میلہ لگ گیا۔ آشرم کی ووستھا سبھی کو بہت اچھی لگی۔ سبھی کو بڑا آشچریہ ہوا۔ اتنے تھوڑے سمے میں سادھ مادھو نے یہ الوکک آشرم اکیلے ہی بنا کسی سہارے کیسے کھڑا کر دیا۔ بیچ والے حال میں گرو گرنتھ صاحب رکھا گیا۔ اسکے ساتھ ستگرو مہاراج جی کی تصویر رکھی گئی تھی۔ حال کے بانیے اور انھوں نے پوجیہ پتا صاحب کو رکھا تھا جو وے جگت گرو شنکراچاریہ کے سمان اپنے پتر رن میں ارن ہونا چاہتے تھے۔ جگت گرو شنکراچاریہ نے سنیاسیوں کے لئے ایک آدرش اپسھتت کیا تھا کہ سنیا سی کو اپنے پتر رن میں ارن ہونے میں کوئی بندھن نہی ہے۔ پتر رن میں ارن ہونا تو پنیہ کا کام ہے۔ سو سوامی جی سن یاس گرہن کرنے کے پشچات بھی اپنے کرتویہ کا پالن کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے تھے۔ حال کے دایئیں اور سوامی جی نے اپنے وشرام کے لئے کٹیا بنوائی تھی۔ اب پرتیدن نعم سے آشرم میں ستسنگ ہونے لگا۔ سوامی جی کے بھجنوں میں وحی گرو بھکتی کی پکار بھری ہوئی تھی۔ ہر بھجن میں ستگرو مہاراج جی کو یاد کرتے رہتے تھے۔ بھجن (راگ مانجھ) منجا ستگرو دتر ماں، شل ناؤں نہ تہنجو وسرے۔ .4تخت ملے بادشاہی یا در ی کریاں گدائی بھلی ملے نہ ہکڑی پائی، شل ناؤں نہ تہنجو وسرے۔ .2سدا ہاں ماں جھنگلنی میں، یا موہینڈڑ مہلنی میں، بھلی وںند رہاں ماں جیلنی میں، شل ناؤں نہ تہنجو وسرے۔ .3دیوتھیاں ماں مانہنی میں مورکھ تھیاں ماں سینبنی میں، بھلی وجع ماں کہڑینی کھانینی میں، شل ناؤں نہ تہنجو وسرے۔ ارتھ:۔ اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ میرے ستگرو سوامی! آپ کا نام میرے دل میں سے ایک پل کے لئے بھی نہی نکلے آٹھوں پہر میں آپ کو یاد کرتا رہوں ۔ مجھے چاہے بادشاہی تخت اور تاج ملرے یا میں فقیر بن کر در در جاؤں اور مجھے ایک پائی بھی نہ ملے پھر بھی آپ کا نام دل سے نہ بسرے۔ میں سدا جنگلوں میں رہوں یا دل کو لبھانے والے محلوں میں رہوں یا جیلوں میں بند رہوں پرنتو آپ کا نام میرے دل سے نہی بسرے۔ میں منشوں میں بھلی دیوتا بنو یا بدوانوں میں مورکھ بنوں یا بھلی کیسی بھی کھانوں میں چلا جاؤں پرنتو آپ کا نام ایک پل کے لئے بھی نہیں بھولوں ۔ سوامی جی کے دل میں یہ کامنا تھی کہ ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں رہ کر سادھنا کروں تاکہ انکا آشیرواد کا ہاتھ سر پر رہنے سے منزل پر جلدی پہنچ سکوں ۔ پرنتو ستگرو مہاراج جی کی لیلا تو عجیب تھی۔ وے چاہتے تھے کہ تھوڑا سمے انکے پاس رہ کر پھر دور چلے جائیں تاکہ سوامی جی جلدی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائے۔ انکا طریقہ تو اس چڑیا کے سمان تھا جو اپنے بچہ کو تھوڑا سا دانہ دیکر دور چلی جاتی ہے تاکہ وہ بچہ دانہ لینے کے لئے اڑکر اسکے پاس پہنچے ۔۔ اس پرکار وہ اپنے بچہ کو اڑنے کی شکشا دیتی ہے۔ اسی پرکار ستگرو مہاراج جی نے بھی سوامی جی کی آدھیاتمک شیتر میں اڑان کی شکشا دینے کے لئے یہ طریقہ اپنایا تھا۔ سوامی جی بھی ایکلویہ کے سمان ستگرو مہاراج جی کی مورتی کی ستھاپنا کر سنیہہ سے سادھنا کرنے لگے۔ ستگرو مہاراج جی کی مورتی کو تلک لگاکر، پھولوں سے خوب سجاکر صبح شام ستگرو مہاراج جی کا دل میں دھیان اور سمرن کرتے تھے۔ اپنے ستگرو مہاراج جی کو بھگوان کا سوروپ جان کر انکی پوجا اور ارچنا کرتے تھے اور انکی مہمہ کے بھجن گاتے تھے۔ بھجن ستگرو جو دھری دھیان توں، جانی سچو بھگوان توں۔ .4کیسر کنگوء جاتلک بنائے، کری آرتیء سا اجیاں توں ...2گلنی پھلنی جا ہار بنائے، سک ساں کر سنمان توں .3سرگنروپ ستگرو جانی، کرے پریم سا پرنام توں۔ ...4مادھو محل جا موتی اتھیئی، کری پنہجو کلیانو توں۔ ارتھ: سوامی جی نے اس بھجن میں ستگرو مہاراج جی کی مہمہ بتاتے ہوئے کہا کہ ستگرو کو تم بھگوان مان کر انکا من میں دھیان اپوں سمرن کرو۔ ستگرو مہاراج جی کو کیسر اور کم کم کا تلک لگاکر انکا سواگت آرتی سے کرو۔ پریم سے پھولوں ک ہار بناکر تم انکا سمان کرو۔ ستگرو مہاراج جی کو پرماتما کا سگن روپ جان کر تم انکو اسی بھاؤ سے پرنام کرو۔ سوامی جی کہتے ہے کہ یہ سب سمے کی بلہاری ہے اسلیے اس شبھ اوسر کا لابھ اٹھاکر تم اپنا کلیان کرو۔ آشرم کے سبھی کاریہ اور سیوا پوجا نعم سے کرنے لگے۔ صبح کو آسادی وار ہوتی تھی۔ گرو گرنتھ

صاحب کا پاٹھ کر وچن لیتے تھے اور اس وچن کو بھگوان کی اچھا مان کر انکا منن کرتے تھے۔ سلاینکال ستسنگ اور گرو چرچا کرتے تھے۔ انکے ستسنگ میں بڑا آکرشن تھا۔ دنوں دن شردھاتؤں کی سنکھیا بڑھتی جا رہی تھی۔ آشرم میں سارا دن آنند چھایا رہتا تھا۔ سلاینکال ستسنگ کے پشچات پریمیوں میں ڈھوڈھا چٹنی اپنے ہاتھ سے بانٹتے تھے۔ سبھی پربھی امرت روپی ڈھوڈھا چٹنی کھاکر انگلیاں چاٹتے ہوئے کہتے تھے کہ اس ڈھوڈھے چٹنی میں ایسا سواد ہے جو چھتیس پکوانوں سے بھی نہی مل سکتا۔ باہر سے آنے والے پریمیوں کے لئے بھنڈارا سدا کھلا رہتا تھا۔ پہلے اپنے پریمیوں کو کھلاکر بعد میں سویں بھوجن گرہن کرتے تھے۔ جو پرساد پربھی لاتے تھے وہ سب اپسھتت پریمیوں میں بانٹ دیتے تھے۔ ایک بار راتری کے سمے کچھ اتتھی باہر سے آئے۔ جو بھوجن تیار تھا وہ انہیں کھلایا۔ بھوجن کرتے سمے سیوادھاری کو کہا بیٹا! اندر دیکھو! یدی آم ہو تو لے آؤ۔ سیوادھاری سے پوچھا بیٹا! سب آم لے آئے ہو؟ اس پر سیوادھاری نے اتر دیا کہ سوامی جی! چار بڑھیا آم چھانٹ کر آپکے لئے رکھے ہیں باقی سب آم لے آیا ہوں، ۔ بھولے سیوادھاری نے سمجھا کہ یہ بات سن کر سوامی جی بہت خوش ہونگے اور مجھے شاباشی دیکر کہیں گے کہ تم نے بڑا اچھا کام کیا ہے جو اپنے گرو کے لئے بڑھیا آم چھانٹ کر رکھ آئے ہو۔ پرنتو بات الٹی ہوئی، سوامی جی نے کہا کہ بیٹا! گھر آیا میہمان بھگوان کا روپ ہوتا ہے اور بھگوان کو تو سب سے بڑھیا چیز ارپن کرتے ہیں۔ اب جاؤ! جاکر وے بڑھیا آم کاٹ کر ان بھگوان روپی مہمانوں کو کھلاؤ تو ہم تمہیں شاباشی دیویں۔ یہ وچن سن کر بیٹھے ہوئے سبھی پربھی سوامی جی کی مہانتا پر بلہاری جانے لگے۔ سوامی جی اپنے پریمیوں کو بہت پیار کرتے تھے۔ جو کچھ ان کے پاس ہوتا تھا وہ بار بار انہیں دیتے رہتے تھے۔ پربھی ایک بار انکے نکٹ آنے کے پشچات سدا کے لئے انکا ہو جاتا تھا۔ انکی لیلا بھی بھگوان شری کرشن کے سمان اپرمپار تھی۔ جیسے ہر ایک گوپی کہتی تھی کہ کرشن میرا ہے ویسے ہی ہر ایک پربھی یہی کہتا تھا کہ سوامی جی تو کیول میرے ہی ہے۔ سوامی جی نے مجھے اتنا پریم دیا ہے جتنا سگے ماں باپ نے بھی نہی دیا۔ پریم پاکر پربھی بڑھتے ہی جا رہے تھے۔ آشرم میں شردھالوؤں کو صبح سے شام تک تانتا لگا رہتا تھا۔ ہر سمے ستسنگ کا دیوان لگا رہتا تھا۔ سوامی جی ستسنگ کو بہت مہتو دیتے تھے۔ بھجن دوارہ ستسنگ کے مہتو کو سمجھا کر کہتے تھے بھجن (راگ ٹوری) اتھئی ست سنگ پائن لاڈپنھجے من جی میل ملئن لائ 4 ستسنگ میں سچو گیان ملے اے آتم جو پنی دھیان ملرے سچے نام سن دوت نشان ملے، ہیء راہ رام رنجھائن لائ ...2 ستسنگ سمندر میں ناؤ اتھیئی، سچے رام ملن جی راہ اتھیئی جے پربھوپسن جی چاہ اتھیئی، رکھو اگتے وکھ ودھائن لاڈ۔ .3 ستسنگ میں دکھ درد مٹے، ایں کوٹ جنم جو کجر مٹے ہن دیہی دکھیء جو مجر مٹے، ہیء دوا درد مٹائن لائ۔ ...4 جے ستسنگ میں پیر پائی دے، کدہس مادھو دوکھو نہ کھائی دے۔ سچو لوک سکھی کرے بھائی دے۔ رکھو نا تو توڑی نبھائن لائی۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں ستسنگ کا مہتو بتاتے ہوئے کہتے ہے کہ یہ ستسنگ اپنے من کی میل مٹا کر شانتی پانے کا اچوک سادھن ہے۔ ستسنگ سے سچا گیان پراپت ہوتا ہے اور اپنے آتم سوروپ میں دھیان لگانے کا سادھن ملتا ہے۔ اسی سے سچے نام کا پتہ لگتا ہے جسمیں ہم اپنے رام کو رجھا سکتے ہے۔ یہ ستسنگ سنسار روپی ساگر میں ناؤ کے سمان ہے جسکے دوارہ جگیاسو پار ہو سکتا ہے۔ یہ ستسنگ پرماتما کے ملنے کا راستا ہے۔ یدی تمہارے اندر پربھو سے ملنے کی چاہ ہے تو پھر ستسنگ میں آکر اس راہ پر اپنا قدم بڑھاؤ۔ ستسنگ میں آنے سے سب دو:کھ دور ہو جاتے ہیں۔ کوٹی جنموں کے کرموں کا حساب چک جاتا اور ہم ارن ہو جاتے ہے۔ ستسنگ سے اس دیہہ کے سب روگ دور ہو جاتے ہے۔ ستسنگ سبھی پرکار کے کشٹوں کو دور کرنے کی اچوک دوا ہے۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ یدی تم ستسنگ میں آؤ گے تو تم کبھی دھوکا نہی کھاؤ گے۔ تمہیں سارے سنسار میں چاروں اور سکھ ہی سکھ پرتیت ہوگا، اسلیے تم اس ستسنگ سے ناتا رکھ کر نبھاؤ۔ بھجن پورن کر سوامی جی کہنے لگے کہ یہ مانکھ دیہہ ہمیں بڑے بھاگیہ سے ملی ہے۔ اس انسانی جامے میں ہی ہم پرم پتا پرمیشور کو پا سکتے ہیں۔ سنسار میں جو دوسرے جیو ہیں انمیں بدھی کا ابھاؤ ہے، جس کارن وے ایشور کو پانے میں اسمرتھ ہیں۔ اسلیے ہم پل پل پرماتما کا سمرن کر اور بھجن کر انکو پراپت کر اپنا جیون سپھل بنائیں، نہیں تو ہمیں ایسا سنہری اوسر ہاتھ نہیں آئیگا۔ ستسنگ میں ہر روز آکر ہم اس راہ پر چل سکتے ہیں۔ ستسنگ میں آنے سے من کی میل دھل جائیگی اور مایا کا پردا ہٹ جائیگا۔ تب ہم اپنے اندر جھانک کر، من مندر میں اپنے ٹھاکر کا درشن کر سکیں گے۔ اس سے ہی سچے آنند کی پراپتی ہوگی۔ یدی ہم نے اس مانکھ دیہہ کی قدر نہیں کی تو ہمیں پچھتانا پڑے گا۔ انسانی چولے کے مہتو کو سمجھانے کے لئے سوامی جی نے اپنے پریمیوں کو یہ درشٹانت سمجھایا۔ درشٹانت :- ایک راجہ تھا۔ راجہ بہت نیک اور پرجاپالک تھا۔ اسکے راجیہ میں پرجا بہت سکھی تھی۔ سب طرف شانتی تھی اور بھنڈار بھرے ہوئے تھے۔ یہ سب ہوتے ہوئے بھی راجہ کے دل میں ایک کانٹا سدا چبھتا رہتا تھا۔ رات دن اسے یہ چنتا ستاتی رہتی تھی کہ میرے بعد اس وشال راجیہ کا وارث کون ہوگا کیوں کہ اسے

کوئی بھی سنتان نہیں تھی۔ بہت پیر فقیر پوجنے کے بعد کسی سنت کے آشیرواد سے انکی منوکامنا پوری ہوئی۔ ورشوں کی چر پرتیکشا کے پشچات اسے ایک اتی سندر سپتر اتپن ہوا۔ سارے راجیہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ خوش ہوکر راجہ نے خزانے کے دوار کھول دیئے۔ دلن کھول کر دان دیا۔ جب سب دان لے گئے تب راجہ کی نظر محل کی صفائی کرنے والے پر پڑی۔ راجہ نے منتری کو آگیا کی کہ اسے ہیرونجواہروں سے جڑا سونے کا تھال انعام میں دیا جائے۔ راجہ کے حکم کے انوسار اسے رتن جڑت سونے کا تھال دیا گیا۔ وہ سیوک یہ سندر تھال پا کر بہت خوش ہوا۔ راجہ نے سمجھا یہ امولیہ انعام پاکر اسکی دردرتا دور ہو جائیگی اور یہ سکھی جیون بتا سکے گا۔ پرنتو کچھ دنوں کے پشچات راجہ کر نظر اس صفائی کرنے والے پر پڑی۔ راجہ کو دیکھ کر آشچریہ ہوا کہ وہ اس بہمولیہ رتن جڑت تھاتر سے مٹی ڈھو رہا تھا۔ راجہ نے اسے بلاکر پوچھا کہ تم اتنے بہمولیہ تھال میں مٹی ڈھو کر اسکی بیکدری کیوں کر رہے ہو؟ تب اس ازانی نے اتر دیا کہ میرا کام ہی مٹی ڈھونا ہے اور میں اس انعام میں پائے ہوئے تھال میں وحی اپنا کام کر رہا ہوں، ۔ راجہ کو اسکی بیو کچھی پر غصہ آیا۔ راجہ نے وزیر سے کہا کہ اسکو اس بہمولیہ تھال کی قدر نہی ہے اسلیے یہ سونے کا تھال چھین کر اسے لوہے کا تھال دیا جائے۔ صفائی والا سونے کا تھال گواں کر لوہے کے تھالر میں ہی مٹی ڈھونے لگا۔ سوامی جی درشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ راجہ روپی مالک نے ہمیں بہمولیہ ہیرے موتی جڑت سونے کے تھال سمان یہ مانکھ دیہہ دی ہے۔ یدی ہم نے اسکا قدر نہی کیا تو مالک یہ دیہہ چھین کر کیڑے مکوڑوں کی دیہہ دینگے۔ اور پھر چوراسی کے چکر میں پھنس کر پشچاتاپ کرتے رہینگے پرنتو سب کچھ جانے کے بعد پشچاتاپ سے کیا لابھ؟ اسلیے جلدی سجاگ ہوکر پرماتما سے ساکشاتکار کرے۔ ایسے درشٹانت سن کر پریمیوں کے دل میں پرماتما کے پانے کی اتکنٹھاپیدا ہونے لگی۔ وے ان سے جگیاساوش پوچھتے تھے کہ سوامی جی بھگوان کہاں ہے؟ بھگوان کو کیسے پراپت کر سکتے ہیں؟ سوامی جی انکو بھجن دوارہ یہ راز کھول کر سمجھاتے تھے۔ بھجن پرے نہاری چھو تھو پہری پنہجو پانو سچانو۔ ...4ہی جو دم سا دم ہلے تھو، تنہں میں تھیئی ابچانو ۔ سوجھے تنہی کھے صاف سہی کری ساہو تو ہی سانو۔ ...2ہی جو سہنو جگت دسیں تھو سچو چنڈو اے چانڈانی سجھو سائی تو نئی آہیں پرجھی پانو سوانو۔ .3ہی جو آڈمبر دسیں اکھینی ساں، مایا جو سمی مانو سبھ میں ساگی جوتی اتھیئی ہک لالن جی لالان ...4من اندر میں مہلو اتھیئی، محل میں موہنو جانو مادھو ملی موہن ساں، کری توں روح رہانی۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ اے انسان تم دور کیوں دیکھتے ہو سب سے پہلے تم انترمکھ ہوکر اپنے آپ کو پہچانو۔ یہ تو ہمارے اندر سانس چل رہا ہے اس میں ہی سنکیت ہے تم سمجھ کر اسے سہی اور صاف طرح پہچانو تو تمہیں پتہ لگے گا کہ پرماتما کہیں باہر نہیں پرنتو وہ تو تیرے ہی ساتھ ہے۔ یہ جو تم سندر سنسار دیکھتے ہو، سوریہ چاند اور سندر چاندنی دیکھتے ہو اس سب کے مالک تم سویں ہو۔ اسلیے تم اپنے آپ کو پہچانو۔ یہ جو تم آڈمبر اور دکھاوا دیکھتے ہو وہ سب مایا کا بھلاوا ہے۔ ان سب میں ایک ہی پرماتما کی جاتے ہے اور اس میں اسی کا رنگ ہے۔ سوامی جی ایک بہت بڑے رہسیہ کی بات کہتے ہیں کہ ہمارے من میں ایک محل ہے اسی میں پرماتما نواس کرتے ہے تم اندر میں ڈبکی لگاکر اس سے مل کر اپنی آتما کو ترپت کرو۔ سوامی جی بھجن پورا کر پریمیوں سے کہنے لگے کہ پرماتما کا درشن اندر کے نیتروں سے کر سکتے ہیں، اور اندر کی آنکھیں تب کھلینگی جب ہمارا ہردے نرمل ہوگا اور من کا نرمل کرنے کے لئے ستسنگ کی آوشیکتا ہے۔ ہمارا من مایا سے ملرا ہوا ہے اور ہمیں باہر بھٹکا رہا ہے۔ من کو سمجھانے اور اندر کو اور موڑنے کے لئے سنت مہاتما کی سنگتی کی آوشیکتا ہے، وے سنت مہاتما ہی ہمیں شکتی پردان کرینگے جسکے دووارا ہم بھو ساگر پار کر سکیں گے۔ سوامی جی کہنے لگے کہ جیو اور مایا کی ستھتی سانپ اور نیولے کے سمان ہے۔ سانپ اور نیولے کی جب لڑائی ہوتی ہے تب سانپ کے ڈسنے سے جب نیولے کے اوپر زہر چڑھنے لگتا ہے، اس سمے نیولا دوڑ کر جھاڑیوں میں چھپ جاتا ہے۔ وہاں وہ ایک پودے کو سونگھنے سے اسکا زہر اتر جاتا ہے اور اس میں پھر سے سانپ سے لڑنے کی شکتی آ جاتی ہے اور نئی شکتی پراپت کر وہ سانپ کو مار کر اس یدھ میں سپھلتا پراپت کرتا ہے۔ نیولے کے سمان یہ جیو بھی سنسار روپی سانپ سے لڑتا ہے۔ یدی اسکو سپھلتا پراپت کرنی ہے تو ستسنگ روپی بوٹی کو ہر روز سونگھنا ہوگا۔ یہ بوٹی ہر روز سونگھنے سے وہ اپنے من کو جیت کر اپنے اندر جھانک کر پرماتما کے درشن کر جیون سپھل بنا سکے گا۔ اس پرکار سوامی جی اپنے پریمیوں کا ستسنگ روپی امرت کا آنند دلاتے رہتے تھے۔ پرنتو انیک ہردے میں اپنے ستگرو مہاراج کے لئے سنیہہ اور لگاو بھرا ہوا تھا سو ان سے رہا نہیں گیا۔ ایک دن سلہنکال ستسنگ سماپت کر نکل پڑے ستگرو مہاراج جی کے درشنوں کے لئے۔ دربار پر دیکھا کہ ستگرو مہاراج جی رٹن کر وہاں پہنچے ہی تھے۔ ستگرو مہاراج جی کا درشن کر انکی آنکھے ٹھنڈی ہو گئی۔ ستگرو مہاراج جی کو کہا کہ اب چلر کر ہماری کٹیا کو پوتر کیجیے۔ ستگرو مہاراج جی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہم تمہارے پاس اوشیہ ہی آئینگے۔ جیسے ہمارا سنیہہ تمہیں یہاں

کھینچ کر لایہ ہے ویسا ہی سنیہہ ہمارے اندر تمہارے لئے بھی ہے۔ تم سدا ہمیں یاد ہو۔ پرنتو ہم تمہاری دربار پر تب آئینگے جب تم میلہ لگاؤگے۔ سوامی جی نے یہ شرط خوشی سے قبول کی۔ ان سے آشیرواد لیکر دربار پر آئے۔ دونوں دوس ستسنگ کے سمے یہ خوش خبری بتائی کہ ستگرو مہاراج جی نے بڑی کرپا کر ہماری دربار کو پوتر کرنا سویکارا ہے۔ پرنتو انہوں نے آگیا کی ہے کہ اس سمے دربار پر میلہ لگایا جائے اور میں آپ پریمیوں کی اور سے انہیں میلے لگانے کی تسلی دیکر آیا ہوں، ۔ اب اس میلے لگانے کا بھی آپ سب پریمیوں کو اپنے کندھوں پر اٹھانا ہوگا۔ ہر پربی اس کاریہ کو پورن کرنے کا سنکلپ لیگا تو بیڑا پار ہو جائیگا۔ ہر ایک پربی اپنی شکتی انوسار یدی سہیوگ کرے تو یہ کوئی کٹھن کاریہ نہیں ہے۔ اس دن ستسنگ میں پریمیوں کو ایک درشٹانت بتایا۔ ارشٹانت :- ایک دن سنت مہاتما رٹن پر نکلے انکے ساتھ انکے پربی بھی تھے۔ سنت جی ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاکر ستسنگ کرتے تھے۔ ایک دن جیسے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جا رہے تھے تو راستے میں کسان کھیتوں سے اناج کاٹ کر کھلهانوں میں ڈال کر بیلوں دوارہ اسے نکلتوا رہے تھے۔ بیچارے بیل اناج کے اوپر گھوم رہے تھے۔ یدی کوئی بیل گردن نیچے کر اناج کھانے کی کوشش کرتا تو کسان اسے زور سے ڈنڈا مارتا تھا۔ یہ حال دیکھ کر کسی دیا وان پربی نے سنت جی سے پوچھا کہ سوامی جی یہ کیسا انیائے ہے کہ اناج کا ڈھیر ہوتے ہوئے ان بیجبان پرانیوں کو ایک مٹھی بھر کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس پر سنتوں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ بھائی! یہ سب پچھلے جنموں کا کرم ہے۔ پچھلے جنم میں یہ بیل بڑے دھنوان تھے، پرنتو انہوں نے اپنا سمپورن دھن تجوڑیوں میں چھپا کر رکھا تھا۔ سماج کے کسی شبھ کاریہ میں انہوننے وہ دھن نہیں لگایا۔ نہ خود کھایا اور نہ دوسرے کو کھانے دیا۔ اس جنم میں بیل بنے ہے، اناج کے انبار سامنے ہوتے ہوئے بھی یہ ایک مٹھی بھر کھا نہیں سکتے۔ ایشور نے کرپا کر جو دھن ہمیں بخشا ہے اس پر سماج کا بھی ادھیکار ہے۔ اسلیے سماج کے شبھ کاریوں پر دھن لگاینگے تو ہمارے دونوں لوک سپھل ہو نگے۔ اس لوک میں نیکی اور یش ملیگا اور دوسرے جنم میں ہمیں اس سے بھی ادھک ملیگا۔ یہ درشٹانت بتا کر پریمیوں کو ساماجک کاریوں میں سہیوگ کرنے کا مہتو سمجھایا۔ ستسنگ سماپت ہونے کے پشچات ایک پربی جوڑا انکی سیوا میں اپستھت ہوا اور انہیں نویدن کیا کہ سوامی جی! ایشور نے ہمیں سب کچھ دیا ہے، سو یہ سات ہزار روپیے سویکار کیجیے اور میلہ بڑی دھوم دھام سے لگوائیے اور ستگرو مہاراج جی کو آج ہی جاکر یہاں پدھارنے کا نمنترن دیکر آئیے۔ سوامی جی ان سچے پریمیوں کی اتنی شردھا اور بھکتی دیکھ کر بہت پرسنہ ہوئے۔ انہیں خوب آشیرواد دیکر دوسرے دن جاکر یہ شبھ سماچار ستگرو مہاراج جی کو بتایا۔ ستگرو مہاراج جی سے آگیا لیکر آشرم پر ایک وراٹ میلے کا آیوجن کیا۔ پورے تین دن اکھنڈ پاٹھ چلتے رہے اور بھنڈارے چالو رہے۔ سنتوں کی منڈلریاں صبح شام پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلاتی رہی۔ سوامی جی کے دل میں ستگرو مہاراج جی کے لئے جو شردھا اور تڑپ تھی وہ انکے بھجنوں میں جھلکنے لگی۔ بھجن .4دل تڑپھے تھی جن کھے $خاطر سے سنت سچا آئیا، مہر کرے مسکین مرتھاں، سے داتار دلاور آئیا۔ ...2کہڑی مہمہ تنی جی گایاں، لکھ تھورا تنی جا بھایاں ماں باجھ کرے بالک تے پنہجے، سے پرم پیارا آئیا۔ .3اجو دلکھے بہاری آئی آ، خوشی خوب من میں آئی آ، کہڑی بھینٹ دھریاں تنی جے اگیاں، پیر بھرے جے ہتی آئیا۔ ...4چوبٹیؤں منگل منایا تھو، ملی گیت تینھں سا گایاں تھو کرے دیا داسنی تے دین بندھو، سے اندر اجیارا آئیا۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ جن کے لئے میرا دل تڑپ رہا ہے، وے سچے سنت آج میرے دوار پر آ گئے ہیں۔ وے مجھ غریب پر کرپا کر سویں داتار، دلاور میرے دوارہ پر آئے ہیں۔ میں انکی کتنی مہمہ گاؤں، مجھ پر انکے لاکھوں احسان ہیں۔ وے اس بالک پر کرپا کر پدھارے ہیں۔ انکے پدھارنے سے میرا دل بہت خوش ہے۔ اب میں انکے آگے کونسی بھینٹ رکھوں۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ میں منگل مناتا ہوں، ، ان سے ملکر گیت گاتا ہوں، ، کیونکہ وے انتر آتما اجول کرنے والے دین بندھو اس داس پر دیا کر پدھارے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی کی بڑھائی کے گیت سناکر پریمیوں کو ستگرو مہاراج جی کی مہمہ سمجھا کر کہنے لگے کہ انکی مہمہ کہی نہیں جا سکتی، شبدوں میں اتنا سامرتھیہ نہیں ہے۔ یدی یہ پروت کے سمان ہے تو ہم ایک کن کے سمان ہے۔ یدی یہ ساگر ہے تو ہم ایک بوند کے برابر ہے۔ یدی یہ سوریہ ہے تو ہم انکے ایک کرن کے سمان ہے۔ آنکھوں کی سپھلتا اس میں ہے کہ وے ستگرو مہاراج کے درشن کر کرتارتھ ہو، جوہا کی سپھلتا اس میں ہے کہ وہ ستگرو مہاراج کے مہمہ کے گیت گایے۔ ان آنکھوں میں انکی جیوتی سمایی ہوئی ہے اور دل میں انکا آنند سمایا ہوا ہے۔ ارجن کا رتھ جب شری کرشن بھگوان نے چلایا تب ہی مہابھارت کے یدھ میں اسکو سپھلتا ملی، اس پرکار جب ہم بھی اس من روپی رتھ کو ستگرو مہاراج جی کو ارپن کرینگے تبھی اس سنسار روپی سنگرام میں سپھل ہو نگے۔ ستگرو مہاراج جی کو نویدن کر کہنے لگے کہ کرپا کر پریمیوں کو امرت وچن پلا کر انکی پیاس بجھاؤ۔ ستگرو مہاراج جی انکی نویدن سویکار کر پریمیوں کو کہنے لگے۔ سادھ

سنگت کی تین لوک میں، جانوں بڑی بڑھائی شردھا سے جن ستسنگ کیا پورن پدوی پائی۔ ستگرو مہاراج جی نے ستسنگ سماگم کی مہمہ سمجھانے کے لئے والمیکی رشی کے جیون سے اداہرن دیکر سنگت کو بھجن سنایا۔ .4والمیکی مارگ کا ڈاکو، راہ مسافر مارے، اک دن سپت رشی وہاں آئے، تاکے نکٹ سدھارے، کس لئے تم پاپ کرت ہو؟ سنت وچن اچارے۔ سن پاپ میں مات پتا پن، سائی پتر لگائی، پوچھ کٹمب سے آؤ بھیا، اب تو نا ہم گھٹنا، بالمیکی تب ہنس کر بولا، تم تو چاہت چھٹنا، باندھ ورچھ ہم کو جاؤ، پیچھے آکر لٹنا، آپ بندھا کر کرت بھل تن، سنتن پر بلی جائی۔ سنتن کو وہاں باندھ بوچھ سے والمیکی گھر چلیا، اسی پاپ میں مجھ سے شامل، ہویانا تم پتنیا، کہ ودھی بھی تم ہم کو پالی پاپ سنگی نہیں جھلیا، ایسے سن گھر بار تیاگے، آئی پڑا شرنائی کہے ٹیؤں بھیے سنت دیالو، اپنے چرنے لایہ، رام رام دے منتر اسی کو، ایک جگ بٹھلایا، مرا مرا رٹ تین کال کا، گیان اسی نے پایا، سنت سماگم ایک گھڑی بھی، ورتھا کبھوں نہ جائی۔ ستگرو مہاراج جی بھجن کا ارتھ سمجھا کر پریمیوں کو کہنے لگے کہ جس پرکار والمیکی نے ایک گھڑی کے سنت سماگم سے کوٹی کوٹی جنموں کے پاپوں کو دھوکر لوک پرلوک سدھار لیا، اسی پرکار آپ بھی اس سنہری اوسر کو ہاتھوں سے مت گنواؤ۔ اس کے پشچات ست نام ساکشی کی دھنی لگاکر ستسنگ سماپت کیا۔ میلے کی سماپتی کے پشچات سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کو ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ اب کرپا کر اپنا دیا ہوا وچن پورا کیجیے۔ آپ یہاں رہ کر مجھ داس کو سیوا کا اوسر پردان کریں، تاکہ میں آپکی سیوا کر اپنا جیون سپھل بناؤں۔ اب دیا ہوا وعدہ پورا کیجیے اور یہیں پر آسنہ جمائیے۔ ستگرو مہاراج جی نے اتر دیا کہ تمہاری شردھا اور سنیہہ تو ہمیں بہت آکرشت کر رہا ہے پرنتو یدی الگ کوئی کٹیا ہوتی تو ہم اوشیہ رہ جاتے۔ سواستھیہ کچھ علیل رہنے لگا ہے۔ اچھا ہے کہ آخری سمے یہاں ایکانت میں ویتیت کریں تو اچھا ہے۔ یہ سن کر سوامی جی کے چت میں چین آ گیا۔ سوچنے لگے کہ اب یہ جیون سپھل ہوگا۔ ستگرو مہاراج جی یہاں رہ کر اس داس پر بڑی کرپا کرینگے۔ دل ہی دل میں پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگے کہ جلدی کہاں سے پیسوں کی ووستھا ہو جائے تو ستگرو مہاراج جی کے لئے الگ کٹیا بناؤں۔ دوسرے دن نیم انوسار ستسنگ ہوا سوامی جی نے بھجن گالیے اور پریمیوں کو امرت وچن سنالیے ۔ اس سمے انکا سمپورن دھیان ستگرو مہاراج جی کے ترلیے کٹیا بنوانے میں لگا ہوا تھا، تاکہ کٹیا بنوانے کے بعد ستگرو مہاراج جی کی دل کھول کر سیوا کر یہ جیون سپھل بنا سکیں۔ آج ستسنگ کرتے سمے یہ درشٹانت اس پرکار ہے-: ارشٹانت :- ایک بار سنت مہاتما رٹن کرتے ہوئے آکر ایک گاؤں میں پہنچے۔ انکی اچھا تھی کچھ دن وہیں پر وشرام کر پھر آگے بڑھیں۔ سو گاؤں کے چوپال پر اپنی دھونی رمائی۔ کچھ سمے کچھ شردھالو پربھی انکی سیوا میں اپستھت ہوئے اور انہیں بھوجن کرنے کے لیے ونتی کرنے لگے۔ اس پر سنتوں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا! یہا پر کوئی مندر یا دھرمشالہ ہے، جہاں پر ہم کچھ دن وشرام کر سکیں؟ اس پرشن پر پربھی شانت ہو گئے اور بنا اتر دیے، ایک دوسرے کی اور دیکھنے لگے۔ انکی چپی دیکھ کر سنت جی سمجھ گئے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ یہ سرل پرشن سن کر یہ سب سہم کیوں گئے ہے۔ سو کہنے لگے کہ مندر اور دھرمشالہ تو ہر گاؤں کے سیٹھ اور سمپن لوگ اپنی نیک نامی کے لیے اوشیہ بناتے ہیں۔ اس پرکار یہاں کے سیٹھ ساہوکاروں نے بھی اس شبھ کاریہ میں اپنا پاؤں پیچھے نہی رکھا ہوگا۔ اس پر ایک بدومان نے انہیں اتر دیا کہ یہاں کے نگر سیٹھ دنیا دار ہے اور ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں سو انکے بچار میں مندر یا دھرمشالہ بنوانا پھجول خرچی ہے۔ اس کارن اس طرف انہوں نے ایک ٹکا بھی کبھی دان کے روپ میں نہیں دیا ہے۔ اسی کارن ہمارے گاؤں میں نہ تو مندر ہے اور نہ ہی کوئی دھرمشالہ، جہاں مسافر دو گھڑی وشرام کر سکے۔ آپ ہمارے گاؤں میں آئے ہیں یہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہیں۔ آپ چلکر ہمارے گھر بھوجن کریں اور وشرام کریں، اس میں ہمیں بیحد خوشی ہوگی۔ سنتوں نے انکے پریم اور شردھا کے لئے انہیں دھنیواد دیا، پرنتو اس نگر سیٹھ کے درشن کے لیے اچھا ظاہر کی۔ گاؤں کے دو بزرگ انہیں سیٹھ کی حویلی پر لے گئے۔ سنت سیٹھ سے ملے اور گاؤں کا حال چال پوچھ کر انہیں آشیرواد دیا۔ کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد سنتوں نے سیٹھ سے چلنے کی انومتی مانگی۔ سیٹھ نے من میں سمجھا تھا کہ سنت حویلی پر آئے ہے سو ضرور دان دکشن مانگینگے یا چندہ آدی لیں گے، پرنتو سنتوں نے تو کچھ مانگنے کے ستھان پر خوب آشیرواد دیا اور چترتے سمے پوچھا کہ ہمارے یوگیہ کوئی سیوا ہو تو بتاو۔ سنتوں کے اس وچتر بیوہار پر اسے بہت آشچریہ ہوا اور دت میں بہت بیچینی ہوئی۔ ۔ ان سے رہا نہیں گیا، سو سنتوں سے پوچھنے لگے کہ آپنے نہ تو کچھ مانگا اور نہ ہی کسی سیوا کرنے کا اوسر دیا۔ آپنے یہاں پدھارنے کا پریوجن بھی نہیں بتایا۔ اب کرپا کر ہمیں اپنی سیوا کرنے کا اوسر پردان کرے۔ یہ سن کر سنتوں نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈالرا اور ایک سوئی نکلی۔ سوئی سیٹھ کی اور بڑھاکر کہنے لگے کہ یدی آپ سیوا کرنے کا آگرہ کرتے ہے تو کرپیا یہ سوئی امانت کے تور پر اپنے پاس رکھو، ہم آپ سے یہ پرلوک میں لیں گے۔ سنتوں کی یہ بات سن کر سیٹھ ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ

سوامی جی! آپ میرے سے مذاق کرتے ہیں، بھترا پرلوک میں اس لوک کی سوئی کیسے لے چلینگے۔ یہ سب کچھ یہیں رہ جائیگا۔ خالی ہاتھ آئے ہیں اور خالی ہاتھ جائیں گے۔ پھر میں آپکی یہ سوئی پرلوک میں کیسے لے جاؤں گا۔ اس پر سنتوں نے کہا بھائی! تم بالکل سچ کہتے ہو۔ جب تم ایک سوئی بھی اس لوک سے نہی اٹھا سکتے، پھر تم نے جو اتنی تجوریا سونے، چاندی سے بھری ہے انکا کیا ہوگا؟ کیا تم انکو اپنے ساتھ لے جاؤنگے؟ جب سب کچھ یہی چھوڑنا ہے پھر کیوں نہ اسے شبھ کاریہ میں لگایا جائے! یہ دھن پرماتما نے ہمیں انکے ہی نام پر شبھ کاریہ کرنے کے لیا دیا ہے۔ دان پنیہ کرنے سے اس جنم میں یش ملیگا اور پرلوک سدھریگا۔ اسلیے اس دھن کی بھلائی کے کاموں اور دین دو:کھیوں کی سیوا کے کام میں لینا چاہیئے۔ اس گاؤں میں پوجا ارچنا کے لئے مندر ہی نہیں ہے، گرجمند مسافروں کے لیے دھرمشالہ بھی نہیں ہے۔ یہ سب سماج سیوا کے کاریہ ہے۔ ان کاریوں پر دھن خرچ کرنے سے دھن کا سدپیوگ ہوگا اور آپ کو یش ملیگا۔ سیٹھ کو سنتوں کی بات سمجھ میں آ گئی اور سنکلپ کیا کہ آج ہی دھرمشالہ اور مندر کے نرمان کا کاریہ سنتوں کے پوتر ہاتھوں سے آرمبھ کرینگے۔ سیٹھ کی منوورتی میں پرورتن دیکھ کر گاؤں والے خوشی میں پھولے نہی سمایے۔ سنتوں کے آشیرواد سے اس گاؤں میں مندر بھی بنا تو دھرمشال بھی بنی۔ سیٹھ اب خوب دان پنیہ کرنے لگا۔ اسکے دروازے سے کوئی بھی سوالی خالی نہی جاتا تھا۔ اس پرکار سنتوں کے گیان پراپت کر سیٹھ نے اس لوک میں یش کمایا اور پرلوک بھی سدھارا۔ ستسنگ کے پشچات آرتی کر پلو ڈالا اور سب پریمیوں کو پرساد دیا۔ پرساد لیکر سبھی پربھی ماتھا ٹیک کر گھر کو روانا ہو گئے۔ پرنتو ماتا گوپی بائی سوامی جی کے چرنوں میں بیٹھی رہی۔ سوامی جی نے پوچھا گوپی بائی! سب کشل ہے نہ؟ کیا تمہیں کچھ پوچھنا ہے؟ اس پر گوپی بائی نے ہاتھ جوڑکر سوامی جی سے ونتی کی کہ آج آپ کچھ گمبھیر ہیں، لگتا ہے کوئی سمسیا ہے۔ کوئی بھی تکلیف ہو تو مجھے اعضا کیجئے میں یتھا شکتی آپکی سیوا کرونگی۔ اس پر سوامی جی نے اس سے اپنے من کی بات کہی۔ اس سے کہا کہ بڑی رحمت کر ستگرو مہاراج نے یہاں رہنے کی ونتی سویکار کی ہے، پرنتو انکے رہنے کے لیے الگ کٹیا بنوانے کی آوشیکتا ہے، پرنتو آشنکا ہے کی کہیں یہ سؤسر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ ماتا گوپی سوامی جی کے من کے موک بھاؤ سمجھ گئی۔ سو بنا ولمب اپنے ناک سے ہیرا اتار کر سوامی جی کے چرنوں میں رکھ دیا۔ سوامی جی یہ دیکھ کر چوک گئے۔ کیونکہ ہیرا تو سہاگ کا چنھ ہے۔ سو کہا کہ ماتا! تم نے یہ کیوں کیا! تم سہاگن ہو، ناک کا ہیرا اتار کر ہمیں کیسے دے رہی ہو۔ اس پر گوپی بائی کہنے لگی کہ میرے سہاگ کے رکشک تو آپ ہے آپکے آشیرواد سے میرا سہاگ سلامت رہیگا۔ ہیرا میرے سہاگ کی کیا رکشا کریگا۔ یہ ہیرا آپکے چرنوں میں ارپن کر میں آپ سے سہاگ کی بھیکھ مانگتی ہوں، ۔ میرا مالک آج سے بارہ ورش پہلے ولایت کمانے گیا تھا پر آج تک اسکا کوئی بھی پتہ نہی ہے۔ آپ رحمت کی نظر کیجیے کہ میرا سہاگ سلامت ہو اور شگھر آکر مجھ ونیت سے ملے۔ ہیرا لیکر سوامی جی گدگد ہو گئے، انکی سمست چنتائیں دور ہو گئی۔ اب ہیرا لیکر ستگرو مہاراج جی کے لئے کٹیا بنوانے کا بچار کر ماتا گوپی سہت ستگرو مہاراج جی کی سیوا میں حاجر ہوئے ماتا گوپی کی اگادھ شردھا ایوں مہان تیاگ کی پوری بات انکو بتائی۔ ستگرو مہاراج جی نے ماتا گوپی کی اپنے گرو کے لئے سہاگ کی نشانی ناک کے ہیرے کی قربانی دیکھ کر اسے خوب آشیرواد دیا اوکر کہا کہ جلدی تمہارا بچھڑا ہوا پتی تم سے آکر ملیگا۔ اور سوامی جی کو کہا کہ مادھو تمہاری ششیانئے سدا سہاگن رہیگی، ہم ماتا گوپی کے سمپورن دان پر بہت پرسنن ہیں۔ یہ دان الوکک اور انوکھا ہے۔ اس 'سمپورن دان' کا بڑا مہتو ہے۔ اس پر ماتا گوپی نے ان سے سمپورن دان کا ارتھ پوچھا۔ ستگرو مہاراج جی نے 'سمپورن دان' سمجھانے کے لئے اسے ایک درشٹانت بتایا جو اس پرکار ہے۔ درشٹانت:- بھگوان بدھ نے گھوشنا کی کہ دھرم پرچار کے لئے وے ایک دن دان سویکار کرینگے۔ بھگوان بدھ جس نے راج پاٹھ، تاج و تخت، کٹمب پریوار، دھن و یش کا تیاگ کیا تھا، جس نے سنسار کی وشیہ واسناؤں پر وجے پراپت کی تھی، وہ نرلپت سنیا سی ایک دن دان سویکار کرینگے یہ سماچار وایو کے سمان چاروں اور پھیل گیا۔ امیر غریب دانی داتا اپنے سامرتھیہ انوسار شردھا سے دان سامگری جٹانے لگے۔ جو کبھی دان نہیں لیتے وہ ایک دن دان گرہن کرینگے۔ دان داتاؤں کے لئے یہ سورن اوسر تھا۔ پتہ نہی پھر ایسا اوسر ملے یا نہی ملرے۔ آخر وہ نردھارت دن آ گیا۔ نگر کے باہر ایک ورش کے نیچے بھگوان بدھ شانت بھاؤ سے بیٹھے تھے۔ انکے پیچھے بھکشو ایوں انکے ششیے کھڑے تھے۔ دان داتاؤں کی اپار بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ ٹولیوں کی ٹولیاں آ رہی تھی۔ اپنی بھینٹ بھگوان کے چرنوں میں سمرپت کر اپنے آپ کو بھاگیہ شالی سمجھ رہے تھے۔ اسکے بعد بھگوان کے امرت وچن سننے کے لئے سب اپنے اپنے ستھان پر جاکر بیٹھنے لگے۔ جنتا کی بھیڑ امڑ رہی تھی۔ سبھی ورگوں کے لوگ اپنے سامرتھیہ انوسار اس یگی میں اپنی اپنی آہتی دے رہی تھے۔ اس میلے میں سبھی طرح کے چھوٹے بڑے استری پروش، دھنی، نردھن آ رہے تھے۔ مگدھ کے راجہ بمبسار نے بھومی، محل، ہاتھی گھوڑے آدی بھینٹ کیے۔ سیٹھ

ساہوکاروں نے ہیرے جواہر، سونا، چاندی آدی بھگوان کے چرنوں میں ارپن کیے۔ بھگوان کا دان سویکار کرنے کا طریقہ بھی انوٹھا تھا۔ بھگوان اپنا داہنا ہاتھ پھیلاکر دان سویکار کرتے اور بنا دیکھے اپنے ششئے کو دیتے جاتے۔ اچانک ایک وردھا وہاں آ گئی اور کہنے لگی کہ بھگوان میں ایک نردھن وردھا ہوں، ۔ میرے پاس آپ کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ آج مجھے کیول ایک ہی آم بھکشا میں ملا۔ مینے سنا کہ بھگوان تتھاگت آج دان گرہن کرینگے۔ پرنتو اس سمے میں آدھا آم کھا چکی تھی۔ پرنتو بھگوان! یہ میری قل پنجی ہے جسے میں آپ کے چرنوں میں ارپن کرنا چاہتی ہوں، ۔ اپستھت جنتا راجاؤں و سیٹھ ساہوکار دان داتاؤں نے دیکھا کہ بھگوان ایک دم اپنے آسنن سے اٹھ کر نیچے آئے اور دونوں ہاتھ پھیلاکر اس وردھا کی بھینٹ سویکار کی۔ لاکھوں کروڑوں کا دان دینے والے اور اپنے دان پر ابھیمان کرنے والے سیٹھ ساہوکار بھگوان دوارہ اس نردھن بڑھیا کو اپار سمان ملتا دیکھ کر آشچریہ چکت ہو گئے۔ آخر راجہ بمب سار سے رہا نہیں گیا۔ اسنے بھگوان سے پوچھا بھگوان! امولیہ سے امولیہ بھینٹ آپ نے ایک ہاتھ پھیلا کر بنا دیکھے سویکار کی، پرنتو اس وردھا کا خسیس آدھا آم سویکار کرنے کے لئے آپ اپنا آسنہ چھوڑکر نیچے اتر آئے۔ آخر اس میں کیا راج ہے؟ بھگوان بدھ مسکرا کر کہنے لگے کہ اس وردھا نے اپنی سمپورن پونجی مجھے دان کر دی ہے۔ اس بچاری کے پاس کیول یہی آم تھا اور یہی آم اس کی قل پونجی تھی جسے اسنے مجھے دے دیا۔ اسنے اپنے لئے کچھ بھی نہیں بچایا۔ آپنے اپنے اپار دھن کا کیول ایک چھوٹا سا بھاگ مجھے دان کے طور پر دیا ہے اور اسکے لئے آپ کو دان کرنے کا بڑا اہنکار بھی ہے کہ ہم مہادانی ہے اور آپنے بڑا دان کیا ہے، پرنتو اس وردھا نے اپنا سروسو ہمیں ارپن کر دیا، تب بھی اسکے چہرے پر کتنی کرونا اور نمرتا جھلک رہی ہے۔ ستگرو مہاراج جی کا یہ درشٹانت سن کر ماتا گوپی کی ونمرتا سے گردن جھک گئی۔ اسکے آنکھوں میں خوشی کے اشرو تیرنے لگے اور ستگرو مہاراج جی کو نویدن کر کہا کہ آپنے بڑی کرپا کر میری اس تچھ بھینٹ کو سویکار کر میرے اوپر بڑا اپکار کیا ہے۔ یہ میرا یہ جنم سپھل ہو گیا۔ ستگرو مہاراج جی نے اسے آشیرواد دیتے ہوئے کہا کہ تیری یہ قربانی انوٹھی ہے۔ ہم اس بھینٹ کو سب سے امولیہ ایوں بے مثال سمجھتے ہیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ تم سدا سہاگن رہو اور تیرے پتی دیو شیگھراشیگھر آکر تم سے ملے۔ ماتا گوپی ہیرا دان کر اپنے آپ کو دھنیہ سمجھ رہی تھی۔ سوچنے لگی کہ آج میرا جنم سپھل ہو گیا جو اس دوار پر میرا کن سویکار ہو گیا۔ ستگرو مہاراج کی کرپا سے اس ہیرے کے بدلے مجھے اوشیہ سچا ہیرا ملیگا۔ ہوا بھی ایسا۔ جیسا ماتا گوپی دربار سے گھر پہنچی اسے یہ شبھ سماچار ملا کہ اسکا بچھڑا ہوا پتی بارہ ورش کے پشچات گھر آ رہا ہے۔ یہ بات سن کر وہ بالکل جھومنے لگی اور سب کو کہنے لگی کہ یہ سب ستگرو مہاراج جی کے کرپا سے ہوا ہے۔ جب اسکا پتی آیا تو وہ اسے سیدھا ستگرو مہاراج کے پاس ماتھا ٹیکنے کے لئے دربار پر لے آئی۔ ستگرو مہارا جی کو وارو وار دنڈوت پرنام کر کہنے لگی کہ یہ سب آپکی اثیم کرپا سے ہوا ہے۔ آپکی دعا سے آج بچھڑے ہوئے آکر ملے ہیں۔ بارہ ورش سے آنسو بہاتے بہاتے نینوں کا نیر ہی سوکھ گیا تھا۔ آپ کو دیا میا سے شن میں سب دکھ دور ہو گئے۔ ستگرو کی مہلا اپرمپار ہے۔ انکا گنگان کرنے سے باہر ہے۔ بار بار کہنے لگی-: سات سمندر سیاہی کروں، کمل کروں بنرائے، ساری بسدھا کاغذ کروں، تو بھی گرو گن لکھیا نہ جائے۔ ستگرو مہاراج جی اور سوامی جی نے جوڑے کو خوب آشیرواد دیکر پگھر پہنا اور پرساد دے کر روانا کیا۔ اب ستگرو مہاراج جی سوامی جی سے کہنے لگے کہ مادھو! اب خوشی سے تم ہمارے لئے کٹیا بنواؤ تب تک ہم ٹنڈو آدم والی دربار پر چلتے ہیں۔ جیسے ہی کٹیا بن کر تیار ہو جائے تو تم ہمیں لینے آ جانا۔ ستگرو مہاراج جی کے پدھارنے کے پشچات دن رات سویں کھڑے ہوکر کٹیا بنوائی۔ اب اس شبھ گھڑی کا انتظار کرنے لگے جب ستگرو مہاراج جی آکر انہیں سیوا کرنے کا شبھ اوسر دینگیں۔ پروشوتم ماس میں کٹیا بن کر تیار ہو گئی۔ سوامی جی کی خوشی کا ٹھکانا نہیں تھا۔ ایک دم ٹنڈو آدم جانے کی تیاری کرنے لگے۔ جانے سے پورو کٹیا میں ستگرو مہاراج جی کے رہنے کے لئے ہر وستو کی ووستھا کی تاکہ انہیں کسی پرکار کی اسودھا نہ ہو۔ سب پرکار کی ووستھا ہو جانے کے بعد ستگرو مہاراج جی کو لوانے کے لئے ٹنڈے آدم والی دربار پر پہنچ گئے۔ انہیں ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ آپ کی کرپا سے اب کٹیا بن کر تیار ہو گئی ہے۔ اب دیا ہوا وچن پالیے اور داس کی ونتی سویکار کیجیے۔ ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کی ونتی سویکار کیجیے۔ ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی کی ونتی سویکار کی اور کہنے لگے کہ ہم نے تم سے وعدہ کیا ہے تو ضرور پورا کرینگے۔ پروشوتم کا مہینہ ہے اور سواستھیہ بھی ٹھیک نہیں رہتا ہے، سو ہماری سویں کی اچھا ہے کہ انت میں چل کر تیرے پاس وشرام کریں۔ ستگرو مہاراج کے پدھارنے کا سماچار بجلی کی طرح سارے حیدرآباد میں پھیل گیا۔ ستگرو مہاراج جی کے درشن کرنے کے لئے پریمیوں کا تانتا لگ گیا۔ سبھی پریمیوں نے پھولوں کی ورشہ کر ستگرو مہاراج کا خوب سواگت کیا۔ اس سمے اپنے شردھییہ ستگرو مہاراج کے سواگت میں سوامی جی نے یہ بھجن گایا۔ بھجن (راگ پہاڑی) ملیا سنت سجان بھینر بھاگ

بدے ساں، آیا اڈ ن بھگوان بھینر بھاگ بدے ساں۔ ...4جنم جنم جا جاگیا بھاگ، جاگیا پنیہ پردھان، بھینر بھاگ ددے ساں۔ .2پریم پریت ایں ہر بھگتیء جا، بھرے دناؤں جام، بھینر بھاگ ددے ساں۔ .3سپھل تھئے سبھی شیوہ پوجا، تھیڑا سبھی کلیان، بھینر بھاگ ددے ساں۔ ...4من میلی اجو مادھو ملیا، کرے آیا احسان، بھینر بھاگ ددے ساں۔)ارتھ :- سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کے پدھارنے پر کہا ہے کہ یہ سنت سجان بڑے بھاگیہ سے ملے ہیں۔ یہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہیں کہ یہ بھگوان ہمارے آنگن میں پدھارے ہیں۔ ہمارے جنم جنم کے بھاگیہ جاگے ہیں اور ہمارے کیے ہوئے پنیہ پھلیبھوت ہوئے جو بڑی کرپا کر ستگرو مہاراج ہمارے دوار پر آئے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی نے بڑی دیا کر پریم پریت اور ہری بھکتی کے جام بھر بھر کر دیئے ہیں۔ ہماری سیوا اور پوجا سپھل ہو اور سبھی کلیان ہو۔ سوامی جی کہتے ہیں آج ہمارے من کے میت ملے ہیں اور ہم پر احسان کر ہمارے پاس آئے ہیں یہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہیں۔(پریمیوں کو بھجن سناکر سوامی جی کہنے لگے کہ یہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہیں کہ ستگرو مہاراج جی جیسے اوتاری پروش بڑی مہر کر ہمارے بیچ میں ہمارے کلیان کرنے ہیتو پدھارے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی پارس سے بھی اونچے ہیں کیونکہ پارس تو لوہے کو سونا ہی بناتا ہے، پرنتو پورن سنت مہاتما خود پرماتما کی بھکتی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنے پریمیوں کو بھی اسی رنگ میں رنگ کر پرماتما سے جڑ کر بھوساگر سے پار کر لیتے ہیں۔ کبیر صاحب نے سنتوں کی مہمہ کرتے ہوئے کہا ہے-: "پارس میں اور سنت میں بڑو انتر جان، وہ لوہا کنچن کرے، وہ کر لے آپ سمان۔" ستگرو مہاراج جی کی جتنی مہمہ کریں اتنی تھوڑی ہے۔ انکی مہمہ ورنن کرنے سے پرے ہے۔ ایسے سچے سنتوں کا سنگ بھاگیہ سے ہی بڑھ بھاگیوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ سنت تلسی داس جی نے رامائن کے سندر کانڈ میں ایسے سچے سنتوں کے ستسنگ کی مہمہ گاتے ہوئے کہا ہے کہ یدی سورگ اور موکش کا سکھ، ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور پتر بھر کے ستسنگ کا جو سکھ ہے وہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو ستسنگ کا پلڑا ان سبھی سکھوں سے بھاری ہوگا۔ "تات سورگ اپورگ سکھ، دھرء تلا ایک انگ۔ تولن تاہی سپھل ملی، جو سکھ لو ستسنگ۔۔" ستسنگ کا مہاتم کھول کر سمجھانے کے لئے سنگت کو یہ درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک دن بھونرا، جیسے پھولروں کا واس لینے کے لئے گھوم رہا تھا اسکی نظر اپنے جیسے جیو پر پڑی جو زمین پر رینگ رہا تھا۔ سوچنے لگا کہ یہ میرے جیسا کون سا جیو ہے جو اس پرکار گندگی میں پڑا ہے۔ سو شنکا مٹانے کے لئے اڑکر پاس گیا اور پوچھنے لگا کہ بھائی! دیکھنے میں تم میرے جیسے ہو پھر تم اس پرکار گندگی میں کیو پڑے ہو۔ اس پر اس جیو نے اتر دیا کہ بھائی! میں بھوڑں ہوں، ۔ میںنے گوبر میں جنم لیا ہے اور گوبر ہی میرا گھر ہے جہاں میں ساری عمر کاٹتا ہوں، ۔ پر بھائی! تم بتاو کہ تم کون ہو اور کہاں رہتے ہو؟ اس پر بھوریں نے اتر دیا بھائی! مجھے بھوراں کہتے ہے۔ میں سارا دن پھولوں میں رہ کر پھولوں کا واس لیکر آنند میں رہتا ہوں، ۔ بھورں اور بھوڑ کی یہ ملاقات دوستی میں بدل گئی۔ اب بھوراں گھومتے پھرتے روز اپنے دوست بھوڑ سے ملنے آتا تھا اور کچھ سمے دو:کھ سکھ کی باتیں کر دونوں خوش رہتے تھے۔ ایک دن بھوڑ نے بھوریں سے کہا کہ بھیا! تم نے میرا یہ گندا گھر تو دیکھ لیا ہے، اب ایک دن مجھے اپنا سندر گھر تو دکھا دو۔ بھوریں نے خوش ہوکر کہا کہ یہ تو خوشی کی بات ہے، اس بہانے ہم دونوں دوست دو گھڑیاں تو ساتھ گجارینگے۔ چل ابھی تیرے کو اپنے گھر لے چلوں ۔ بھورے نے بھوڑے کو اپنی پیٹھ کا بٹھایا اور دھیرے دھیرے اڑتا ہوا آکر ایک سندر کمل کے پھول پر بیٹھا۔ کمل کی کوملتا اور سندرتا دیکھ کر بیچارہ بھوڑں آشچریہ چکت ہو گیا اور کہنے لگا کہ بھائی بھرے! تم بڑے بھاگیہ شالی ہو ایسے سورگ جیسے گھر میں رہتے ہو۔ کافی دیر تک دونوں دوست باتیں کرتے رہے۔ دونوں کا باتوں سے جی ہی نہیں بھر رہا تھا بھوریں نے بھونڈ سے کہا آج رات یہیں رہ جاؤ صبح جلدی تمہیں گھر چھوڑ آؤنگا۔ باتیں کرتے کرتے دونوں کو نیند آ گئی۔ نیم انوسار بھوریں کی پربھات کو آنکھ کھل گئی، پرنتو بھوڑ کو تو زندگی میں پہلی بار اتنا سندر ایوں ملایم بستر ملا تھا سو گہری نیند میں سوتا رہا۔ بھورے نے سوچا بھلی بیچارہ سوتا رہے، تب تک میں گھوم پھر کر پھولوں کا واس لیکر آتا ہوں، ۔ بھورا پھولوں کا واس لیتے لیتے اپنے متر سے بہت دور نکل گیا۔ اب صبح ہونے لگی اور سوریہ دیوتا نے اپنے سنہرے کرنوں سے ساری پرتھوی کو جگمگا دیا۔ سوریہ کے کرنوں کے چھوتے ہی کمل کی کومل پنکھڑیا دھیرے دھیرے بند ہونے لگی اور اس بند کمل نے بیچارہ بھونڈ سوتا ہی رہا گیا۔ اتنے میں مندر کا پجاری پوجا کے لئے پھول توڑنے وہاں پہنچ گیا۔ چاروں اور نظر دوڑاتے اسکا دھیان اس سندر پھول کی اور آکرشٹ ہو گیا جسمیں بھونڈ بند تھا۔ پجاری نے ایک دم ہاتھ بڑھا کر وہ پھول توڑ دیا اور آکر بھگوان کے چرنوں میں چڑھایا۔ بھونڈ کے بھاگیہ کھل گئے۔ بھگوان کے چرنوں میں چڑھنے کے کارن اسے مکتی ملی۔ سورگ میں دیوتا ڈولی لیکر اسکو آتما کو لینے آئے۔ یہ سب دیکھ کر بیچارے بھونڈ آشچریہ میں پڑ گیا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی گندگی میں گجاری

اور ایسا کوئی کرم ہی نہیں کیا جس سے پنیہ ملے۔ پھر یہ اچ پد مجھ کرمہین کو کیسے ملرا۔ میرے جنم جنمانتر کے کرم کیسے کٹے۔ اچانک اسے دھیان آیا کہ یہ سارا پنیہ پرتاپ بھورے کے سسنگتی کا ہے۔ بھورے کی شن پتر کی سنگتی کے کارن پرماتما کے چرنوں میں چڑھ کر مجھ جیسے ادھرمی جیو کے سب کرم کٹ گئے اور سدگتی پراپت ہوئی ہے۔ دھنیہ ہے وہ پھولوں کا واسی بھونرا اور دھنیہ ہے اسکی سنگتی۔ درشٹانت سماپت کر سوامی جی اپنے پریمیوں سے کہنے لگے کہ درشٹانت کا یہ نعم ہے کہ جیسا جس کا سنگ ہوتا ہے ویسا اس پر رنگ چڑھتا ہے۔ اچھی سنگتی سے اچھے سنسکار پڑتے ہیں اور خراب سنگتی سے درگن اتپن ہوتے ہیں۔ ستسنگ میں آکر سنت مہاتماؤں کی سنگتی سے ہمارے اندر اچھے سنسکار پڑتے ہیں اور ہماری آتما نرمل ہوتی ہے۔ دھیرے دھیرے ہمارا من پرماتما کے چرنوں میں لگتا ہے اور ہمیں آنند پراپت ہوتا ہے۔ ستسنگ دوارہ ہمارے دل میں بھکتی پیدا ہوگی، بھکتی دوارہ پرماتما کی پراپتی ہوگی اور پرماتما کی پراپتی سے ہی سچے آنند کی پراپتی ہوگی۔ اسی کارن ہم پرماتما سوروپ ستگرو مہاراج جی کی شرن میں آئے ہیں۔ سچے سنت پرماتما کے ساکار سوروپ ہے۔ انہیں کی کرپا سے ہی پرماتما کا ساکشاتکار سمجھو ہے۔ من کے وکاروں کو دور کر پرماتما کو پانے کے لئے ستسنگ سے بڑھکر دوسرا کوئی سادھن ہی نہیں ہے۔ گلی گلی کا گندا پانی بہکر جب آکر پوتر گنگا میں ملتا ہے تب وہ گندہ پانی نرمل ہوکر گنگا جل کہلاتا ہے۔ یہ سب سسنگتی کا پربھاؤ ہے۔ سواتی نکشتر کی جو بوند سانپ کے مکھ میں گرتی ہے تب اسے سے وش اتپن ہوتا ہے اور وحی سواتی نکشتر کی جو بوند جب سیپ کے مکھ میں پڑتی ہے تب اس سے بہمولیہ موتی اتپن ہوتا ہے۔ بوند تو وحی تھی کیول سنگتی کا انتر تھا۔ سیپ کی سنگتی میں وہ بوند امولیہ موتی بن گئی اور سانپ کی سنگتی سے وحی بوند وش بن گئی۔ ستگرو مہاراج تو چندن کے ورش کے سمان ہے جن کے نکٹ آکر ہمارے اندر بھی انہی کے سمان وحی خوشبو پیدا ہو جائیگی۔ جس دن سچے سنتوں بھگوان کے پیاروں ستگرو مہاراج جی سے ملاپ ہوتا ہے، وہ دن بڑا سوبھاگیپورن ہوتا ہے۔ جہاں سچے سنت بھگوان کے پیارے اپنے چرن رکھتے ہیں وہ ستھان پوتر ہو جاتا ہے۔ سنت جن اس سنسار میں دیا کر پروپکار ہیتو آتے ہیں۔ جو بھاگیہ شالی ہیں وے انکی شرن میں آتے ہیں اور دیکشا لیکر اس بھو ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ جگیاسوششیوں کو اپنے ستگرو مہاراج جی کے درشن سے جو الوکک آنند پراپت ہوتا ہے، اس کا بیان کیا نہیں جا سکتا ہے۔ آج کا دن دھنیہ ہے اس پر ہم بلہاری ہے جو پرماتما سوروپ ستگرو مہاراج جی بڑی کرپا کر ہمارے پاس پدھارے ہیں۔ ہم اپنے ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں شیش جھکاکر واروں وار وندنا کر اپنا تن، من و دھن انہیں ارپن کرتے ہے۔ ستگرو مہاراج سویں مکت ہے اور ہمیں بھی مکتی دان دینگے۔ انکی دیا اشٹی سے ہمارے جنم جنمانتر کے بندھن کٹ جائیں گے۔ ستگرو مہاراج سوامی جی کی شردھا بھکتی و پریم دیکھ کر بہت پرسنن ہوئے۔ انہیں آشیرواد دیکر سنگت سے کہا کہ ہم سادھ مادھو کے بچہ سنیہہ و شردھا کے کارن کھنچ کر یہاں آئے ہے۔ پریم کی مہمہ کہی نہیں جا سکتی۔ پریم کی نمن لکھت چوپائی سنگت کو سنائی۔ پریم کی مہمہ کہیں نہ جاوے، پریم نہ کوئی ہاٹ بکاوے آگے مر پیچھے پھر جیوے، پریم کا پیالہ بھر بھر پیوے۔ اب سوامی جی ستگرو مہاراج جی کی سیوا میں تن من سے جٹ گئے۔ صبح کو پرتی دن انہیں ہوا $ خوری کے لئے پھلیلی پر لے جاتے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے انکی مالش کرتے تھے۔ انکے کھان پان کا وشیش دھیان رکھتے تھے۔ سنگت کے لئے بھوجن و پرساد بھنڈاری بناتا تھا۔ کنتو مہاراج جی کی روچی ایوں پرہیز والا بھوجن سوامی جی بڑے پریم سے اپنے ہی ہاتھوں سے تیار کرتے تھے۔ ستگرو مہاراج جی کو ترئی بہت پسند تھی سو ترئی کی پوری ٹوکری لیکر انکے لئے رکھتے تھے۔ بھوجن کے پشچات انکے روچی کے پھل اپنے ہاتھ سے کاٹ کر انہیں کھلاتے تھے۔ نعم سے ڈاکٹر کو بلاکر انکی جانچ کروا کر انکے دوارہ بتائی گئی دوائیاں منگوا کر انہیں نعم سے دیتے تھے۔ اس پرکار آٹھوں پہر ستگرو مہاراج جی کی سیوا میں لگے رہتے تھے۔ ستگرو مہاراج جی انہیں بار بار کہتے تھے کہ بیٹا! سارا دن ہمارے لئے دوڑ دھوپ کرتے رہتے ہو، کچھ اپنے سواستھیہ کا بھی دھیان رکھو۔ تب سوامی جی مسکرا کر کہتے تھے کہ بھاگیہ سے آپنے دیا کر مجھے سیوا کرنے کا اوسر دیا ہے۔ مجھے آپکی سیوا کرنے سے جو الوکک آنند پراپت ہوتا ہے، وہ کہا نہیں جا سکتا۔ آپ میرے بھگوان ہے۔ آپکی سیوا کر میرا یہ جنم سپھل ہو جائیگا۔ سوامی جی کی اتنی دیکھ بھال و سیوا کے کارن ستگرو مہاراج جی بہت پرسنن رہتے تھے۔ پرنتو انکو یہ چنتا ہوتی تھی کہ سادھ کا انکے اوپر بہت پیسہ خرچ ہو رہا ہے۔ یہ آشرم نیا ہے اس پر اتنا بھار ڈالنا اچت نہیں ہے۔ ان دنوں کراچی سے انکے پریمی آئے ہوئے تھے، سو انہوں نے ستگرو مہاراج جی سے ونتی کی کہ چل کر کراچی میں علاج کروالیے۔ وہاں پر ہوا پانی بھی بدلیگا اور کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھوا بھی دینگے۔ ستگرو مہاراج جی تو سوامی جی پر پڑے بھار کے کارن چنتت تھے ہی سو پریمیوں کو کہا کہ بھلی کراچی چلنے کی تیاری کرو۔ ستگرو مہاراج جی سامان ٹھیک کرنے لگے اور پریمیوں کو ٹانگہ لینے کے لئے بھیج دیا۔ جب سوامی جی نے دوارہ پر ٹانگہ دیکھا اور ستگرو

مہاراج جی کو تانگے کی طرف جاتے دیکھا تب دین من ہوکر انکے چرن پکڑ کر انہیں ونتی کی "ستگرو مہاراج جی! شاید میری سیوا میں کوئی کسر رہ گئی ہے جو اب اس پرکار آپ میرے سے ناراض ہوکر جا رہے ہے۔" اس پر ستگرو مہاراج جی نے سوامی جی سے کہا کہ بیٹا! ہم تمہاری سیوا سے بیحد خوش ہے، ہماری سیوا میں تو تم نے اپنے آپ کو ہی بھلا دیا ہے۔ پرنتو ہمارے رہنے سے ایک تو بیماری کی دوائیوں پر خرچہ ہو رہا ہے، دوسرا ہمارے کارن آشرم پر پریمیوں کا میلہ لگا رہتا ہے۔ ہم تمہارے اوپر اتنا بھار ڈالنا اچت نہی سمجھتے ہے۔ اس کارن ہمیں سہرش جانے دو۔ ستگرو مہاراج کے یہ شبد سن کر سوامی جی کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بھاؤ وبھور ہوکر انکے چرن پکڑ کر کہنے لگے کہ آپکی سیوا کرنا تو میرا کرتویہ ہے۔ اس سے بڑھکر میرے لئے اور کون سا پنیہ ہے۔ آپ کی کرپا سے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔ آپکی سیوا کرتے ہوئے میرا سب کچھ بک جائے اور ستیوادی ہرش چندر کے سمان مجھے اپنے آپ کو گروی رکھنا پڑے تو بھی میں پیچھے نہی ہٹونگا۔ سوامی جی کی اتنی شردھا اور بھکتی دیکھ کر ستگرو مہاراج جی نے انہیں اٹھاکر اپنے سینہ سے لگاکر کہا کہ سادھ مادھو! تم نے جیتا اور ہم ہارے۔ اب تمہیں چھوڑکر کہیں نہیں جائیں گے۔ اس دن سلہنکال مہاراج جی نے سویں ستسنگ کیا۔ اس دن پریمیوں کو بتایا کہ سیوا سے ہم سنت مہاتماؤں اور بڑوں کا من جیت سکتے ہے۔ سیوا کرنے سے ہمارا من نرمل ہوتا ہے۔ ونمرتا اور سیوابھاو سے ہم بڑوں کا آشیرواد پاکر لعل ہو سکتے ہیں۔ کہنے لگے کہ سادھ مادھو کی شردھا، سیوا اور ونمرتا نے ہمارا من جیت لیا ہے۔ ہمارے روم روم سے انکے لئے دعا نکلتی ہے۔ انکے پریم وش ہوکر ہم نے یہاں رہنے کا نشچیہ کیا ہے۔ اس سمے ستگرو مہاراج جی نے پریمیوں کو بھائی لہنے کی سیوا کا اداہرن بتایا جس نے سیوا کر گرو کرپا پراپت کی۔ درشٹانت:- گرو نانک صاحب جب کرتارپرا آکر رہنے لگے تب دور دور کی سنگت انکے درشن کے لئے آنے لگی۔ بھائی لہنا جاتی کا کھتری اور دیوی کا اپاسک تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیوی کے درشن کے لئے نکلا، پرنتو گورونانک صاحب کی تعریف سن کر مارگ میں انکے درشن کے لئے آیا۔ اسے گرو نانک صاحب کی سنگتی سے آنند آیا۔ وہ تیرتھ یاترا کا بچار تیاگ کر انکی سیوا کے لئے انکے پاس رہ گیا۔ گرو نانک صاحب انکی سیوا پر بہت پرسنہ ہوئے۔ بھائی لہنا اپنے ستگرو سے کبھی دور نہیں ہوتے تھے۔ وہ سارا سمے سیوا میں یا دھیان میں رہتے تھے۔ کیسا بھی کٹھن کاریہ ہوتا تو وے بنا کسی بہانے جھٹ پورا کر دیتے تھے۔ انکو اپنے شریر کے سکھ کی کوئی بھی پرواہ نہیں رہتی تھی۔ ستگرو کی سیوا کرنے میں انہیں نہ تو اپنے خاندان کا ابھیمان رہتا تھا نہ ہی کسی پرکار کی لوک نندا کا ڈر رہتا تھا۔ اسلیے گرو مہاراج انہیں بہت پیار کرتے تھے اور اپنے پتروں سے بھی بڑھکر سمجھتے تھے۔ بھائی لہنے کی کمائی بیئنت تھی۔ ستگرو کے پیارے میں ایسے تو رنگ گئے جو اٹھتے اٹھتے آٹھوں پہر اسے ایک ہی سوروپ، شری گرو نانک دیو جی کا نظر آتا تھا۔ گرو نانک صاحب کا بھائی لہنے کے ساتھ اتنا پیار دیکھ کر ماتا سلکشمی کے من میں یہ آشنکا اتپن ہوئی کہ گرو نانک صاحب گرو گدی شاید بھائی لہنے کو دیوے سو ایک دن اپنے دونوں پتروں کو اپنے ساتھ لاکر گرو نانک صاحب سے کہا "سوامی! آپ دوسروں سے پیار کرتے ہیں پرنتو اپنے پتروں کو تو پوچھتے بھی نہیں ہے۔" گرو نانک صاحب نے کہا، "ہمیں کسی سے بھی بیر وررودھ نہی ہے۔ جو سیوا کریگا سوئی پھل پلیگا۔ دیکھوں میں تمہے پریکشا لیکر دکھاتا ہوں، ۔" گرو نانک صاحب کے ہاتھوں میں جو کٹورا تھا وہ انکے ہاتھوں سے کھسک کر نالی میں جا گرا۔ گرو نانک صاحب نے اپنے پتر شرسچند سے کٹورا نکال کر آنے کے لئے کہا پرنتو اسنے کہا "مجھے اپنے نئے کپڑے خراب کرنے ہے کیا؟ اس پر گرو نانک صاحب نے اپنے دوسرے پتر لکھمیچند سے کہا، جس نے ٹال کر کہا، "بابا! کسی سکھ سے کہہ کر نکلوا لو۔" گرو نانک صاحب نے اب بھائی لہنے کو کہا "تم کٹورا نکال کر لاؤ۔" بھائی لہنا ایک دم نالی میں چلا گیا اور کٹورا نکال کر لایہ۔ گرو نانک صاحب بہت خوش ہوئے اور بھائی لہنے کی چھاتے سے لگاکر کہنے لگے کہ بھائی لہنا! ہم سمجھتے ہے کہ تمہیں ہم سے کچھ لینا ہے۔ تم ہمارے انگ انگ میں سمایے ہوئے ہو اسلیے آج سے ہم تمہارا نام انگد رکھتے ہیں۔ اس پرکار گورونانک صاحب نے بھائی لہنے سے کئی انیہ پریکشائیں بھی لی جن سب میں وہ کھرا ثابت ہوا۔ تھوڑا سمے گزر نے پر گرو نانک صاحب نے ایک بڑی سنگت ایکترت کروائی اور بھائی انگد کو اپنے پاس گدی پر بٹھایا۔ گرو نانک صاحب جی نے ساری سنگت کو فرمایا، "ہمارے بعد شری انگد صاحب کو ہمارا سوروپ سمجھنا اور انکی آگیا میں رہنا۔" بھائی لہنے کا درشٹانت بتاکر مہاراج جی نے سنگت کو کہا کہ سادھ مادھو بالکل بھائی لہنے کی طرح ہماری سنیہہ اور شردھا سے سیوا کر ہمارے من میں سما گیا ہے۔ اس آشیرواد دیتے ہے کہ انکے اور انکے پرمیوں کے بھنڈارے سدا بھرے رہینگے اور کبھی بھی کوئی کمی نہیں آئیگی۔ یہ بھنڈارے سدا چلینگے اور میلے بھرتے رہینگے۔ اس در سے کوئی بھی خالی نہیں جائیگا۔ سب کی جھولیاں بھری رہینگی اور مرادیں پوری ہوتی رہینگی۔ ایک دن نیم انوسار جیسے ستگرو مہاراج جی سوامی جی کے ساتھ پھلیلی والے پارک میں گھومنے گئے تو وہاں سوامی جی سے کہنے لگے،

"بھائی مادھو! سنت کنوررام جی بڑے اچھے سمے پر گیٔے، یہ سمے یہاں رہنے کا نہیں ہے۔ اس پر سوامی جی نے انہیں ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ ستگرو مہاراج جی ایسا مت کہیٔے، آج ہمیں اور پریمیوں کو آپ کا ہی سہارا ہے، پرنتو سوامی جی اب سمجھ گیٔے کہ ستگرو مہاراج جی کے یہ اشارے رہسیمیہ ہے۔ اس دن لوٹنے پر ستسنگ میں سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کے اس رہسیمیہ سنکیت کو دھیان میں رکھ کر پریمیوں کو کہا کہ بڑے بھاگیہ سے ستگرو مہاراج جی کرپا کر ہمارے مدھیہ آئے ہے۔ ہمیں اس سئوسر کا پورا پورا لابھ اٹھانا چاہیئے۔ یہ سمے پھر لوٹ کر نہیں آئیگا۔ ستگرو مہاراج جی کی امرت ورشہ کا پورا پورا لابھ اٹھاؤں، نہی تو پچھتانا پڑے گا۔ اس سمے سوامی جی نے اچت سمے پر سنتوں کی کرپا اشٹی کا لابھ اٹھانے کا ایک سندر درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک راجہ تھا۔ سنسار کے سب کچھ بھوگنے کے پشچات اس کے دل میں ویراگیہ جاگا۔ اسنے سوچا پرماتما کی راہ میں شیش جیون سپھل کرنا چاہیئے۔ پرنتو اسے بچار آیا کہ اس راہ پر چلنے کے لئے کسی پہنچے ہوئے مارگ درشک کی آوشیکتا ہے۔ اس سچے گرو سے گیان پا کر ہی منزل پر پہنچ سکتے ہے۔ اس سمے سنت روداس کا نام پہں:چے ہوئے سنتوں میں گنا جاتا تھا۔ سو ایک دن اوسر پاکر راجہ اکیلے ہی سنت روداس کی کٹیا میں گرو گیان لینے کے لئے پہنچ گیٔے۔ راجہ نے سنت جی کو پرنام کر ونتی کی کہ مہاراج جی! کرپا کر مجھے گیان دیجیے۔ سنت روداس موچی کا کام کرتے تھے۔ سو اس سمے جوتے بھگونے والی کٹھوتی میں سے ڈبے سے پانی نکال رہے تھے۔ سو مستی میں راجہ کو بلاکر کہا کہ یہ لو امرت اور پی جاؤ۔ اتنا کہہ کر وہ ڈبے والی پانی راجہ کو انجلی میں دے دیا۔ راجہ بڑے پیش میں پڑ گیا۔ سوچنے لگا کہ یہ گندا پانی کیسے پیا جائیگا۔ پرنتو سنت جی کو منع کرنے سے ناراض ہو جائیں گے۔ سو انجلی منہ تک لاکر وہ پانی کرتے اور چوڑی باہوں میں بہا دیا۔ محل میں لوٹ کر اپنے دھوبی کو بلاکر کرتے کے داگوں کو ہٹانے کے لئے کہا۔ دھوبی کرتا گھر لے آیا اور اپنی بیٹی کو تاکید کر کہا کہ یہ داغ منہ سے دھیرے دھیرے چوس کر ہٹاؤں۔ لڑکی چھوٹی تھی سو کرتے کو چوستے سمے رس باہر پھیکنے کے بجائے اسے پیتی گئی۔ جیسے جیسے رس پیتی گئی ویسے ویسے اسکی اندر کی آنکھے کھلتی گئی۔ اب یہ لڑکی ردھی سدھی والی ہو گئی۔ گہرے گیان کی باتیں کرنے لگی۔ سارے شہر میں دھیرے دھیرے یہ بات پھیل گیٔے کی دھوبی کی لڑکی بڑی مہاتما ہے۔ راجہ کو اس بات کا پتہ لگ گیا۔ تب ایک دن راتری کے سمے چھپ کر اس لڑکی کے پاس آیا۔ راجہ کو دیکھ کر دھوبی کی لڑکی ایک دم کھڑی ہو گئی اور راجہ کو ادب سے پرنام کیا۔ اس پر راجہ نے اسے کہا کہ تم مجھے راجہ سمجھ کر کیوں پرنام کرتی ہو؟ میں آج راجہ کے روپ میں نہی پرنتو یاچک کے روپ میں کچھ لینے آیا ہوں، ۔ اس پر دھوبی کی بیٹی نے اتر دیا کہ ہے راجن! میں جو تمہارا یہ آدر کر رہی ہوں، وہ تمہارے راجہ ہونے کے کارن نہیں ہے۔ پرنتو آج جو کچھ مان مجھے ملا ہے وہ سب آپکی کرپا کے کارن ملا ہے، اسی کارن آپکے سامنے ادب سے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوں۔ لڑکی نے راجہ کو بتایا کہ وہ انکے کرتے کے داگوں کو جیسے جیسے چوستی گئی، ویسے ویسے اسکے اندر کے پٹ کھلتے گیٔے۔ راجہ اب ساری بات سمجھ گیا کہ یہ ساری کرامت سنت روداس کے دئیے ہوئے امرت کی تھی، جسے خود نے چمڑے کا پانی سمجھ کر ڈھول دیا تھا۔ اب راجہ خود کو دھکارنے لگا۔ اسے بہت پشچاتاپ ہونے لگا کہ میں نے ایسا سنہری اوسر سنتوں کی کرپا کو نہ سمجھنے کے کارن ہاتھوں سے گنوا دیا۔ راجہ اب لوک لاج کی پرواہ نہ کر سیدھا سنت روداس کے پاس گیا اور انہیں ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ مہاراج جی کرپا کر وہی چرن امرت دیجیے جو آپنے مجھے اس دن دیا تھا۔ اس پر سنت روداس نے اتر دیا کہ بھائی! یہ تو سب سمے کی بلہاری ہے۔ تم نے اپنے ہاتھوں سے اوسر گنوا دیا۔ پہلی بار جب آپ میرے پاس آئے تھے تو میں نے آپ کو راجہ سمجھ کر ایسی چیز دینی چاہی جو آپکے پاس ستھائی طور پر رہے، سو ہم نے آپ کو امرت پینے کے لئے دیا۔ وہ امرت سچ کھنڈ میں پرماتما سے آیا ہوا تھا۔ اس سمے ہماری تار سچے مالک سے جڑی ہوئی تھی۔ ہم نے سوچا، ہم تو روز پیتے ہیں، آج آپ کو بھی پلا دیں۔ پرنتو آپ نے اسے چمڑے کا پانی جان کر نفرت سے کرتیں کی باہوں میں گرا دیا۔ اسی امرت کے داگوں کو چوس کر دھوبی کی بیٹی مہاتما بن گئی۔ اب وہ گھڑی تو نکل گئی۔ آپ نام کی کمائی کر منزل پر پہنچ سکتے ہیں۔ سوامی جی نے یہ درشٹانت بتا کر پریمیوں سے کہا کہ ستگرو مہاراج جی بڑے بھاگیہ سے آج ہمارے مدھیہ ہیں۔ انکے کرپا روپی چرن امرت پاکر ہم اپنا جیون سپھل بنا سکتے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی ردھ سدھی کے مالنک ہیں۔ سویں منزل پر پہنچے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی اپنی دیا مایا سے منزل پر پہنچا سکتے ہیں۔ بس کیول ہمارے اندر وشواس کی آوشیکتا ہے۔ ہم انکے دوار پر جھولی پھیلا کر سنیہہ اور شردھا سے بیٹھے رہیں، کہیں دیا کر ہم پر رحم کی نظر ڈالیں۔ یدی یہ اوسر گیا تو پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ پھر اوسر نکل جانے کے بعد راجہ کی طرح پشچاتاپ کرتے رہینگے۔ سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کو ونتی کی کہ ساری سنگت کو آشیرواد دیویں اور سب کو اپنے پوتر کر کملوں دوارہ پرساد بھی دیں۔ پرساد دینے کے پشچات ستگرو مہاراج جی نے پریمیوں کو کہا کہ سدا سادگی سے رہنا چاہیئے۔ ستگرو

مہاراج جی سویں بھی بڑی سادگی سے رہتے تھے۔ وے سدا کھادی کے وستر پہنتے تھے، سونے کے گہنوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے تھے۔ وے پریم پرکاشی سنتوں کو بھی سونے کے گہنوں و ریشمی وستر سے دور رہنے کا اپدیش دیتے تھے۔ ستگرو مہاراجی نے سنگت کو کہا کہ جو ان وچنوں پر عمل کریگا وہ سدا سکھی رہیگا۔ ایک دن ماتا گیانی بائی جو ایک گیانوان اور ہری بھکتن تھی، انکے گھر ستسنگ کا آیوجن تھا۔ پربھی ستگرو مہاراج جی کو لینے کے لیے آئے۔ سبھی سادھ موٹر میں چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ستگرو مہاراج جی نے سنت اودھوداس جی کو آواز دی اس پر سوامی جی نے کہا کہ بھگوان! سنت اودھوداس جی سنان کرنے گئے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی نے کہا کہ چلو اپن سب چلیں۔ سبھی ایک دوسرے کو چھوڑینگے، کوئی بھی سچا سنگی نہیں ہے۔ اتنا کہہ کر ستگرو مہاراج جی ماتا گیانی بائی کے گھر پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر میں سنت اودھوداس بھی آکر سنگت میں شریک ہو گئے۔ ستگرو مہاراج جی نے ستسنگ کے انت میں یہ بھجن کہا۔ بھجن (راگ مارو) دور تمہارا دیش اب تو کرو تیاری۔ ۱۔ دنبھیا اب کھلیا دکانا، سبھ کرموں کا ونج وہاناتیاگے لوبھ لبیس۔ ۲۔ جاگ مسافر بہو تم سوئے، تین اوستھا ویرتھ کھوئی، شوبت بھیسے ہے کیس۔ .3جب سے جگ میں جنم لے آئے، تب سے تم نے بہو دکھ پائے تھیو تاپ کلیش۔ ٤۔۔۔ کہے ٹھیؤں ستگرو پرسادی، پاؤ آتم بھون انادی، جاں میں دکھ نہیں لیس۔ یہ بھجن ارتھ سہت کہہ کر ست نام ساکشی کی دھن لگاکر ستسنگ سماپت کیا۔ ماتا لکشمی اور پاروتی ہاتھ جوڑکر ستگرو مہاراج جی سے کہنے لگی کہ ہے پربھو! کرپا کر چاند کے دن بھی درشن کروانا، جو گیانی بائی کا بارواں ہے۔ تب ستگرو مہاراج جی نے کہا کہ تم کوئی چنتا مت کرو، ایشور سب بھلا کرینگے۔ سادھ آپکے پاس آئینگے۔ اتنا کہہ کر ستگرو مہاراج جی سبھی سنتوں سہت آشرم پر آ گئے۔ ستگرو مہاراج جی نے سنت اودھوداس کو کہا کہ سنت سروانند کو تار کر دو کہ وہ حیدرآباد آوے۔ ان سب سنکیتوں سے سوامی جی کو آبھاس ہو گیا کہ ستگرو مہاراج جی پرم دھام کی تیاری کر رہے ہیں یہ بچار آتے ہی انکے ہردے میں پیڑا ہونے لگی۔ اب سوامی جی سارا سمے ستگرو مہاراج جی کی سیوا میں رہنے لگے۔ دوسرے دن بھائی رامچند سیوہانی نے آشرم پر بھنڈارا کروایا۔ ستگرو مہاراج جی نے سوڈا منگوا کر پی۔ اسکے بعد بھوجن کر وشرام کیا۔ شام کو تھوڑا پھلیلی سے گھوم کر آکر ستسنگ کیا۔ جسمیں کہا:- دہرا اتم جوت پرکاش تے پر کاشت ششی سور کہے ٹیؤں وہ نت جلے گھٹ گھٹ میں بھرپور۔ آتم جوت کے پرکاش سے سارا آنمانڈ پرکاشت ہو رہا ہے۔ آتم جوت کے کارن انتکرن ارتھات من، بدھی چت، اہنکار، پانچ گیان اندریاں، کان، ناک، آنکھیں، رسنا، توچا آدی سارا شریر کاریہ کر رہا ہے۔ سوریہ، چندرما، اگنی و سب آتم جوت کے کارن ہی پرکاشت ہے۔ یہ سمجھانے کے لئے درشٹانت دیا۔ درشٹانت:- ایک جگیاسو ایک مہاتما کے پاس یہ شنکا لے آئے کہ آتم جوت کہاں پر جلتی ہے، جو سبھی جوتیوں کو پرکاش دیتی ہے۔ مہاتما نے مسکرا کر جگیاسو سے کہا کہ بازار میں جاکر کمہار سے ایک کچا گھڑا لے آؤ۔ جگیاسو گھڑا لیکر آیا۔ مہاتما نے گھڑے میں پانچ روپیہ جتنے سرائیکھ کیے اور ایک دیپک چلا کر گھڑا اسکے اوپر رکھا۔ سراکھوں سے جہاں جہاں پر پرکاش پڑ رہا تھا وہاں مہاتما نے باجا، کپڑا، رنگین چدر، مٹھائی اور گلاب کے پھول رکھے اور باہر کمرے سے بالکل اندھیرا کر لیا۔ مہاتما نے جگیاسو سے پوچھا یہ پرکاش جو گھڑے کے اندر اور باہر پدارتھوں پر پڑ رہا ہے، وہ کس کا ہے؟ مٹکے کا یا باہری پدارتھوں کا ہے۔ جگیاسو نے کہا کہ پربھو یہ پرکاش تو دیپک کا ہے۔ مہاتما نے کہا اسی پرکار جوت انت:کرن روپی دیپک سے دیہہ روپی گھڑی میں اکھنڈ پرکاش کر رہی ہے۔ پانچ گیان اندریاں اور پانچ وشیوں، شبد، سپرش روپ، رس و گندھ تتھا سارا سنسار اس جوت کے کارن پرکاشت ہو رہا ہے۔ یہ اکھنڈ جوتی سپنے اور جاگرت سرشٹیٔ کو پرکاشت کر رہی ہے۔ وہ آتم جوت سبھی جیووں کے ہردے روپی مندر میں آٹھوں پہر جل رہی ہے۔ ستگرو سے یکتی لیکر اس جوتی کا پہچاننا چاہیئے۔ وہ چیتن جوتی اس جیو کا ہی سوروپ ہے۔ درشٹانت کے پشچات یہ بھجن کہا:- بھجن (راگ پہاڑی) ساری سرجن ہار، سائی ذات آساں جی۔ ۱۔۔۔ پنجئی تتنی جو بجرو آہے، تہس میں آتم سار، سائی جات اسانجی۔ ۲۔ اٹھئی پہر اندر میں جوئی، اکھنڈ گیان اپار، سائی بات اسانجی۔ .3استی بھتی پریہ جو سوروپا، انبھو سکھ اصرار، سائی شانت اسانجی۔ ٤۔۔۔ کہتا ٹیؤں لوک ٹھہنیں میں، چیتن جو چمکار، سائی کرانت اسانجی۔ ات: میں ستگرو مہارا جی نے ست نام ساکشی کی دھنی لگا کر ستسنگ سماپت کر پلو ڈالا۔ پللو آشوندی گرو تو دری آئی تم بن ٹھور نہ کائی۔ تونہر داتا توں ہر ماتا میری آش پجائی ۔۔ پائی پلو پیرے پیادی، آیس ہیت منجھائی۔ تن من دھن ارداس کرے میں، مانگت نام سنیہی۔ نام تمہارا صابن کرساں، دھوئساں پاپ سجیئی۔ کہے ٹیؤں گرو لوک تین میں، آوا گمن مٹائی۔ ساری سنگت خوش ہوکر پرساد لیکر اپنے گھر گئی۔ ستگرو مہاراج جی نے اپنی کٹیا میں آکر سبھی سنتوں کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم نے اب امر لوک جانے کی تیاری کر لی ہے۔ ہماری کٹیا کا دروازہ بند کر ایک سادھ کو بٹھا دو۔ کسی کو بھی ہمارے پاس اندر آنے مت دینا۔ صبح چار بجے کٹیا کا دروازہ کھولنا۔ ستگرو مہاراج جی کے یہ وچن سن کر سوامی جی اور

انیہ سادھو گھبرا گئے۔ سب کے آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ ہاتھ جوڑ کر ستگرو مہارا جی سے ونتی کر کہنے لگے کہ ہے برلوکی ناتھ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہے بھگوان! آپکے رہنے کی بہت آوشیکتا ہے۔ ہم بچوں کو کیسے چھوڑ جاو گے، یا ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ یہ کہہ کر سوامی جی اور انیہ سنت جن بہت رونے لگے۔ ستگرو مہاراج جی نے سب سے کہا کہ بابا! آپ گھبراؤ مت۔ ہم سدا آپکے ساتھ ہیں، اور جیسے ہم نے آگیا کی ہے ویسے ہی کرو۔ آخر سب سنت باہر آ گئے اور باہر ایک سادھو کو بٹھا دیا اور کٹیا کا دروازہ بند کر دیا۔ اس رات سوامی جی کو بالکل نیند نہی آئی۔ سوچنے لگے کہ دل میں ابھلاشا تھی کہ ستگرو مہاراج جی کو یہاں رکھ کر خوب سیوا کرونگا اور انکے چرنوں کا واس ملیگا۔ پرنتو یہ کیا ہو گیا۔ ستگرو مہاراج جی نے ہم سے بچھڑ کر امرلوک کی تیاری کر لی۔ صبح پرات: چار بجے سب سادھو دوار کھول کر دیکھتے ہے کہ ستگرو مہاراج جی تو چر سمادھی میں ستھر ہو گئے ہیں۔ سبھی سنت چپ چاپ بیٹھ گئے۔ گھنٹے بھر بعد سب نے بچار کیا کہ ستگرو مہاراج جی کو سمادھی سے جگائیں تو اچھا۔ یہ بچار کر اندر آکر ستگرو مہاراج جی کو دھیرے دھیرے آواز دی، ہے بھگوان! ہے گووند! ہے نارائن! پرنتو ستگرو مہاراج جی نے آواز نہیں دی اور سمادھی نہیں کھلی۔ آخر سنتوں نے ہاتھ لگاکر دیکھا تو ناڑی نہیں چل رہی تھی کنتو شریر گرم تھا۔ اسی سمے ڈاکٹر منگھمل و آسودارام کو بلایا جنہوں نے جانچ کر کہا کہ ستگرو مہاراج جی کی ورتی برہملین ہو گئی ہے۔ اندر پران گپت روپ سے چل رہے ہیں۔ جیسے یوگی جن پران دسویں دوار میں چڑھا لیتے ہیں ویسے ہی ستگرو مہاراج کے پران چل رہے ہیں۔ ہم نے بہت سنت مہاتماؤں کی انتم گھڑی دیکھی ہے پرنتو ایسا برہم آکار ورتی کسی بھی مہاتما کی نہیں دیکھی ہے۔ دونوں ڈاکٹروں نے کہا کہ ستگرو مہاراج جی کا شریر نہیں رہیگا۔ تب سوامی جی، دوسرے سنت، گرہستھ پروش استری گھبرا کر خوب رونے لگے۔ سوامی جی اس سمے ستگرو مہاراج جی کو دان پنیہ کروانے تر گے۔ اس سمے اچانک ستگرو مہاراج کی آنکھیں کھلی اور بجلی کے سمان پرکاش چمک کر آنکھوں سے باہر نکل کر آکاش منڈل میں لین ہو گیا۔ یہ دیکھ کر سبھی سنت اور پریمی آشچریہ چکت ہو گئے۔ ستگرو مہاراج جی کو سنان کرواکر ایک سندر سجی ہوئی ڈولی میں بٹھاکر پدم آسنن لگانے کے لئے جیسے ایک پاؤں میں ہاتھ ڈالا تو دوسرا پاؤں اپنے آپ چڑھ گیا اور پدم آسنہ لگ گیا۔ سبھی سنت اور پریم ستگرو مہاراج جی کی یہ شکتی دیکھ کر تاجب میں پڑ گئے۔ اسکے بعد سوامی جی نے سبھی پریمیوں کو تار بھیجے۔ سارے شہر میں ستگرو جی کے امرلوک پدھارنے کی خبر بجلی کے سمان پھیل گئی۔ ہزاروں پریمی آکر اکٹھے ہوئے۔ کچھ لوگ ساکشی شووہم کی دھنی لگا رہے تھے۔ کچھ گیتا کا پاٹھ کر رہے تھے۔ کچھ لوگ رو رہے تھے تو کچھ ہا ہا کار کر ٹھنڈی آہیے بھر رہے تھے، کچھ لوگ ولاپ کر ستگرو مہاراج کو پکار رہے تھے۔ جس روز ستگرو مہاراج جی جیوتی جوت سمایے وہ دن شنیوار کا دنانک چار، مہینہ پروشوتم، پہلا جلیشٹھ، سنوت 4999 تھا۔ بارہ بجے سبھی سنتوں نے بچار کیا کہ ستگرو مہاراج جی کو ٹنڈے آدم امرا پر دربار پر لے جانا چاہیئے۔ اسلیے ایک موٹر کار لیکر اس میں ستگرو مہاراج جی کو بٹھایا ساتھ میں سوامی جی اور دو انیہ سنت بھی بیٹھے۔ سبھی حیدرآباد نواسی پریمی ننگے پاؤں ہزاروں کی سنکھیا میں ستگرو مہاراج جی کے پیچھے بھاری من سے چلنے لگے۔ شہر کے باہر پھلیلی کے پل پر سبھی نمسکار کر ستگرو مہاراج جی کی جے جے کار بول کر روتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ موٹر آگے کی یاترا کے ترپے روانی ہو گئی۔ راستیں میں ہٹڑی، ٹنڈو، سیکھاٹ مہرہ اور ادیریلال ہوتی ہوئی ٹنڈے آدم آ گئی۔ ہرایک گاؤں کے لوگ ستگرو مہاراج جی کا درشن کر بہت روئے، پرساد اور پکھر رکھ کر نمسکار کر ٹھنڈی آہیں بھر کر ولاپ کرنے لگے اور ستگرو مہاراج جی کے گن گانے لگے۔ ٹنڈے آدم میں ہزاروں پریمی، استری پروش روتے ہوئے ولاپ کرتے ہوئے ستگرو مہاراج جی کو پکارنے لگے۔ دربار کی گائیں بھی آنکھوں میں آنسو بھر رونے لگی۔ کھانا پینا چھوڑ دیا۔ باغیچے کے پیڑ بھی مینجھا گئے۔ ایک وید مشک کا پیڑ جو ستگرو مہاراج جی نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا، بنا کسی ہوا کے جھونکے جڑ سمیت اپنے آپ اکھڑ کر گر گیا۔ جس گائے کا ستگرو مہاراج جی دودھ پیتے تھے وہ بھی ستگرو مہاراج جی کے ویوگ میں پرلوک پدھار گئی۔ حیدرآباد کے پریمی اور سندھ پنجاب و سارے ہندوستان کے پریمی شوق سماچار سن کر ٹنڈے آدم دربار پر آئے۔ ساری رات سوہنم کی دھنی اور ستسنگ چلتا رہا۔ شہر میں ہڑتال کر دی گئی۔ سادھو برہمان، گرہستھی استری پروش بہت سنکھیا میں آئے۔ دوسرے دن سنتوں نے ستگرو مہاراج جی کی ڈولی لیکر شوق یاترا نکالی، جس میں سبھی شہروں کی منڈلیاں مارو سنگیت گاجی ہوئی چلتی رہیں۔ سبھی پریمی ننگے پاؤں و ننگے سر روتے ہوئے جلوس میں چلے۔ سارے شہر میں شوق کی لہر چھائی ہوئی تھی۔ سوامی جی سارا سمے ستگرو مہاراج جی کی ڈولی کے ساتھ انمنے سے شوکاکل بھاری من سے دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔ جلوس کے ساتھ چلنے والے سبھی پریمیوں کے مکھ سے یہی آواز نکل رہی تھی کہ ہے بھگوان! ہے ستگرو مہاراج جی! آپ دھنیہ ہیں جو آپ ہم پاپی جیووں کے ادھار ہیتو اوتار لیکر آئے۔ تھوڑے سمے میں بالو پر مندر بناکر آنند منایا۔ پرنتو اگیان وش ہم آپ سے کچھ

بھی پراپت نہیں کر سکے۔ اس پرکار سبھی نے ستگرو مہاراج جی کے گنگان کر انکی جے جے کار کی۔ ستگرو مہاراج جی کے پرلوک پدھارنے کا سن کر ہندو چاہے مسلمان اور سبھی جاتیوں کے لوگ ہاہا کار کر رو رہے تھے۔ اس سمے کسی کو بھی اپنے شریر کی سدھ بدھ نہیں تھی۔ یہ درشیہ کہا نہیں جا سکتا ہے کہ کیا تھا۔ جلوس سارے شہر مے گھوم کر دربار پر آیا۔ سوامی سروانند جی تار ملتے ہی رشی کیش سے روانا ہو گئے۔ ہزاروں پریمی ستگرو مہاراج جی کے ویوگ میں رو رہے تھے۔ سوامی سروانند جی، سوامی جی اور انیہ سنت گیانوان ہوتے ہوئے بھی ہو رہے تھے۔ ستگرو مہاراج جی کو یاد کر سب رونے لگے۔ کوئی پاٹھ کر رہے تھے، کوئی شووہم کی دھنی لگا رہے تھے۔ کوئی سر جھکاکر بیٹھے تھے۔ گھنٹے بھر بعد سبھی سنت ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے بھگوان! ہے ترلجوکی ناتھ! ہے نارائن! ہے سچانند! ہے پرپورن پرماتما! بے سہوں کے سہارے! ہم نے بہت اوازائیں کی ہے وے سب ہمیں معاف کرنا۔ سچی سمتی دینا اور آشیرواد دینا کہ آپ کا پریم پرکاش منڈل سدا بڑھتا رہے۔ سبھی کا آپس میں پریم رہے، کوئی بھی سادھو مہمان و مسافر آپکے دوارہ پر آکر کبھی خالی نہی جائے، سبھی کو من چاہا دان دیتے رہیں۔ اس سمے اچانک پھر ستگرو مہاراج جی کے نیتر کھلے بجلی کے سمان پرکاش ہوا جو سنتوں اور پریمیوں نے دیکھا۔ پھر نیتر بند ہو گئے۔ اسکے بعد اگنی سنسکار کیا گیا۔ ساری سنگت ستگرو مہاراج جی کی جے جے کار منانے لگی۔ اس پرکار ستگرو مہاراج جی کا الوکک پرلوک پدھارپن ہوا۔ ستگرو ماراج جی نے اپنی ایسی لیلا رچائی جو جس دن، جس تاریخ، جس تتھی چھٹھ پر دنیاں میں سنسار کے ادھار ہیتو آئے تھے، اسی تاریخ وحی شنیوار کا دوس اور اسی تتھی چھٹھ پر پرلوک پدھارے۔ اسکے بعد بارہ دن ستسنگ اور بھنڈارا چلتا رہا۔ باہر کے سنت مہاتما و پریمی بڑی سنکھیا میں آئے ہوئے تھے۔ شریمد بھگود گیتا، شریمد بھاگوت، مہا پران، غرور پران، یوگ وششٹھ نروان پرکرن کے پاٹھ رکھے گئے۔ ستگرو مہاراج جی کی کرپا سے سبھی سنت سیوادھاری سیوا کرنے لگے۔ سنت مہاتما ستسنگ سے ستگرو مہاراج جی کے جیون، مہمہ، کیرتی اور گن گانے لگے۔ بارہ ہی دن اکھنڑ ستسنگ چلتا رہا۔ بارہویں دن سبھی شاستروں کا بھوگ ڈالا گیا۔ ستگرو مہاراج جی کے مہمہ کے بھجن بنا کر سبھی سنتوں دوارہ گالیے گئے۔ ستگرو مہاراج جی کے پرلوک پدھارنے کے بعد منڈل کے کاریہ سنچالن ہیتو سنتوں نے ایک سبھا بلائی۔ اس سبھا میں سبھی سنتوں نے کاریہ کو سچارو روپ سے چلانے کے لئے اپنی اپنی رائے دی۔ سوامی جی نے اس سبھا میں سبھی سنتوں سے ونتی کر کہا کہ ہم سب ستگرو مہاراج جی کے کٹمب کے سدسیہ ہیں۔ ہم سب پر انکی اثیم کرپا ہے۔ ہم سب کو ملکر ستگرو مہاراج جی کے نام کو ستھائی روپ میں قائم کرنا ہے، اور پریم کا پرکاش پھیلانا ہے۔ یہ تبھی سمبھو ہوگا جب سبھی سنت میں ایک دوسرے کے لئے پریم، آدر اور وشواس ہوگا۔ ستگرو مہاراج دوارہ چلائے گئے اس مہایگی کو جاری رکھنے کے لئے ہم سب کو من میلی بن کر رہنا ہوگا۔ ایک دوسرے کا خوب سمان کرنا پڑے گا، تبھی یہ یگی سپھل ہو سکے گا۔ ہر ایک کاریہ کرنے کا، سیوا کرنے کا طریقہ الگ الگ ہو سکتا ہے پرنتو ہم سب کا ایک ہی ادیشیہ ہے، ستگرو مہاراج جی کے شکشاؤں کا پرچار کر انکا نام امر کرنا۔ سبھی سنتوں سے ونتی کی کہ تبھی سنت جن ایک دوسرے کو خوب سمان دیوے۔ دوسرے کو مان دینے سے ہمارا مان بڑھیگا۔ سوامی جی سدا سبھی سنتوں کا خوب سمان کرتے تھے اور اپنے پریمیوں سے کہتے تھے کہ سبھی سنتوں کا آدر کرو، جھک کر ان سے آشیرواد لو۔ ستگرو مہاراج جی کے امر لوک پدھارنے کے پشچات منڈل کے کاریہ کو چلانے کے لئے سبھی سنت نے ملر کر سوامی سروانند مہاراج جی کو اپنا ادھیکش بنایا۔ اس سمے سبھی پریمیوں نے، سنت مہاتماؤں نے اور ٹنڈے آدم کی پنچائت نے بڑے پریم سے پگھریں و بھینٹ چڑھائی۔ اسکے بعد بھنڈارا شروع ہوا۔ سرو پرتھم براہمنوں اور سنتوں نے بھوجن کیا، اسکے پشچات سادھو براہمنوں کو گالیے، وستر بھینٹ و من چاہا دان دیا گیا۔ اسکے بعد آم بھنڈارا شروع ہوا۔ سارے شہر اور آس پاس میں لڈو، بانٹے گئے۔ ساری سندھ، پنجاب اور ہندوستان کے انیہ شہروں میں پریمیوں کے پاس کھوکھے بھر بھر کر لڈو، بھیجے گئے۔ بھنڈارے میں اتنی تو برکت پڑی کہ پشو پکشی اور انیہ جیووں کو بھرپیٹ کھلایا گیا، پھر بھی پرساد بچا رہا۔ انت میں سوامی سروانند مہاراج جی نے باروین کی سماپتی کا پلو ڈالا۔ سبھی سنت مہاتما وہاں اپستھت تھے۔ ستگرو مہاراج جی کی یاد میں سبھی کے نیتر جل سے تر ہو گئے۔ اسکے بعد سادھو سنت اور ست سنگی پریمی سبھی آگیا لیکر اپنے اپنے گاؤں چلنے گئے۔ انت میں سوامی جی سوامی سروانند جی سے آگیا لینے گئے۔ اس سمے انہیں ونتی کر کہا کہ ستگرو مہاراج جی کے امرلوک پدھارنے کے پشچات ہمیں آپ کا ہی سہارا ہے۔ ہم آپ کے اندر اسی ستگرو مہاراج جی کی جوت کے درشن کرتے ہے۔ اب آپ گرو گدی کے مالک ہے۔ اسلیے ہم آپ کا ویسا ہی آدر کرتے ہے جیسے ہم ستگرو مہاراج کا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں ستگرو مہاراج جی کی طرح ہی سنبھالتے رہینگے۔ جیسے ستگرو مہاراج سمے سمے پر آکر ہمیں حیدرآباد والی دربار پر سنبھالتے تھے ویسے ہی آپ بھی اپنے پوتر چرنوں دوارہ آشرم کو پوتر کرتے رہیں۔ سوامی جی نے انہیں یہ ونتی کی کہ

جیسے کہ ستگرو مہاراج جی ہماری دربار پر ہی جیوتی جوت سمایے اسلیے ہر ورش ستگرو مہاراج جی ورسی وہیں پر منانے کی ازاجت بھی دیجیے۔ ار ورش ورسی پر میلہ وہیں لگایا جائے، جہاں منڈل کے سبھی سنت پدھارینگے اور منڈلاچاریہ اس میلے کی ادھیکشتا کرینگے اور سب دن وہاں رہ کر میلے کا سنچالن سویں کرینگے۔ سوامی سروانند جی نے سوامی جی کی اس اونچی بھاونا کو خوب سراہا، انہیں پیار سے گلے لگاکر وچن دیا کہ وے انکے دربار پر نعم سے آتے رہینگے اور ورسی کا میلہ سویں آکر منائینگے۔ سنتوں سے آگیا لیکر سوامی جی بھاری من سے اپنے آشرم پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر انہیں ستگرو مہاراج جی کے بنا ہر وستو سونی لگنے لگی۔ کتنی شردھا اور سنیہہ سے ستگرو مہاراج جی کے لئے کٹیا بنوائی۔ دل میں ابھلاشا تھی کہ ستگرو مہاراج جی کی سیوا کر جیون سپھل بنائینگے۔ پرنتو بندے کے من ایک تو بھگوان کے من میں دوسری۔ سوامی جی کو ستگرو مہاراج جی کے وره کا بہت دو:کھ تھا۔ ستگرو مہاراج جی کو انہوں نے سب کچھ ارپن کر دیا تھا۔ ستگرو مہاراج جی انکے لئے بھگوان تھے، سب کچھ تھے۔ پرنتو خود بڑے گہرے گیانی تھے سو بچار کرنے لگے-: چلنا ہے سب کو نعم انوسار، رام گئے کرشن گئے چھوڑ یہ سنسار۔ سوامی جی کے پدھارنے کا سن کر سبھی پریمی ان سے ملنے آئے۔ سوامی جی نے نعم انوسار سلہنکال ستسنگ کیا۔ اسمے ستگرو مہاراج جی کی مہمہ پریمیوں کو بتا کر ستگرو مہاراج جی کی یاد میں بھجن کہا۔ بھجن (راگ بھیروی) سنت سیانو تونھئے سننت سیانوں، سوامی ٹیؤنرام توں ہئیں سنت سیانو ا۔ گنوانو سچو گیانی، غم ٹار توں ہئیں برہ سندرے باگ جو گلزار توں ہوئے کندو بھگتی بھاؤ جو پرچار توں ہوئے شانت روپ سبھ کھے ہوئے سائیں سیبانو سنت سیانو توں ہوئے سنت سیانو، ۲۔ ملکنی میں وجی تو کیو پرچار پریم جو، سجھکھے دنوں تو ای سچار پریم جو کھلیلو رکھیوں خاص تو بھنڈار پریم جو، ون ڈے دنوں سجھکھے سچے نام جو نانو سنت سیانو توں ہوئے سنت سیانو۔ ۳ اجڑیل بیابان جے آباد تو کیا ننڈھا ودا شہر سجھیئی شاد تو کیا بچھڑیا جنمنی جا کیئی یاد تو کیا ستسنگ جو داتا لاتئی دیبانو، سنت سیانوں توں ہوئے سنت سیانو۔ ٤۔ جن کھے نہ آیو اکھرو، تنی کھے گیان تو دنوں، جن جا ملین ہردا تنی دھیان تو دنوں جنی کھے نہ پچھے جگ میں، تنی مانو تو دنو کہڑی تنہنجی مہمہ گایے مادھو نمانو سنت سیانو توں ہوئے سنت سیانو۔ ارتھ: ستگرو مہاراج جی کی مہمہ گاتے ہوئے سوامی جی کہتے ہیں کہ ہے ستگرو مہاراج آپ بہت پہنچے ہوئے سنت تھے۔ آپ گنوان، سچے گیانی، دوسرے کے دو:کھ کو دور کرنے والے تھے۔ اس دو:کھ سے بھرے سنسار روپی باغیچے کے آپ سندر پھول کے سمان تھے۔ آپ بھگتی بھاؤ کا پرچار کرتے تھے۔ آپ شانت روپ تھے اسلیے سب کو بھاتے تھے۔ دیش ودیش میں جاکر آپنے پریم کا پرچار کیا۔ آپنے سب کو پریم کا سہارا دیا۔ آپنے پریم کا خاص بھنڈارا کھول دیا۔ آپنے سب کو نام روپی دھن بانٹ کر دیا۔ اجڑے ہوئے ریگستان کو آپنے آکر آباد کیا۔ چھوٹے بڑے شہروں میں آپنے خوشی کا پرواہ بہا دیا۔ جو کئی جنموں سے بچھڑے ہوئے تھے انکو آپنے یاد کیا۔ آپ نے ہر جگہ ستسنگ کا دیبان جگا دیا۔ جنکو ایک اکشر بھی نہی آتا تھا انکو آپنے گیان کے انڈارا بھر کر دیئے۔ جس کا ہردے ملین تھا انکو نام کا دھیان دیکر عبار لیا۔ جن کو جگ کے لوگ پوچھتے بھی نہیں تھے انکو آپنے خوب مان دیا۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ ستگرو مہاراج جی میں ونیت آپ کی مہمہ کتنی گاکر کتنی گاؤں۔ آپ تو بہت پہنچے ہوئے سنت تھے۔ ستسنگ کے پشچات ایکانت میں بیٹھنے پر انہیں ستگرومہاراج جی کی یاد خوب ستانے لگی۔ اپنے من کا سمجھانے لگے کہ ستگرو مہاراج جی تو امر ہے۔ انکی جوت تو ہر ستھان پر پرکاشت ہے۔ انکی مدھروانی اور امرت وچن تو سدا امر ہے۔ انکا سوروپ تو میرے روم روم میں سمایا ہوا ہے۔ انکی یاد تو آٹھوں پہر میرے اندر میں ہے۔ ستگرو مہاراج جی میرے سے جدا ہو نہی سکتے ہیں۔ ستگرو مہاراج جی کے لئے جو کٹیا بنوائی تھی وہاں آسننہ لگا کر انکی مورتی کی ستھاپنا کی۔ پرتی دن پرات: کال و سلہنکال مورتی کے سامنے بیٹھ کر بنا پلک جھپکے مورتی کی اور دیکھتے رہتے تھے۔ جب ستگرو مہاراج جی کی صورت انکی آتما میں سما جاتی تھی تب آنکھیں بند کر وہ صورت شو نیتر میں دیکھتے رہتے تھے۔ اور من میں ستگرو مہاراج جی کا سمرن کرتے رہتے تھے۔ اس پرکار گھنٹوں دھیان میں بیٹھے رہتے تھے۔ دھیان میں بیٹھے بیٹھے پہلے انکے پاؤں سنن ہوتے تھے پھر گھٹنوں تک اسکے بعد قمر تک اور دھیرے دھیرے سارا شریر سوننہ ہو جاتا تھا۔ اس سمادھی کی اوستھا میں انہیں اپار آنند ملتا تھا۔ اندر میں ستگرو مہاراج جی کا ساکشات درشن ہوتا تھا۔ اس پرکار ستگرو مہاراج جی کا دھیان کرتے کرتے وره کا درد کچھ کم ہونے لگا۔ اور اسکے ستھان پر سنتوش اور شکر پیدا ہوا۔ پرنتو ستگرو مہاراج جی کی یاد تو انہیں پل پلش ستانے لگی، انکی یاد میں بھجن گاکر اپنے من کو شانتی دیتے تھے۔ بھجن (راگ پہاڑی) پونی یاد پلی، پریتم پیارا، کدہں کین وسرنی سجن سے سچارا۔ ا۔ جدہنکھاں جدائی کئی آہے جوجینی تدہں خاں اکھینی ماں وہنی نیر نعرہ ۲۔ . مٹھی بیو نہ مونکھے پری رے لگے تھو، ملنی شال موساں، جیء جا جیارا۔ ...3دُٹھمی جاچے جگ میں، سندنی مٹن کوئی، دیئی پریم ویا جے کھسے سگرال سارا۔ ٤--- کھے ٹیڈں کہڑیوں، کیاں تنی جونگالھیاں گننی گیان بھگتی، جا سے بھنڈارا۔ ارتھ:- اس بھجن میں

سوامی جی کہتے ہے مجھے میرے پیارے پریتم کے سوائے اور کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ وے میرے جیون کے سہارے آکر میرے سے ملے تو مجھے شانتی ملے۔ میں نے سارے جگ کو اچھی طرح جانچ کر دیکھا ہے، پرنتو انکے برابر مجھے اور کوئی نہیں ملا۔ وے مجھے پریم دیکر اور سب بچار لے گئے ہیں۔ سوامی جی کہتے ہیں میں انکی کون کون سی باتیں کروں۔ وے تو گنوں، گیان اور بھکتی کے بھنڈار تھے۔ اس پرکار صبح شام ستگرو مہاراج جی کی آرتی اور پوجا ہونے لگی۔ سبھی پریمی آکر شردھا سے ستگرو مہاراج جی کی مورتی پر سر جھکاتے تھے۔ سوامی جی نعم سے ستسنگ کرتے تھے اور باہر سے جو سنت آتے تھے انمیں بھی ستگرو مہاراج جی کا روپ جان کر انکی خوب سیوا کرتے تھے اور انہیں بھی ستسنگ کرنے کے لئے ونتی کرتے تھے۔ آشرم میں آٹھوں پہر آنند ترگا رہتا تھا۔ آئے گئے کا خوب آدر ہوتا تھا۔ پریمیوں کو سنیہہ سے پرساد دیتے تھے۔ سوامی جی تو تھے ہی داتا سو دیکر خوب خوش ہوتے تھے۔ انکے پاس پریمیوں کی خوب بھیڑ لگی رہتی تھی۔ ہر روز ستسنگ کرنے کے اترکت ہر مہنے شری ستیہ نارائن کی کتھا بڑے سنیہہ اور شردھا سے کرتے تھے۔ اس دن کتھا کے ساتھ ہون بھی کرتے تھے۔ کتھا سماپت کر، سبھی کو پرساد دیکر بھنڈارا کرواتے تھے۔ اس دن آشرم میں میلہ لگا رہتا تھا۔ سوامی جی سویں کتھا کرتے تھے۔ کتھا کے ساتھ پریمیوں کو شری ستیہ نارائن کے ورت کا مہاتم بھی بتاتے تھے۔ کہتے تھے کہ شری ستیہ نارائن سوامی کا مہاتم سبھی برتوں میں اتم ہے۔ شری ستیہ نارائن سوامی کا ورت رکھنے سے اس سنسار میں سکھی رہ کر، انت میں موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ موکش کے سادھن ہے کرم، اپاسنا اور گیان۔ شری ستیانارین سوامی کے بھوگ کا پرساد تیار کرنا، شری ستیہ نارائن سوامی کی آرتی تیار کرنا، ان سب کو کرم کہتے ہیں۔ شری ستیہ نارائن سوامی کی مورتی کو سنان کروانا، وستر پہنانا، تلک لگانا، ایکاگر چت سے ہاتھ جوڑکر پرارتھنا کرنے کو اپسنا کہتے ہیں۔ ستیہ برہم اس نارائن کو اپنے میں جاننا اور بدھی روپی مندر میں ساکشات روپ دیکھنے کو گیان کہتے ہیں۔ اسلیے شری ستیہ نارائن سوامی کے ورت رکھنے سے کرم، اپاسنا اور گیان دوارہ مل وکشیپ کے آورنوں کے پردے سہج ہی دور ہو جاتا ہے اور آتما کا ساکشات درشن ہوتا ہے۔ یہ منشیہ سنسار میں جیون مکت ہوکر انت میں موکش پد کو پراپت کرتا ہے۔

شری ستیہ نارائن سوامی کا مہاتم سنا کر شری ستیہ نارائن سوامی کی پرارتھنا کہتے تھے یہ پرارتھنا سوامی جی نے سویں بنائی تھی جو اس پرکار ہی شری ستیہ نارائن سوامی کی پرارتھنا سچا ستیہ نارائن سوامی تنھجا گن گیت گا یوں تھا، جھکائے سیس نورت ساں اگیاں تنھجے نما یوں تھا۔ ۱۔ کیا آہنی پاپ جے پربھو اساں پنھنجی ہیاتیء میں، تنھجے ای نام ساں سوامی کیل پاپ مٹایوں تھا۔ ۲۔ وجائی امری آ ساری، بہاری ہیء برائی میں، بدھی باہوں پربھو توکھا بدیوں سوامی بکھشایوں تھا۔ .3رہی اگیان جے اندھ میں، کیو نا کمو نیکیء جو، تنھجے ای گیان ساں سوامی، اودیا اوندہی ہٹایوں تھا۔ ٤--- رہے مادھو اسانتے شتر، سدا آسیس ہے سوامی، تنھجی پوجا کرے پٹنیپلی آتم آنند پایوں تھا۔

ارتھ: شری ستیہ نارائن سوامی کی مہمہ میں سوامی جی نے کہا ہے کہ ہے سچے ستیہ نارائن بھگوان ہم آپکے گنوں کے گیت گاتے ہے اور ونمرتا اور آدر سے آپکے سامنے اپنا سیس جھکاتے ہیں۔ ہے پربھو ہم نے اس جیون میں جو پاپ کیے ہیں وے سب آپ کا نام لیکر مٹاتے ہیں۔ ہے بہاری! ہم نے اپنی ساری عمر برائیوں میں بتائی ہے۔ اب ہم آپکے سامنے ہاتھ جوڑکر ان سب برائیوں کے لئے شما یاچنا کرتے ہیں۔ اگیان کے اندھکار میں رہ کر ہم نے کوئی بھی نیکی کا کام نہیں کیا ہے۔ ہے سوامی! آپکے ہی گیان سے اودیا روپی اندھکار ہٹاتے ہیں۔ سوامی جی کہتے ہے کہ ہے شری ستیہ نارائن سوامی آپ کی ہم پر سدا آشیرواد رہے۔ آپکی پوجا پر ہم پل پل آتم آنند پاتے ہے۔ سوامی جی کی دھارمک گرنتھوں کے ادھیئن میں گہری روچی تھی۔ انکا نعم سے پاٹھ کرتے تھے۔ ان گرنتھوں میں سے شریمد گیتا میں انکی اپار شردھا تھی۔ پرتیدن پرات: کال شریمد گیتا کے ایک ادھیائے کا پاٹھ اوشیہ کرتے تھے۔ جب اٹھارہ ادھیائے پورن ہوتے تھے تب ودھی پوروک بھوگ ڈال کر، پھر نئے سرے سے پہلے ادھیائے کا پاٹھ آرمبھ کرتے تھے۔ شریمد گیتا پر وِدوانوں دوارہ لکھی ٹیکا کا بھی گہرا ادھیئن کرتے تھے۔ سوامی جی شریمد گیتا کا پاٹھ کرنے کے لئے پریمیوں کو پریرت کرتے تھے۔ انکو گیتا کے مہتو کے بارے میں سمجھاتے ہوئے کہتے تھے کہ گیتا کا گیان گہرے سمندر کے سمان ہے اس میں گیان کا اننت بھنڈار ہے، اننت بھاووں اور دھن کا خزانا ہے۔ جس پرکار غوطہ کھور سمندر میں گہری ڈبکی لگاکر موتی پراپت کرتا ہے، اسی پرکار سادھک پروش گیتا میں جیسے جیسے گہرا جائیگا ویسے ویسے انیک رتن روپی بھاووں کو پراپت کریگا۔ شریمد گیتا سچا آتمک مارگ درشک، روحانی رہبر، گرو اور ماتا کے سمان ہے۔ اسکے گیان پر بار بار بچار کرنے سے روم رام میں سما جاتا ہے۔ کیسی بھی سنکٹ کی گھڑی میں شریمد گیتا کا سہارا لینے سے من کو شانتی ملتی ہے۔ گیتا کا پاٹھ کرتے سمے ہم شری کرشن بھگوان کو براج مان جان کر انکی شرن لینے تو کیسی بھی من کی الجھن پل بھر میں دور ہو جائیگی۔ گیتا کا ابھیاس منشیہ کی شردھا اور ساودھانی بڑھانے والا اور

شانتمیہ پد، پرم دھام کو پراپت کروانے والا ہے۔ شریمد گیتا میں کرم کرنے کی اتنی تو مہمہ ہے جو گیانی پروش کو وشیش آدیش دیا گیا ہے کہ وہ شاسترانسار کرم پھل چاہنے والے اگیانی پرشوں کی بدھی میں بھی کبھی کرموں میں اشردھا اتپن نہ کریں پرنتو سویں بھی شاسترانسار سب کاریہ اچھی طرح کرتے انہیں سے بھی ایسے کروائیں۔ نشکام کرم کرنے والا یوگی تو جنم مرن سے رہت ہوکر برہم سوروپ کو پراپت ہوتا ہے۔ شریمد گیتا پرم مکتی کا سادھن سکھاتی ہے۔ شری کرشن بھگوان ارجن کے کہتے ہیں کہ ''ہے ارجن! سبھی اندریوں کے دواروں کو روک کر ارتھات اندریوں کو وشیوں سے ہٹا کر من کو ہردے میں ستھر کر اور اپنے پرانوں کو مستشک میں ستھاپت کر، پرماتما سمبندھی یوگ کی دھارنا میں ستھت رہ کر، جو پروش ''اوم'' روپی ایک اکشر برہم کا اچارن کرتے اور اسکے ارتھ روپی مجھ نرگن برہم کا چنتن کرتے شریر تیاگتا ہے، وہ پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ پرنتو انت کال میں اس پرکار کی ستھتی تو اس پروش کی ہوگی جس نے یوگ کا ابھیاس کر من کو اپنے وش میں کیا ہے۔ اسلیے نت نعم سے گیتا کا پاٹھ کرنا آوشیک ہے۔ سوامی جی دوارہ گیتا کا مہتو سوننے کے پشچات کئی پریمیوں نے نعم سے گیتا کا پاٹھ آرمبھ کر دیا۔ پربھی جیسے جیسے گیتا کا پاٹھ کرنے لگے ویسے ویسے انکے دل میں بھی گیتا رہسیہ جاننے کی پیاس بڑھتی چلی گئی۔ سو پریمیوں نے سوامی جی سے ونتی کی کہ ستسنگ میں انہیں گیتا کے رہسیہ کے بارے میں بتائیں۔ سوامی جی کو پریمیوں کی یہ بات سن کر بہت پرسنطع ہوئی اور ایک دن ستسنگ میں گیتا کا رہسیہ اس پرکار کھول کر سمجھایا۔ گیتا کے اٹھارہ ادھیائے قل سات سو شلوکوں میں اس پرکار پرویے ہوئے ہیں جیسے مالا میں موتی کے دانیں۔ ایک ایک شلوک امولیہ موتی کے سمان الوکک رہسیہ سے بھرا ہوا ہے۔ گیتا میں شری کرشن بھگوان نے پرماتما کو پانے، مکتی پد پراپت کرنے کے تین راستے کھول کر سمجھایے ہیں۔ وے ہیں کرم یوگ، گیان یوگ و بھکتی یوگ۔ تپسیا، تیرتھ، دان، یگی آدی کرنے کو کرم یوگ کہتے ہیں۔ انت:کرن کو جیت کر شدھ آتما کے چنتن کرنے کو گیان یوگ کہتے ہیں۔ پار برہم پرماتما کے پریم میں لین ہوکر دن رات اسکے دھیان میں مگن رہنے کو بھکتی یوگ کہتے ہیں۔ ان تینوں یوگوں کا آپس میں گہرا سمبندھ ہے۔ نت نعم سے جو کرم ہم کرتے ہیں وے بھگوان کی ارادھنا کے سمان ہے۔ ان کرموں کا سمبندھ کرم یوگ گیان یوگ اور بھکتی یوگ سے ارتھات تینوں سے ہے۔ ارتھات تینوں پرکاروں کے یوگیوں کو کرم کرنا یوگیہ ہے۔ یہ تینوں یوگ سمادھی یوگ دوارہ آتما کے ساکشتکار کے سادھن ہیں۔ اپنے سمپورن اگیان کو نعش کرنے والا سادھک پرماتما کا ساکشتکار کر اچ کوٹی کی بھگوان کی بھکتی کو پراپت کرتا ہے اس بھکتی دوارہ پرم پد پراپت کرتا ہے۔ ایشور کو پراپت کرنے کی کامنا کے لئے بھکتی یوگ ایک بہت بڑا سادھن ہے۔ آتم انبھو کی کامنا ہونے پر کرم یوگ، گیان یوگ، بھکتی یوگ، تینوں بھکت سادھک کو کیول دشا تک پہنچاتے ہیں۔ بھگوان کی پراپتی ہونے تک بھگوان کی پراپتی کی پرارتھنا کرنے والرا اس اننت پرم پد کو پراپت کرتا ہے۔ پرم ایکانتی گیانی بھکت، بھگوان کے ادھین رہتا ہے۔ وہ بھگوان کے سنیوگ میں سکھی اور ویوگ میں دکھی رہتا ہے۔ وہ بھگوان کے لئے اننیہ بدھی والا ہوتا ہے۔ بھگوان کے دھیان، یوگ، بھکتی، وندنا، استتی و کیرتن دوارہ آتما کے ستہ کا انبھو ہوتا ہے۔ بھگوان کا بھکت، پران، من، بدھی و اندریوں کو بھگوان کے چرنوں میں ارپت سمجھتا ہے۔ بھگوان کا ایسا بھکت اپنے سبھی کرموں کو بھگوان کی پرسنطع کے لئے کرتا ہے۔ خود کرنے کی بھاونا کو تیاگ کر، کرنے کرانے والا بھگوان کو جان کر خود نربھیہ ہو جاتا ہے۔ اس پرکار بھگوان کا بھکت داس بھاؤ دوارہ پرم پد کو پراپت ہوتا ہے۔ یہی گیتا کا رہسیہ ہے۔ پریمیوں کی گیتا کے لئے شردھا ایوں روچی دیکھ کر سوامی جی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ کا گیتا کے لئے پریم دیکھ کر ہم گیتا کے مول سنسکرت شلوکوں کا سرل سندھی بھاشا میں انوواد کرینگے۔ تاکہ گیتا روپی امرت آپ آسانی سے پی سکو۔ بھارت میں آنے کے پشچات بھگود گیتا کے سنسکرت شلوکوں کا سرل سندھی بھاش میں انوواد چھپوایا اور اپنے شردھالو پریمیوں کو وہ پستک پرساد کے روپ میں دیتے تھے تاکہ وے اسے پڑھ کر اپنا جیون سپھل بنا سکیں۔ نہ کیول اتنا پرنتو گیتا میں انکا اتنا وشواس تھا جو اجمیر ایوں پشکر راج میں گیتا پردرشنی بنوائی جہاں پریمیوں کی بھترائی ایوں گیتا کے پرچار ہیتو گیتا کے سات سو شلوک سندر بڑے اکشروں میں لکھواکر اور گیتا کے گوڑھ رہسیہ کو سمجھانے کے لئے سندر چتر بھی بنوائے۔ اب آشرم میں نعم سے پوجا، پاٹھ و ستسنگ کرنے کے ساتھ ساتھ سوامی جی اپنے پریمیوں کے سنیہہ ایوں شردھا پوروک نمنترن پا انکے گھر جا کر بھی ستسنگ کرنے لگے۔ کچھ دنوں کے پشچات کراچی سے انکا شردھالو پربھی شری کیشوداس و سنتی بائی اپ کی سیوا میں حیدرآباد آئے اور انہیں ونتی کی کہ کچھ دن کراچی چل کر وہاں کے پریمیوں کو بھی اس امرت روپی ستسنگ کا لابھ دیویں۔ بھگوان کے بھکت تو پریم کے بھوکھے ہیں سو انکی ونتی سویکار کر کراچی رٹن کے لئے نکل پڑے۔ شری کیشوداس کا سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر اس کے گھر رہ کر صبح شام ستسنگ کا دیبان لگانے لگے جہاں انکے پربھی آکر

آنند اٹھاتے تھے۔ سوامی جی اپنے گرہستھی پریمیوں کو کہتے تھے کہ آپ بڑے بھاگیہ شالی ہو جو آپ کو نام دان ملترا ہے۔ اس نام روپی جہاج میں چڑھ کر آپ یہ بھوساگر پار کر سکیں گے۔ گرہستھ آشرم میں رہ کر نام کے ساتھ اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہوئے آپ سنت کبیر، بھکت روداس، میراں بائی اور گرو نانک صاحب کی طرح پربھو کو پا سکتے ہیں۔ ایک دن ستسنگ کرتے ہوئے پریمیوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ گرہستھ روپی رتھ کے دو پہیے ہے، استری اور پروش۔ ان دونو کے سہیوگ سے یہ گاڑی بہت اچھی طرح چل سکتی ہے۔ استری گھر پریوار کی دھری کے سمان ہے۔ گرہستھی میں اسکا مہتوپورن ستھان ہے۔ وہ گھر کو سورگ بناکر دونوں قل تیرا سکتی ہے۔ پتورتا ناری کی بڑی مہمہ ہے۔ پتورتا ناری کی سیتا، ساوتری، تارہ اور مندودری کے سمان پوجا کی جاتی ہے۔ یہاں پریمیوں کو پتورتا نار کا ایک بھجن سنایا۔ بھجن پتورتا ناری بنائے سرگ تھی سنسار کھے ناری پنھجے دھرم ساں تارے قل پریوار کھے۔ .4پتورتا جے دھرم میں شکتی بھریل آہے سچی، دھرم جے بل سا ہلائے تیز تھی تلوار کھے، ...2پتورتا ناری ہلائے پت ء کھے ست کرم دے، نعم پورے کرن سا ای شدھ رکھے وہنوار کھے۔ .3مادھو پتیء جے پریم سا پاے سکھ سہاگ جو، ہن لوک اے پرلوک میں پاے جے جے کار کھے۔ ارتھ:- سوامی جی نے اس بھجن میں پتورتا ناری کے مہمہ گاتے ہوئے کہا ہے کہ پتورتا ناری سنسار کو سورگ بناتی ہے۔ پتورتا ناری اپنے شدو بیوہار سے و دھرم پالن سے قل پریوار کو عبار دیتی ہے۔ پتورتا ناری کے دھرم میں سچی شکتی سمای ہوئی ہے۔ اسی دھرم کے بل سے وہ تیز تلوار چلاتی ہے۔ پتورتا ناری اپنے پتی کو صد مارگ پر چلاتی ہے اور پورے نیموں کا پالن کرکے اپنے بیوہار کو شدھ رکھتی ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ ایسی پتورتا ناری، پتی کا پریم پاکر سچے سہاگ کا سکھ بھوگتی ہے۔ اس پتورتا ناری کی اس لوک میں اور پرلوک میں جے جے کار ہوتی ہے۔ بھجن پورا کرنے کے بعد سوامی جی کو سمجھا کر کہنے لگے کہ پتنورتا ناری کے ساتھ ساتھ کٹمب پریوار کو سورگ بنانے کے لئے سبھی کے سہیوگ کی آوشیکتا ہے۔ پتنی پتی کا سہیوگ کریں، ساس بہو کا سہیوگ کرے، پتا پتر کا سہیوگ کرے اور پتر پتا کا سہیوگ کرے تو سب سکھ ہو جائے۔ گرہستھ کی گاڑی تیاگ سے ہی اچھی طرح چل سکتی ہے۔ ہرایک اپنا سوارتھ چھوڑ کر دوسرے کے سکھ کا دھیان رکھیگا تو سب کو سکھ ملیگا۔ اس بات کو سمجھانے کے ترلیے یہ درشٹانت دیا:- ارشٹانت : ایک بار دیوتاؤں اور اسروں کی گھماسان لڑائی لگی۔ لڑائی کافی لمبے سمے تک چلی۔ پرنتو نتیجہ کچھ بھی نہی نکلا۔ دیوتا کہے کہ ہم بلوان ہیں اور اسر کہے کہ ہم بڑے ہیں۔ انت میں یہ فیصلہ کیا کہ برہما سرشٹی کے رچیتا کے پاس چل کر نیائے کروائیں۔ سبھی متزکر برہما کے پاس آئے اور انہیں ونتی کر کہا کہ ہمارا فیصلہ کیجیے کہ ہم میں سے کون بڑے ہیں۔ برہما سوچ میں پڑ گئے۔ پیدا کرنے والے پتا کے لئے سبھی سمان ہوتے ہیں۔ سو انہیں رائے دی کہ اسکا فیصلہ جاکر شو بھگوان سے کرواؤ۔ برہما جی کے کہنے پر دونوں پکش کیلاش پروت پر پہنچے، جہاں شو بھگوان تپسیا کر رہے تھے۔ کچھ سمے کے بعد بھگوان شو تپسیا سے اٹھے اور دیوتاؤں و اسروں سے آنے کا کارن پوچھا۔ جس پر انھوں نے سمپورن بات بتائی۔ یہ بات سن کر بھولے ناتھ بولے کہ آپ کو یدی کوئی وردان چاہیئے یا آشیرواد لینا ہو تو لو، باقی جھگڑوں کے فیصلے تو وشنو بھگوان ہی کر سکتے ہیں۔ آپ سیدھے شیر ساگر میں انکی سیوا میں پہنچ جاؤ۔ شو بھگوان کی آگیانسار سبھی شیر ساگر میں پہنچ گئے اور وشنو بھگوان کو اپنا پریوجن بتایا۔ وشنو بھگوان نے انکی ساری بات شانتی سے سننے کے پشچات کہا کہ آپ کوئی خیال نہیں کرے ہم آپ کا فیصلہ اوشیہ کرینگے۔ پرنتو سب سے پہلے آپ لوگ سنان کر بھوجن کرو اور اپنی تھکان دور کرو پھر ہم آپ کو سب کچھ بتاتے ہیں۔ آپ دھیرج رکھو۔ یہ سن کر دونوں پکش بہت خوش ہوئے اور جاکر آنند سے سنان کرنے لگے۔ سنان کرنے کے پشچات دونو پکشوں کو الگ الگ پنڈال میں بھوج کے لئے آمنترت کیا گیا جہاں چھتیس پرکار کے شریشٹھ پکوانو کی ووستھا کی گئی تھی۔ بہت تھکان اور لمبے سفر کے کارن سبھی کو بڑی بھوک لگی تھی سو سبھی بھوجن کی اور بھاگنے لگے۔ پنڈال کے دوار پر کھڑے دوارپال نے انہیں روک کر کہا کہ بھوجن کرنے کی ایک شرط ہے کہ آپ میں سے کوئی بھی ہاتھ سے بھوجن نہی کریگا بھوجن کے لیے چمچ رکھے گئے ہے سو آپ سب چمچ سے ہی بھوجن کرینگے۔ بھوجن کے پاس پہنچ کر دیوتاؤں اور اسروں نے دیکھا کہ بھوجن کے لئے ایک ایک گز کے چمچ پڑے تھے۔ چمچ میں ربڑی بھر کر منہ کے پاس لانے کی کوشش کرے تو ربڑی منہ سے دو فٹ دوری چلی جائے۔ اسروں کو بہت بھوک تھی سو چمچ بھر بھر کر ہوا میں پھینکنے لگے اور منہ اوپر کی اور پھاڑ کر بھوجن کو پکڑنے کا پریاس کرنے لگے۔ ایسا کرتے سمے کسی کے آنکھ میں ربڑی پڑی تو کسی کے ناک پر گلاب جامن پڑا سارا بھوجن زمین پر پھیل گیا پر کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرا۔ آخر سب تھال خالی کر نراش ہوکر باہر کھڑے ہو گئے۔ ادھر دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ جب چمچ اپنے منہ تک نہی پہں:چ رہے ہیں تو کیوں نہ ان چمچوں کو دوسرے کے منہ تک پہونں:چایا جائے۔ بس پتر بھر میں جوڑیا بن گئی اور چمچ مٹھائی سے بھر بھر کے

ایک دوسرے کے منہ میں ڈالنے لگے۔ اس پرکار ایک دوسرے کو کھلاکر سب نے آنند سے بھر پیٹ بھوجن کیا اور ایک کن بھی ویرتھ نہیں گیا۔ جب دیوتا بھوجن کر پنڈال سے باہر آئے تب دونوں پکش بھگوان وشنو کے پاس گئے اور ہنس کر انہیں کہا کہ اب ہمارا فیصلہ کیجیے۔ بھگوان نے انہیں ہنس کر کہا فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ فیصلہ تو آپ سویں کر چکے ہیں۔ آپ چلو تو آپ کو، آپکے دوارہ کیے گئے فیصلے کو دکھاؤں۔ وشنو بھگوان نے دیوتاؤں اور اسروں کو بھوجن کے دونو پنڈال دکھائے اور کہا اب آپ سویں سمجھ سکتے ہے۔ اسروں کو اپنا گندا پنڈال دیکھ کر شرم آئی اور مارے شرم کے انکی گردن ہی جھک گئی اور دیوتا اپنی جیت پر پھولے نہیں سمائے۔ سوامی جی دشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ دیوتا ایک دوسرے کے سہیوگ سے سپھلر ہوئے ہیں۔ پریوار میں بھی سبھی کو دیوتاؤں کی بھانتی ایک دوسرے کا سہیوگ کرنا چاہیئے۔ یدی ہرایک اپنے سکھ کے بجائے دوسرے کے سکھ کا دھیان رکھیگا تو سب سکھ ملیگا، پرنتو یدی ہرایک اپنا سوارتھ سادھیگا تو کھینچاتان بڑھےگی اور سکھ کسی کو بھی نہیں ملیگا۔ دوسرے کے سکھ کے لئے تیاگ کرنے میں آنند ہے۔ اسلیے پریوار اور سماج میں ہمیں ایک دوسرے کا سہیوگ کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے پریوار اور سماج سورگ بن جائیں گے جہاں سب کو سکھ اور آنند ملیگا۔ اس پرکار کراچی میں پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلا کر کہا کہ اب ہم حیدرآباد والے آشرم پر جاکر دیکھ بھال کرینگے۔ وہاں انکے شردھالو پریمی شری گودھومل بھگت و انکے شاتا شری پوہومل نے انہیں ونتی کی کہ جانے سے پورو ایک بار ہماری کٹیا پر چلکر اپنے چرن گھما کر اسے پوتر کیجیے تتھا وہاں ستسنگ روپی امرت کی ورشہ کرنے کی کرپا کیجیے۔ سوامی جی نے انکی پرارتھنا سویکار کی اور انکے گھر پر آکر ستسنگ کیا اور شردھالو پریمیوں کو اس بھجن دوارہ آشیرواد دیا۔ بھجن سچی سک وارنی کھے ستگرو اچی درشن ڈیکھارے تھو۔ دیا جو ہتھو رکھی سر تے، سمتی ڈیئی سدھارے تھو۔ ا۔ رکھی وشواس جے پورن، پونی تھاپیشی ستگرو جے، تنی جے کشٹ کرمنی کھے، سدا ستگرو نوارے تھو۔ ۲۔ سدا تن من وچن دھن ساں، چھدے ہٹھو سیوا کنی جے، تنی کھے پریم جو پیالو، سدا ستگرو پیارے تھی۔ ...3دھرے نتو دھیانو ستگرو جو، چپنی جے نام گووند جو، تنی جو منو کرے نرمل سدا ستگرو اجارے تھو۔ ٤۔ کیے ٹیؤں پنجئی پکڑے، رہنی جے پان میں سنتت، تنی کھے گن سبوریء ساں سچو ستگرو سینگارے تھو۔ بھاوارتھ: جن پریمیوں کے دل میں ستگرو کے لئے سچا سنیہہ ہے انہیں وے آکر درشن دیتے ہیں۔ وے انکے سر پر دیا کا ہاتھ رکھ کر، سمتی دیکر انکا جیون سدھار دیتے ہیں۔ جو پریمی پورن وشواس رکھ کر ستگرو کی شرن لیتے ہیں انکے کشٹ کرموں کو ستگرو سدا نوارن کر لیتے ہیں۔ جو پریمی گھمنڈ چھوڑکر سدا ستگرو کی تن، من اور دھن سے سیوا کرتے ہے انکو ستگرو مہاراج پریم کا پیالہ بھر کے پلاتے ہے۔ جو پریمی سدا ستگرو کا دھیان کر پرماتما کے نام کا سمرن کرتے ہیں، انکا من نرمل کر ستگرو صاف کر دیتے ہے۔ ستگرو مہاراج جی کہتے ہے کہ جو پریمی پانچوں وکاروں کو وش میں کر اپنی آتما میں سنتت ہو جاتے ہے، انکو ستگرو سنتوش اور صبر دیکر انکا جیون سجا دیتے ہیں۔ بھجن پورا کر پریمیوں کو کہا کہ کراچی کے پریمیوں نے ہماری خوب سیوا کی ہے۔ جو پریم سنتوں کی سیوا کرتے ہیں و انکے سامنے جھ۔ کتے ہیں، انکے کوٹی کوٹی جنموں کے کرم کٹ جاتے ہیں، الٹے کرم بھی سلٹ ہو جاتے ہیں۔ جس پرکار آپھیسر جب سیل کاغذ پر لگاتا ہے تب اس سیل پر لکھے الٹے اکشر کاغذ پر سیدھے ہو جاتے ہے۔ اسی طرح سنت و ستگرو کے آگے جھکنے سے کرموں کی ریکھا کے انگ پلٹ جاتے ہیں۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے رجب ڈاکو کا اداہرن دیا-: درشٹانت:- رجب ایک خطرناک ڈاکو تھا۔ اسکے نام سے بھی لوگ کانپتے تھے۔ اسکی جس سمے شادی ہو رہی تھی، اس سمے اسکے پتا اسے اپنے گرو کے پاس ماتھا ٹیکنے کے لئے لے گئے۔ رجب نے جیسے ہی گرو کے چرنوں پر ماتھا ٹیکا تو گرو نے اسکے سر پر آشیرواد کا ایسا ہاتھ پھیرا جو رجب کی بدوی پلٹ گئی۔ اسکے اگیان کا پردا ہٹ گیا، اور انت: کرن میں الوکک پرکاش آ گیا۔ جیسے ہی ماتھا گرو کے چرنوں سے اوپر اٹھایا ویسے ہی دنگ رہ گیا۔ یہ دنیاں، دھن دولت، اس متھیا بھاسنے لگے۔ مکٹ اتار کر اپنے پتا کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ یہ مکٹ آپ رکھیے، اب رجب شادی نہی کریگا۔ رجب اب ڈاکو نہی پرنتو سنت سیٹھی بن کر رہیگا۔ اسکے اندر سے آواز نکلی-: "رجب گرو پرساد تے مٹ گیا انگ للاٹ کا۔' رجب نے گرو کی سیوا میں رہ کر بھگوان کی ایسی تو بھکتی کی کہ جنم جنم کے کرم کٹ گئے۔ رجب ڈاکو میں سے سادھو بن گیا۔ جس پرکار سنتوں کا آشیرواد میں رتناکر ڈاکو، والمیک رشی بن کر رامائن کی رچنا امر ہو گیا۔ اسی پرکار رجب ڈاکو نے بھی سنت شرومنی بن کر بھکتی اور شردھا روپی شلوک لکھ کر لوگوں کو پربھو کے مارگ پر چلنے کا پرکاش پردان کیا۔ کرنی سے منشیہ اپنے آپ کو بنا لیتا ہے۔ کرنی کرنے سے جنم مرن کے چکر سے مکتی ملتی ہے اور آتما امر ہو جاتی ہے۔ ستسنگ سماپت کر پلو ڈالا اور پریمیوں سے وداع ہوکر اپنی حیدرآباد والی دربار پر آ گئے۔ وکت بادشاہ اپنی چال سے چلتا رہا۔ وکت گجرتے دیر ہی نہیں لگی۔ آشرم پر نعم سے ستسنگ کرتے، رٹن کرتے اور نام دان کرتے ورش بھر پورن ہونے لگا۔ اب

سوامی جی ستسنگ مہاراج جی کی پہلی ورسی کی تیاری میں لگ گئے۔ میلے میں پرچے چھپوا کر سبھی پریمیوں کو سمے پر دیش ودیش بھجوا دیئے۔ ہند سندھ کے سبھی سنت جنوں کو میلے کی شوبھا بڑھانے کے لئے نمنترن پتر بھیجے۔ منڈلاچاریہ سوامی سروانند جی مہاراج جی کے پاس سویں امرا پر جاکر انہیں منڈلی سہت پدھارنے کے لئے نودین کر آئے۔ پریمیوں کی ایک سبھا بلا کر میلے کی ووستھا کرنے ہیتو وبھنن سمتیاں بنا کر انہیں کاریہ بانٹ کر دے دیا۔ ورسی کو سپھل بنانے کے لئے سبھی نے تن من سے سیوا کی۔ کچھ نے گیہوں کی بوریاں بھیجی کچھ نے چاول کے کٹے بھیجے تو کچھ نے گھی کے ڈبے بھیجے۔ ستگرو مہاراج جی کی کرپا سے بھنڈارے بھر گئے۔ خوب بھیٹائیں آنے لگی۔ سوامی جی کے سنیہہ بھرے نمنترن پر کئی سنت منڈلیاں آ گئی۔ ستگرو سوامی سروانند جی مہاراج جی نے منڈلی سہت پدھار کر خوب موج مچائی۔ اس ورسی کے میلے پر بھکت پہلاج رائے نے سوامی جی کا خوب سہوگ کیا۔ ورسی کے میلے کی شروعات پربھات پھیری سے کر سارے شہر میں ستگرو مہاراج جی کی جے جے کار کی گس:[ز مچا دی۔ سایں کال ودھی ودھان سے رامائن کا اکھنڈ پاٹھ رکھا گیا۔ پاٹھ کا شبھارمبھ کے سمے سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کی مہمہ کا ایک بھجن کہا:- بھجن (راگ پی لو) منھنجو ستگرو ٹیکیرام، سدا نشکام ہو اوتاری وجع ستگرو تاں بلہاری ١۔۔۔ آیو جنم وٹھی جگو تارن لڑ اے جیون جے ت سدھارن لڑ ویو کرم دھرم جی واٹ دسے ہتاکاری۔۔۔ ٢۔ _ جنھی ہند جا ہیا سیر کیا، دئی گیان دور سبھی غیر گایا، ویو ستسنگ جا دیبان لگائے بھاری۔۔۔ 33 ۔جی کو جھنگل میں منگل بنائے کیو اے میلہ منڈل مچائے ویو، ویو پریم پرکاشی پنتھ کرڑھی گنکاری۔۔۔ ٤۔ جی کو گرومکھ چوے گمٹار ہیو، گرو گورکھ جیاں اوتار ہیو دیئی نام سن دو جنھی دان سنگت سبھتاری۔۔۔۔ بھاوارتھ:- اس بھجن میں ستگرو مہاراج کی مہمہ گاتے ہوئے سوامی جی کہتے ہے کہ میرے ستگرو مہاراج شری ٹیؤنرام جی سدا نشکام تھے وے اوتاری پروش تھے۔ وے جگ کو پار اتارنے کے ترلیے تتھا لوگوں کا جیون سدھارنے کے لئے جنم لیکر آئے اور ہم سب کے کلیان کے لئے ہمیں کرم دھرم کی ہتکاری راہ دکھا گئے۔ انہوں نے لوگوں کے کلیان ہیتو ہند سندھ کے خوب سیر کیے اور گیان دیکر اگیان کو دور کیا۔ وے ستسنگ کا امر دیبان جگا گئے ہیں۔ وے جنگل میں منگل کر گئے و میلہ لگا کر موج مچا گئے اور ہم سب کے کلیان ہیتو پریم پرکاش پنتھ کی ستھاپنا کر گئے جو سب کے لئے گنکاری ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ میرے ستگرو مہاراج سنکٹ موچک تھے، وے گرو گورکھ ناتھ کے سمان اوتار تھے، وے سب کو نام دان دیکر ساری سنگت کو عبار گئے۔ رامائن منڈلی والوں نے چوپایوں کا مدھر سور میں پاٹھ کر پریمیوں کو جھوما دیا۔ دوسرے دن رامائن کے پاٹھ کا دھام دھوم سے بھوگ ڈالا گیا۔ رام دھونی سے سارا واتاورن <٩'ج اٹھا۔ اس سمے سوامی جی نے پریمیوں کو رامائن کی مہمہ بتائی۔ سوامی جی نے رامائن کی بڑھائی کرتے ہوئے کہا کہ کلیگ میں مکتی کے ترلیے دوسرا کوئی اپائے نہی ہے۔ کیول دو اپائے ہے ایک شری رام جی کا بھجن اور دوسرا رامائن کا پاٹھ۔ رامائن پاٹھ سننے اور پاٹھ کرنے سے پاپ نعش ہو جاتے ہے۔ جس گھر میں رامائن کا پاٹھ ہوتا ہے وہ گھر تیرتھ سمان ہے جہاں جانے سے سب پاپ نعش ہو جاتے ہے۔ سنسار ساگر کی تھاہ نہیں، اس ساگر کو پار کرنے کے لئے رامائن روپی ناؤ ہے جسمیں چڑھ کر یہ منشیہ بھو ساگر پار کر سکتا ہے۔ سامایین سورگ جانے کے لئے سیڑھی کے سمان ہے۔ یہ سدگنوں کی کھان ہے، اس کا پاٹھ کرنے سے مورکھ بھی گیانی بن جاتا ہے۔ رامائن کلپ ورش کی چھایا کے سمان ہے۔ جو اس کی شرن لیتا ہے اس کے سب دو:کھ دور ہو جاتے ہیں۔ رامائن کامدھینو کے سمان ہے جو من وانچھت پھل دینے والا اور کلیان کرنے والا ہے۔ رامائن روپی کلپ ورش کے سات کانڈ اس کے تنے کے سمان ہے اور دوہے سندر شاخاؤں کے سمان، سورٹھے ٹہنیوں کے سمان اور چوپائیاں سندر پتو کے سمان ہے۔ چھندو کی شوبھ نیاری ہے، وے من بھاون کامپلوں کے سمان ہے۔ اکشر سندر پھولو کے سمان و کوتا کے گن اسکی سگندھی کے سمان ہے۔ بھکتی، گیان، ویراگیہ اسکے سواد رس کے برابر ہے، نگرن اور سگن روپ اسکے بیج ہے۔ رامائن کا مہاتم سمجھا کر شری رام کا ایک بھجن سنایا۔ بھجن رام پہاڑی سبھی سک ساں رام سمبھاریوں، ہی مانش جنم سدھاریو ۔۔ ١۔۔۔ مٹھے رام جی بانی، جا بھگتنی جے من بھائی، پتی پتنی رام پکاریو۔۔۔۔ ٢۔ جنزام جی لنو لاتی، تنی پورن پدوی پاتی نتو رام چپے قل تاریو۔۔۔ 33 ...گر غم جو سرموں پاے، چھدیو اودیا تن تاں لاہے گھٹ گھٹ میں رام نہاریو۔۔۔۔ ٤۔ کر جوڑ ٹیؤں بولے، اپدیش بدھو کن کھولے، شری رام کھے کین وساریو۔۔۔ بھاورتھ:- سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہیں کہ سب سنیہہ سے رام کا سمرن کرو اور اپنا یہ منشیہ جنم سدھار لو۔ رام کی یہ میٹھی وانی بھکتوں کے من کو بہت بھاتی ہے۔ سب پتر پتر رام پکارو۔ جس نے رام کے ساتھ پریتی لگائی اسنے پورن پد پراپت کیا ہے۔ نت رام کا نام جپ کر اپنا قل عبار لو۔ آنکھوں میں گرو گیان کا چشمہ لگا کر اپنے اندر سے اگیان کو ہٹا کر، گھٹ گھٹ میں رام کے درشن کرو۔ ستگرو مہاراج جی کہتے ہیں کہ کان کھول کر یہ اپدیش سنو، شری رام کو نہیں

بھلاؤ۔ تیسرے دن گیتا کا پاٹھ رکھا گیا۔ ہون کروایا گیا۔ ہون کی سگندھ اور پوترتا سے سارا واتاورن شدھ ہو گیا۔ باہر سے آئے ہوئے سنتوں کا ستسنگ کروایا گیا۔ چوتھے دن سلینکال سارے شہر میں ستگرو مہاراج جی کی شوبھا یاترا نکالی گئی۔ جس سے ستگرو مہاراج جی کی بڑی مورتی کے ساتھ ساتھ انیک دھارمک جھانکیاں بھی نکالی گئی۔ سارا سمے پریمی بھجن کیرتن کرتے چلے اور نوجوانوں نے اتساہ سے ڈانڈیا ناچ کیا، سو خوب موج مچ گئی۔ پانچوے دن گرو گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ رکھا گیا اور بھجن کیرتن نعم سے چلتا رہا۔ چھٹھے دن صبح شام بھجن کیرتن کے ساتھ ساتھ باہر سے آئے ہوئے سنت مہاتماؤں کے پروچن چلتے رہے۔ انکے امرت وچن سے پریمی آنند لیتے رہے۔ ساتوے دن پرات:کال ہون کیا گیا۔ اسکے بعد دھوجا وندن کا کاریہ کرم رکھا گیا جہاں نیا جھنڈا چڑھایا گیا۔ اس سمے شردھالو پریمیوں نے خوب ناریل و مشری چڑھائی اور ستگرو مہاراج کی جے جے کار منائی شریمد گیتا و گرو گرنتھ صاحب کا بھوگ ڈالا گیا، جسکے بعد بھنڈارا کیا گیا۔ سلینکال ستگرو مہاراج جی کی ودھی ودھان سے بڑی شردھا سے گرو پوجا کی گئی ستگرو مہاراج کی مورتی کو تلک لگاکر شردھالوؤں نے خوب مالرائیں چڑھائی۔ اس دن ثانئے کال ستسنگ کی سماپتی پر سوامی جی نے سبھی سنتوں وشیشکر منڈلاچاریہ سوامی سروانند جی کے پرتی بہت آبھار ویکت کیا جو انہوں نے پدھار کر اتسو کو سپھل بنایا۔ سبھی سنتوں کے دوپٹے ڈالے گئے اور شردھا سے بھینٹ دی گئی۔ سبھی سیوادھاریوں کو انکے دوارہ کی گئی سیوا کے لئے دھنیواد دی۔ انت میں مہا منڈلیشور سوامی سروانند جی سے پللو ڈلوا کر میلے کی سماپتی کی گھوشنا کے لئے ونتی کی۔ ستگرو سوامی سروانند مہاراج جی نے آئے ہوئے سبھی پریمیوں کو آشیرواد دیکر پللو ڈالا۔ پللو پللو جے پائین ستگرو تھجے در تے ستگرو در وارنی جا ارج اونائی مرئی تنجے تن من جا دکھڑا مٹائی، آنشو اگھائی آنشو آشا وندنی جوں۔ جو جن آ ستسنگ میں بیٹھ کر ارداس، کہہ ٹیؤں تس داس کی پورن کریے آس دکھ سرو ہی دور ہو لگے نہ یم کی تراس کارج ہوون راس سنشیہ کوئی نا رہے ستسنگ مجھ کو دیجیے، پریم بھکت وشواس کہے ٹیؤں سمتی دے سنتن مان ہی نواس۔ پللو ڈال کر چھینٹا لگا کر میلے کی سماپتی کی گھوشنا کی گئی۔ اب سودھاانوسار سب سنت و پریمی آگیا لیکر اپنے ستھان پر لوٹ گئے۔ سوامی جی پھر سے نیم انوسار آشرم پر بھجن، کیرتن و ستسنگ کرتے رہے۔ پریمیوں کو خوب نام دان دیکر گیان کا پرکاش پردان کرتے رہے۔ دنوں دن پریمیوں کی شردھا اور سنیہہ بڑھتا چلا گیا۔ آشرم میں سوامی جی کی شرن میں آکر سبھی کی آشائیں پورن ہوتی رہی۔ آشرم جیسے ایک پوتر تیرتھ ستھل بن گیا جہاں جگیاسوؤں کو اپار من کی شانتی ملتی تھی۔ آشرم میں شردھالوؤں کی بڑھتی ہوئی سنکھیا کو دیکھ کر سوامی جی کے ایک شردھالو بھکت شری ٹوپنداس اسکی دھرماتما دھرم پتنی شریمتی طوطی بائی نے بڑی اوارتا سے اپنے دو کمرے خالی کر انکی چابیاں سوامی جی کو ارپت کی۔ اس وکت ستگرو مہاراج جی کا اننیہ شردھالو ششئے شری شوکت رائے واسوانی جی کوٹڑی میں نوکری کرتے تھے، رٹائر ہوکر انکی سیوا میں آ گئے۔ سوامی جی کی ونتی کر کہا کہ اپنی شرن میں لیجیے، اور کون سے دوارہ پر جاؤں، اس در سے سب کچھ پایا ہے اور آگے بھی اس در کی سیوا کرنا چاہتا ہوں، ۔ اسلیے یہ دو کمرے مجھے دینے کی کرپا کریں تاکہ جیون بھر بال بچوں سہت آپ کی سیوا کرتا رہوں ۔ سوامی جی ادار چت تھے سو ایک دم چابی نکال کر اسے دے دی کہ بال بچوں سہت جاکر آرام سے رہو۔ بابو شری شوکترائے نے بھی خوب نبھایا۔ انہوں نے نہ کیول کہا پرنتو کر کے دکھایا۔ کبھی کوئی سادھو سنت آیا ہو کہ اسکے لئے بھوجن ترنت تیار ہوکر آ جاتا تھا۔ اس پرکار سارا پریوار آٹھوں پہر سوامی جی کے سیوا میں لگا رہتا تھا۔ نہ کیول اتنا پرنتو ہندوستان میں آنے کے پشچات بھی سارا پریوار سوامی جی کی ایوں آشرم کی شردھا سے سیوا کرتے رہے ہے۔ وکت گزرتا گیا، اسکے ساتھ آشرم میں پریمیوں کی سنکھیا بھی بڑھتی گئی۔ سوامی جی اپنے ستگرو مہاراج جی کے یش بڑھانے میں لگے ہوئے تھے۔ پرنتو اچانک سن 947 کا ورش سندھیوں کے لئے گہرا کالا بادل اپنے ساتھ لایہ۔ وبھاجن کی تیز تلوار دیش پر گری۔ سندھ پاکستان سے ملا تھا گئی سندھیوں کے سامنے بڑی سمسیا کھڑی ہو گئی۔ ایک طرف گھر بار، زمین جائداد تو دوسری طرف دھرم کی رکشا تھی۔ سب پریمی سوامی جی کی شرن میں آئے کہ اس مصیبت کے سمے انہیں روشنی دکھائیں۔ سوامی جی نے سب کو بلاکر تسلی دی اور اس بھجن دوارہ گیان پردان کیا۔ بھجن (راگ پی لو) مونکھے کرن دھرم پیارو آ، مونکھے کرن دھرم پیاری آ۔ ا۔ دھرمجے کھتر سر بھی کہایاں، ماتر مدی دھن دھام ادایا مونکھے سہنو سبھی سہارو آ، مونکھے کرن دھرم پیارو آ۔ ۲۔ دیہی اناتم ماں بھی ناہیاں، شدو سوروپ ماں چیتن آہیاں، مہجو آتم روپ نیارو آ مونکھے کرن دھرم پیارو آ ...3 جمی بھری ہیۓ شریر سرے تھو، آتم روپ نہ جمے مرے تھو، موکھے وساہنو سر تے کٹارو آ، مونکھے کر نو دھرم پیارو آ ٤۔۔۔ مادھو دھرم میا بلی جانی، جان مال جی کریا قربانی، مہنجے پران سندوت آدھار آ، مونکھے کرن دھرم پیارو آ بھاوارتھ: سوامی جی نے پریمیوں کو دھرم رکشا کے لیے پریرت کرتے ہوئے بھجن میں کہا ہے کہ مجھے دھرم پیارا ہے اسکے خاطر سب کچھ قربان کرنا پڑے تو بھی نہی ہچکونگا۔ دھرم کے خاطر دھن دولت زمین جائداد و

گھر بار سب کچھ قربان کر دینگے۔ اور سب کچھ صحن کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں یہ دیہہ اناتم نہیں ہوں،۔ پرنتو میں تو شدھ چیتن آتم سوروپ ہوں، ۔ اسلیے میرا آتم روپ بالکل نیارا ہے۔ جنم بھی یہ شریر لیتا ہے اور مرکر بھی یہی شریر جلتا ہے۔ پرنتو آتم روپ نہ جنم لیتا ہے اور نہ ہی مرتا ہے۔ اس لئے مجھے دھرم کے خاطر کچھ سر پر صحن کرنا ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ میں دھرم پر بلہاری جاؤں۔ اس پر جان اور مال قربان کر دں:٦ یہ دھرم میرے پران کا آدھار ہے۔ بھجن سنا کر سبھی پریمیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے پریکشا کی گھڑی ہے۔ ایک طرف دنیاں ہے دوسری طرف دھرم ہے۔ دھرم کی سدا جے ہوگی۔ دھرم کے خاطر سب دو:کھ درد صحن کرینگے پرنتو دھرم پر آنچ نہی آنے دیگے۔ جو دھرم پر قائم ہے۔ آخر اس کی جیت ہے۔ اس سمے بھکت نامدیو کا دشٹانت پریمیوں کو بتایا۔ بھکت نامدیو نے دھرم کے خاطر کشٹ سہے پرنتو ایشور میں اٹوٹ وشواس ہونے کے کارن آخر اس کی جے جے کار ہوئی۔ اشٹانت:۔ بھکت نامدیو چھیپا جاتی کے تھے۔ وے مہارشٹر کے پنڈرپر گاؤں میں رہتے تھے۔ انکے پتا کا نام داماشیٹ اور ماتا کا نام گنا بائی تھا۔ انکے پتا ہٹھل بھگوان کے بھکت تھے۔ یہ بالک بھی اپنے پتا کے ساتھ مندر میں بھگوان کی پوجا کرتا تھا۔ جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا ویسے ویسے بھگوان کی بھکتی بھی بڑھتی چلی گئی۔ بھگوان اپنے بھکتوں کی پریکشا لینے کے لیے انہیں دکھ درد بھی خوب دیتا ہے۔ سو ایک رات کچھ ایرشیالؤ نے انکی جھومپڑی جلا دی۔ بچارہ بال بچوں کو لیکر پیڑ کے نیچے سویا۔ صبح آنکھ کھول کر دیکھا تو جھوپڑی کی جگہ محل کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر انکے شترؤں کو اور ادھک جلن ہوئی ۔۔ جب انکے دشمن خود پہنچ نہیں پائے تو جاکر راجہ کے کان بھرنے لگے کہ بھکت نامدیو کٹر ہندو ہے لوگوں کو بھڑکا کر دنگے کرواتا ہے۔ راجہ کٹر مسلمان تھا، سو یہ سن کر غصے میں آ گیا۔ سپاہیوں کو حکم دیا کہ جاکر بھکت نامدیو کو دربار لے آؤ۔ جب بھکت نامدیو دربار میں آیا تو اسے ایک مری ہوئی گائے دکھا کر کہا کہ یدی تم بھگوان کے سچے بھکت ہو تو یہ مری ہوئی گائے جندا کر دکھاؤ۔ تب بھکت نامدیو نے کہا کہ بھائی! مارنا اور جیوت کرنا تو مالک کے ہاتھ ہے۔ میں انکے رہسیہ میں کیسے ہاتھ ڈال سکتا ہوں، ۔ اس پر راجہ نے کہا کہ یدی تم گائے جیوت نہیں کر سکتے ہو تو پھر اسلام قبول کرو، پرنتو بھکت نے کہا کہ مجھے اپنا دھرم پریہ ہے۔ میں اپنے دھرم پر اٹل ہوں، ۔ تب پھر راجہ نے کہا کہ یدی تمہیں یہ دونوں شرطیں قبول نہی ہے تو پھر تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ سن کر بھکت نامدیو کی ماں تھر تھر کانپنے لگی۔ موہ وش اپنے بیٹے کو سمجھانے لگے کہ بیٹے! تم جد مت کرو۔ میں تمہاری موت اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتی۔ تم اسلام قبول کر لو تاکہ میں تمہیں جندا دیکھ تو سکونگی۔ پرنتو بھکت نے کہا مجھے اپنی جان سے بھی دھرم زیادہ پیارا ہے۔ میں دھرم پر اٹل ہوں، ۔ راجہ نے ایک مست ہاتھی اسے مارنے کے لئے منگوایا، پرنتو ہاتھی اسے مارنے کے بجائے سلام کر پیچھے ہٹ گیا۔ یہ دیکھ کر راجہ نے اسے جیل میں ڈال دیا۔ وہاں اسنے بھگوان کی پرارتھنا کی۔ بھگوان بھکتوں کے بس میں ہوتا ہے سو اسے درشن دیکر تسلی دیتے ہوئے، مری ہوئی گائے کے اوپر ہاتھ رکھا تو مری ہوئی گائے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہاں راجہ جب دربار سے اٹھ کر محل میں پہنچا تو اسے پیٹ میں بہت درد پڑا۔ منتری نے راجہ کو رائے دی کہ بھکت نامدیو کو یدی بلایا جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ راجہ کے حکم پر بھکت نامدیو کو جیل سے نکال کر محل میں لے آئے۔ محل میں آتے ہی راجہ کا پیٹ درد ٹھیک ہو گیا۔ تب راجہ نے سمجھا کہ بھکت نامدیو ایک پہنچا ہوا سنت ہے سو اجزت مان سے اسے آزاد کر دیا۔ اس پرکار بھکت نامدیو کا درشٹانت بتا کر پریمیوں کو کہا کہ بھائی! ہم کو سب سے زیادہ اپنا دھرم پیارا ہے۔ دھرم کی رکشا کرتے ہوئے جو بھی کشٹ آئینگے سب صحن کرینگے۔ یہ محل چوبارے نشور ہے دھرم سدا امر اجر ہے۔ ہم اپنے بھگوان رام سے شری کرشن بھگوان سے ناتا کیسے توڑیگے۔ پریمیوں کو ہمت دلانے کے لئے یہ بھجن کہا۔ بھجن منجھے پریم جو نا تو پربھو، شل انت تائئ نبھے۔ ا۔ کوئی کشٹ اچنی ت کشالا، تکھیوں ترارو اے بھالا۔ سبھی سہی صور جنجالا، شلن انت تائئ نبھے۔ ٢۔ چاہے تروک دھکارن جگ میں، کندو:کھی پربھوء جے دگ میں۔ سبھی سہ مہبط جے مگ، میں، شلتر انت تائیں نبھے۔ 33. ہی پیرو پریم جو پاے، سچو نا تو نیس نبھائے۔ ہلاں اگتے پیر ودھائے، شلن انت تائیں نبھے۔ ٤۔۔۔ ہیء منزل مادھو بھاری، کئی کشٹ اچنی ت کراری۔ سہی سکھتیوں صور مراری، بھی شل انت تائی نبھے۔ بھاوارتھ:۔ سوامی جی پریمیوں کو اس بھجن دوارہ پریرت کرتے ہوئے کہتے ہے کہ ہے پربھو! آپکے ساتھ جو میرا پریم کا ناتا ہے وہ انت سمے تک نبھ جائے۔ اس راہ میں بھلی وپدائیں و کپٹ آوے۔ سر پر تیکھی تلواریں و بھالے آویں۔ پرنتو ان سبھی کشٹوں کو جھیل کر میں انت تک پریم کا ناتا نبھاؤں۔ چاہے لوگ مجھے دھککارے اور پرماتما کی راہ میں دو:کھی کریں پرنتو میں محبت کی راہ میں وے سب سہ کر انت تک آپ سے ناتا نبھاؤں۔ پریم کی راہ پر قدم رکھ کر، پریم کا سچا ناتا نبھا کر، اس راہ پر آگے بڑھتا جاؤں اور انت تک نبھاؤں۔ سوامی جی کہتے ہے کہ یہ منزل بہت بھاری ہے۔ اس راہ میں بہت کشٹ آئینگے پرنتو مراری! یہ سب کشٹ

جھیل کر بھی میں انت تک اس ناطے کو نبھاؤں۔ بھجن پورا کر پریمیوں سے کہا کہ اب ہماری پریکشا کی گھڑی آ گئی ہے۔ سب کچھ قربان کر بھی دھرم کی رکشا کرنی ہے، اب ہم یہ مہتر چوبارے، مندر اور درباریں اپنا پیارا سندھ دیش پربھو کا سہارا لیکر چھوڑتے ہے۔ پریمیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ کسی پرکار کی چنتا نہیں کرو اور دلن چھوٹا مت کرو۔ اس سنکٹ کے سمے پربھو آکر ہماری رکشا کرینگے۔ گیتا میں شری کرشن بھگوان نے کہا ہے۔ یدہ یدہ ہی دھرمسیہ گلانربھوتی بھارت۔ ابھیتھان مدھرمسیہ مداتمانں سرجا بھیہم۔۔ جب جب پرتھوی پر دھرم اور ستیہ گھٹ جاتا ہے اور ادھرم بڑھ جاتا ہے تب تب میں اوتار لیتا ہوں، ۔ اور ادھرم، استیہ کو نشٹ کر ستیہ اور دھرم ستھاپت کرتا ہوں، ۔ دسویں شتابدی میں جب مرک بادشاہ نے ہندوؤں پر ظلم کر انہیں دھرم پرورتن کے لئے ووش کیا تب وے لاچار ہوکر دولھشاہ دریاہ پر پھریادی ہوکر آئے اور ورون دیو کی ونتی کی کہ اس کشٹ کی گھڑی میں آکر سہائے ہو اور دھرم کی رکشا کریں۔ پریمیوں کی سچی پکار سن کر ورون دیوتا نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ کسی پرکار کی چنتا نہ کریں۔ آپکے کشٹ شیگھر دور ہو نگے۔ پھر بھگوان نے جھولے لعل صاحب کا اوتار لیکر مرک بادشاہ کو سبق سکھایا اور دھرم کی رکشا کی۔ آج ہم بھی دیش چھوڑنے سے پہلے اسکے دوارہ پر چلکر پلو ڈالیں۔ اتنا کہہ کر سبھی پریمیوں کو اپنے ساتھ لیکر پھلیلی پر آئے۔ اور ہاتھ جوڑکر شردھا سے پربھو کو پرارتھنا کر بھجن گانے لگے۔ بھجن سچنی جو دولہ دریاہ شاہ آہے راجہ رانول راؤ، جنھر پیر زمین تے، سو مالک بے پرواہ۔ ١۔ پار برہم ماں جل تھیو پیدا، تہں ماں تھی دھرتی دھرتیء ماں تھیا گل فل میوہ باگ بنیاں لبستی، باگ گھرمی گلزار دُھوسی، عجب چڑھی مستی چوراسی لکھ جونیں کھے سو، سانول دیلے، تھو ساہو۔ دریاد شاہ جے در جا آہنی، چار ورن پوجاری دیوی دیوتا کانی تھا سیوا، شردھا ساں صد وارے، دنیاں جے سبھی دیشنی جا، تھا پوجنی نر اے ناری، بارے جوتیوں گل فل چاڑھین، چت میں دھارے چاہ۔ سروے ہجارے اچی سوالی، سبھی جا کارج کرے، پلو پریم ساں پائین جی کے، تنی جی جھول بھرے، آش وندنی جی آش پجائے، دکھڑا درد ہرے، بدنڈؤ جا تھو بیڑا تارے، ہینی جا ہمراہ۔ ٤۔۔۔ نرملنام تنی جو جی کے، چاہو رکھی چوندا، دولہ جی کرپا ساں سیئی، پار وجی پوندا۔ کہے ٹیؤے سو کاملر آہنی، بے واہنی جو واہ۔ بھاوارتھ:۔ اس بھجن میں ورون دیوتا کی سمرتی کی گئی ہے۔ کہتے ہیں، سچو کا دولہ دریاہ شاہ، راجہ رانول اس پرتھوی پر ظاہر پیر اور مالک بیپرواہ سہارا ہے۔ پار برہم میں سے جل پیدا ہوا، اس جل سے پرتھوی اتپن ہوئی، پرتھوی میں سے باگ باغیچے پھل پھول اور میوے بنے۔ جب باگ باغیچے کو دھوم کر دیکھا تو مستی چڑھ گئی۔ اس سنسار میں جو چوراسی لاکھ جون کے جیو ہے ان سب میں وحی پران ڈالتا ہے۔ اس دریاہ شاہ کے چاروں ورن پجاری ہے۔ ان کی آگیا مان کر سبھی دیوی دیوتا اس کی سیوا کرتے ہے۔ دنیا کے سبھی دیشوں کے نر ناری جوتی جلا کر پھل پھول کر بڑے چاؤ سے آپ کی پوجا کرتے ہیں۔ جو سیکڑوں ہجارو سوالی آپکے دوار پر آتے ہیں آپ ان سب کے کارج پورن کرتے ہیں۔ جو پریمی آپکے دوار پر پلو پاتے ہے آپ انکو جھولی بھر دیتے ہو۔ آپ ان کی مرادیں پوری کرتے ہے، جو آس لیکر آتے ہے تتھا انکے کشٹ ہر لیتے ہے۔ آپ ڈوبنے والوں کی نوکا تیرا کر کمجوروں کی سہایتا کرتے ہے۔ جو کوئی چاؤ سے آپ نرمل نام کو جپینگے اور جے جھولیلال دھنی لگائیں گے وے سب دولہ کی کرپا سے پار ہو جائیں گے۔ ستگرو مہاراج جی کہتے ہے کہ وے بیسہاروں کے سہارے مالرک بڑے کابھل ہے۔ اسکے بعد سب نے ملکر دولد شاہ دریاہ کے دوارہ پر شردھا سے پلو ڈال کر پرارتھنا کی:۔ ١۔ آش وندی گرو تو در آئی، تو بن واہ نہ کائی، تونہر داتا توں ہر ماتا، میری آس پجائی۔ پائی پلو میں پیرے پیادی، آیسی ہیت منجھائی، تن من دھن اداس کرے، میں منگت نام سنیہی، نام تمہارا صابن کرسا، دھوئسا پاپ سبھیئی، کہے ٹیؤں گرو لوک ٹہنیں میں، آوا گمن مٹائی۔ پلو جے پائین ستگرو تہنجے در سے، داتا در آیئی جا اجر اونائی مڑیئی تنی جے تن من جا دکھڑا مٹائی، آنشو آگھائی آنشو آش وندنی جوں۔ جو جن آ گرو شن میں بیٹھ کرے اداس کہوں ٹیؤے تس داس کی پورن کریے آس دکھ سروئی دور ہو لگے نہ یم کی جاس کارج ہوون راس سنسیہ کوئی نا رہے۔ سے پوجارا پر تھیو سمندر سی ویو جنی آنداؤ عمیق ماں جوتی جواہرنی لدھاؤں لطیف چوے لالنی ماں لہرونی کانہے قیمت تنی ملھو مہانگو ان جو۔ شیوہ کری سمنڈ جی جتنے جر وہے تھو چار سروے نچنی تنہں میں ہیرا موتی لعل جے ماسو جڑیئی مال ت پوجارا پر تھی۔ شانتا کارم بھجگ سینم، پدرم نابھم سرویشوں میج ورنم سجا انگم لکشمی کانت کمل نینں یوگ ودیا نہ گمیہ، وندے وشنو بھو بھڑ ہرنں سرو تروک ایک ناتھ۔ پلو ڈالنے کے پشچات دھرم کی جے جے کار منائی۔ دھرم کی جے ہو۔ ادھرم کا نعش ہو پرانیوں میں سدبھاونا ہو وشو کا کلیان ہو۔ ہر ہر مہادیو سادھو بولو شو دھرم کی جے جے کار منانے کے پشچات شلوک سے کاریہ کرم کی سماپتی کر سبھی کو ہندوستان چلنے کی آگیا دی۔ ؤ* پورن مد: پورن مردں پورنسیہ پورن مد چیتی پورنسیہ پورن مادائے پورن میوہ وشیشٹۓ ؤ شانتی ٣١ شانتی ٣* شانتی اسکے بعد آرتی کی۔ آرتی جگدیش ہرے ٣ جے جگدیش ہرے، سوامی جے جگدیش ہرے۔ بھکت

جنوں کے سنکٹ شن میں دور کرے-- جو دھیاوے پھل پاوے دکھ: بنشے من کا۔ سکھ سمپتی گھر آوے کشٹ مٹے تنکا-- ماتا پتا تم میرے شرن گھون۔ میں جسکی۔
تم تبن اور نہ دوجا آس کروں کس کی -- تم پورن پرماتما تم انتریامی۔ پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی-- تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا۔ مے مورکھ کھل کامی کرپا
کرو بھرتا-- تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی۔ کس ودھی مل گوسائی تم کو میں کمتی-- دین بندھو دو:کھ ہرتا ٹھاکر تم میرے۔ اپنے ہاتھ اٹھاؤں دوارہ پڑا تیرے--
وشیہ وقار مٹاؤ پاپ ہری دیوا شردھا بھکتی بڑھاوو سنتن کی سیوا-- اوں جے جگدیش ہرے سوامی جے جگدیش ہرے۔ بھکت جنوں کے سنکٹ شن میں دور کرے--
اوم شری ست نام ساکشی آرتی ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کی جے گرو ٹیؤنرام سوامی، جے گرو ٹیؤرام پر اپکاری جگت ادھاری، تم ہو پورن کام جب جب پریمینی نج ہت
کارن تم کو پکارا تب تب گرو اوتارا دھرے تم، سب کو نستارا پریم پرکاشی منڈالاچاریہ، منتر ساکھی ستنام دھرم سناتن کے پرچارک، نوتی نپن ابھرام دیش ودیش میں منڈلی
لیکر، پاون دے اپدیش آتم روپ لکھایو سب کو، ہریا تاپ کلیش پورن اچل سمادھی تیری، سدھ آسن براجے روپ منوہر سندر لوچن، دیکھت من گاجے آتم سقت وچن
کے پورے، یوگی اندری جتی پرم ادھاری دھیرج دھاری، پرم اگدھ متی دھن دھن مات پتا قل تیرا، دھن تو سادھ سجان دھن سو دیس جہاں تم جنمیا، دھن تمب شبھ
ستھان سر نر منی جن ہری جن منی جن، گاون گن تمرے انت نہ پائے سکے نر کوئی مہمہ اپر پری جو جن تیری آرتی گاوے، پاوے سو مکتی سادھ سنگت کو ہر دم
دیجے، پورن گر بھکتی ''آرتی * ''سوامی مادھو داس مہاراج جی'' اوم جے سوامی مادھو داس، شری جے سوامی مادھو داس، مہنت مٹھو منٹھار ہیئں توں۔ سبھجی پجایئی
آش---- جنم وٹھی بچپن خاں تو ہوئی، بھکتی کئی نشکام، برہم گیانی ہو ستگرو تھجو، سوامی ٹیؤنرام---- اوم۔ تیاگی ویراگی اے جوگی جتی ہیئں پورن توں ودوان، راگ میں
تھنجے راج بھریل ہو، دل میں تھجے بھگوان---- اوم۔ رگ رگ میں تھنجے پیار سمایل سب کھے مست کیو، منہ میں تھنجے من یا اہڑی، سبھ کھے موہے چھڈیون--- اوم۔
سبر شکر ہو مکھ میں تھجے عجب تھجی بھکتی، راجی ہردمو رہیں رضا تے دھنو تھجی جگتی -اوم۔ دل کھولے تو دان کیو ہو، دانینی میں دانی، خوش تھی کھارایو ہو تو سبھ کھے
سنت ہوئے سمانی---ؤم۔ کردوی سدھیء جا مالک تھجوں وچن ہؤ وردان، سوالرینی جا تو سوال پجایا، نردھن کیا دھنوان ۔ ذ ۔ ظریف----- جی کو تھنجی آرتی گاؤ، دل
میں رکھی وشواس، شیش جھکاؤں سنگتی تو دری کارج کر توں راس---- اوم۔ چھند سرو سروپم آدی انوپم بھومی بھوپم بھے بھانا انت نہ اوپم چھائے نہ دھیم کاڑھت
کوپم دھر دھیانا رہسیہ رامم دایک دھامم نت نشکامم نربانی پاد نمامن نش دن شامم شری ٹیؤنرام گر گیانی چھند چاول چندن کنگو کیسر، پھولن کی ورکھا ورکھاؤ نرشنگھ گومکھ
بھیری باجا طبلہ، سرندا جھانجھ بجاؤ بھر بھر دیپک پورن گھی سے، اگر بتی اور دھوپ جلاؤ آرتی ساج کرو بہو سندر، ستگروکی جے کار بلاؤ آش وندی گرو تو در آئی تو بن ٹھور
نہ کوئی توں ہر داتا توں ہر ماتا میری آس پجائی پائی پتزؤ میں پیرے پیادی آیسی ہیت منجھائی تن من دھن ارداس کرے میں سنگت نام سنیہی نام تمہارا سا بن کر میں
دھوساں پاپ سمئی کہے ٹیؤں گرو لوک ٹنی میں آواگمن مٹائی -- سماپت--